جلد بازی کے نقصانات

- جلد بازی کی حقیقت 12
- شیطان اور انسان کی جنگ 14
- وہ کام جن میں جلد بازی کی جاتی ہے 21
- بابا دل دیکھتا ہے 62
- ایک استاذ کی انفرادی کوشش 77
- میں دعوتِ اسلامی سے کیوں متاثر ہوا؟ 105
- کام کرنے سے پہلے سوچ لیجئے 128

”اَلْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ یعنی جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے“

جلد بازی کے نقصانات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب : جلد بازی کے نقصانات
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)
ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیۡنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۲ ھ حوالہ: 173

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلی الہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"جلد بازی کے نقصانات"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12 - 11 - 2011

E.mail:ilmia@dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

’’تحمل و بُردباری‘‘ کے بارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ’’12 نیّتیں‘‘

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{1} ہر بار حمد و {2} صلوٰۃ اور {3} تعوُّذ و {4} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {5} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور {6} قِبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا {7} قرآنی آیات اور {8} اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا {9} جہاں جہاں ’’**اللہ**‘‘ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {10} جہاں جہاں ’’سرکار‘‘ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ {11} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {12} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

المدينة العلمية

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علیٰ اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینة العلمیة''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''المدینة العلمیة'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و

مِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ،پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول''**المدینۃ العلمیۃ**''کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
مسجد کے پاس دُرود پڑھیے	10	رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز	28
جلد باز شکاری	10	میں اس طرح نماز پڑھتا ہوں	28
جلد بازی کی حقیقت	12	نمازِ اعلیٰ حضرت	29
جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے	12	اِطمینان سے نماز پڑھنے کی فضیلت	30
انسان پر جلد بازی کے وقت حملہ کرو	13	تکبیرِ اُولیٰ پانے میں جلد بازی	31
عملی قدم اٹھانے سے پہلے غور وفکر	13	دوڑتے ہوئے نہ آؤ	31
شیطان اور انسان کی جنگ	14	اعضائے وُضو کا پانی مسجد میں ٹپکانا	32
کام کے دو مرحلے	16	لحاف پر وُضو کرلیا	32
جلد بازوں کی اقسام	16	امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے جلد بازی	33
مومن ٹھہر ٹھہر کر کام کرنے والا ہوتا ہے	17	پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں	33
اپنا حصہ گنوا بیٹھیں گے	17	گدھے جیسا سر	33
جلد باز خطا کھاتا ہے	18	عبرت ناک حکایت	34
جلد بازی کے نقصانات	18	مقتدی اپنے امام کی پیروی کرے	34
فحش فلمیں دیکھنے والے کی توبہ	19	تلاوتِ قرآن میں جلد بازی	35
کیا ہم جلد باز ہیں؟	21	قرآنِ پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے	36
وہ 53 کام جن میں جلد بازی کی جاتی ہے	21	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا افضل ہے	37
وُضو کرنے میں جلد بازی	23	غور وفکر کرنا زیادہ محبوب ہے	37
وُضو پورا کرو	23	تین دن سے کم میں ختمِ قرآن کرنا	37
بلا وُضو ہی پڑھئے گا	24	روزہ افطار کرنے میں جلد بازی	38
نماز ادا کرنے میں جلد بازی	25	تراویح میں جلد بازی	39
بُرے خاتمے کی وعید	26	صدر الشریعہ کی کڑھن	41
کوّے کی طرح ٹھونگ نہ مارو	26	امام کو لُقمہ دینے میں جلد بازی	41
دوبار نماز پڑھوائی	27	حافظ صاحب کو پریشان کرنا	42

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حفظ جتلانے کی نیت	43	پُراَسرار بوڑھا	64
غلط لُقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے	43	فقیر دُعا کرے گا	65
قربانی کرنے میں جلد بازی	43	تکیے کے نیچے 500 کا نوٹ	67
قربانی کے دو مَدَنی پھول	44	دل اُچھل کر حلق میں آ گیا	69
جانور کی کھال اتارنے میں جلد بازی	45	بھیڑ میں جلد بازی	71
حج میں جلد بازی	46	مسلمان کو تکلیف دینا کیسا؟	72
قبولیتِ دعا میں جلد بازی	47	بھیڑ ہو تو رَمَل نہ کرے	73
قبولیتِ دُعا میں تاخیر کا ایک سبب	48	تیز دوڑنے میں خوبی نہیں	73
حکایت	48	بھگدڑ میں بھاگنے میں جلد بازی	74
بددعا میں جلد بازی	49	شعبہ اپنانے میں جلد بازی	75
بددعا جلد قبول نہ ہونا ہمارے لیے رحمت ہے	50	والد صاحب کی انفرادی کوشش	75
جلدی سے بددعا کر دیتا	51	ایک استاذ کی انفرادی کوشش	77
دُرودِ پاک لکھنے پڑھنے میں جلد بازی	52	کرائے کا مکان لینے میں جلد بازی	78
''صلعم'' لکھنا محروموں کا کام ہے	53	گھر میں ملازم رکھنے میں جلد بازی	79
''صلعم'' کے موجد کا ہاتھ کاٹا گیا	53	کسی کو گناہ گار قرار دینے میں جلد بازی	80
دُرودِ پاک کے الفاظ چبانے سے بھی بچئے	54	ثبوت ضروری ہے	80
ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑھو	54	پہلے سوچ لیجئے	81
وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی	55	فیصلہ کرنے میں جلد بازی	82
دنیا کی طلب میں جلد بازی	56	خرید و فروخت میں جلد بازی	83
رشتہ طے کرنے میں جلد بازی	58	جھگڑا مول لینے میں جلد بازی	83
عدت والی کو پیغامِ نکاح دینے میں جلد بازی	59	ظالم کی مدد	83
علاج کروانے میں جلد بازی	60	شرعی مسئلے کا جواب دینے میں جلد بازی	84
متاثر ہونے میں جلد بازی	61	چھوٹی سی شیشی	84
بابا دل دیکھتا ہے	62	اِزالے کی حکایت	86

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
زبان کو قید کرلو	87	بل وغیرہ جمع کروانے میں جلد بازی	106
بچوں کے جھگڑے میں جلد بازی	87	غم ناک خبر سنانے میں جلد بازی	107
لذتِ گناہ کے حصول میں جلد بازی	88	سمجھانے میں جلد بازی	108
ناپسندیدہ لوگ	88	شکوہ کرنے میں جلد بازی	109
غصہ نافذ کرنے میں جلد بازی	90	میں رضائے الٰہی پر راضی ہوں	109
کون اچھا ہے؟	91	اس پر میری رحمت ہے	109
تحریک سے رشتہ توڑنے میں جلد بازی	91	موت کی طلب میں جلد بازی (خودکشی)	111
گرِ گرِ کر سنبھل گیا	92	آگ میں عذاب	112
بات چیت کرنے میں جلد بازی	94	مطالعہ کرنے میں جلد بازی	112
جاہل کون؟	94	دینی مُطالعہ کرنے کے 18 مدنی پھول	112
ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے	95	ملاقات میں جلد بازی	116
کھانا کھانے میں جلد بازی	96	خبر دینے میں جلد بازی	117
گرم کھانا منع ہے	96	رائے قائم کرلینے میں جلد بازی	117
کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے!	97	گدڑی میں لعل	117
گرم کھانے کے نقصانات	97	فیصلہ کرنے میں جلد بازی	120
فاسٹ فوڈ کھانے والے جلد باز ہوتے ہیں	97	تحریر میں جلد بازی	120
بدگمانی کرنے میں جلد بازی	98	امتحان میں جلد بازی	121
گمانوں سے بچو	100	آپ کا مریض 30 سیکنڈ پہلے مرچکا ہے	122
نیک مسلمان کی بات کا بُرا مطلب لینا	101	پیر بنانے میں جلد بازی	122
شاہی دربار میں سِفارش	101	چنگل میں جا پھنسا	123
گاڑی چلانے میں جلد بازی	102	خود کو باکمال سمجھنے والا جلد باز	127
سڑک پار کرنے میں جلد بازی	103	جلد بازی سے کیسے بچیں؟	128
گاڑی پر سوار ہونے یا اُترنے میں جلد بازی	104	کام کرنے سے پہلے سوچ لیجئے	128
میں دعوتِ اسلامی سے کیوں متاثر ہوا؟	105	کسی کام کا فیصلہ کیسے کرے؟	128

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
جلد بازی کے نقصانات پر غور کیجئے	129	گناہوں سے جلد توبہ کرلیجئے	146
بُردباری کی تعریف فرمائی	130	نیک بننے میں جلدی کیجئے	148
کامیابی تمہارا مقدر بنے گی	131	شرابی کی توبہ	149
سِنگر (گلوکار) دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟	131	راہِ خدا میں خرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے	151
کون سے کام جلدی کرنے چاہئیں؟	135	نیت میں فرق آجاتا ہے	152
آخرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے	136	اولاد جوان ہوجائے تو جلد شادی کردیجئے	152
6 کاموں میں جلدی ضروری ہے	136	مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے	154
کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟	136	مجھے سالن کی خوشبو پسند ہے	154
نَماز کے لیے اُٹھنے میں دیر نہ کیجئے۔	137	کسی کی اصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے	155
شیطان ناک پر گرہ لگا دیتا ہے۔	138	کان نوچ ڈالا	155
نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے	138	نمازِ جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے	155
کُفر پر خاتمے کا خوف	139	جلدی دفن کردو	156
قضا نمازیں جلدی ادا کرلیجئے	141	حق تلفی کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے	157
ادائے قرض میں جلدی کیجئے	142	ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے	159
ہمتِ مرداں مددِ خدا	142	950 اُونٹ اور 50 گھوڑے	160
سلام میں پہل کیجئے	143	بَدتر سے عزیز تر بن گیا	161
فرض حج کے لیے جانے میں دیر نہ کیجئے	144	مآخذ و مراجع	165
غُسلِ جنابت کرنے میں جلدی کیجئے	145	شعبہ اصلاحی کتب کی کتابیں	168
جنابت کی حالت میں سونے کے احکام	145		

عَقل مند انسان دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھ لیتا ہے مگر بے وقوف اپنی غلطیوں سے بھی سبق نہیں سیکھتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسجد کے پاس سے گزرتے وقت دُرُود پڑھئے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جب کسی **مسجِد** کے پاس سے گزرو تو **رسولِ اکرم**، **نُورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھو۔

(فَضْلُ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیّ لِلقاضی الجَھْضَمِی ص ۷۰رقم ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جلد باز شکاری

ایک شخص کو شِکار (Hunting) کا بہت شوق تھا، ایک مرتبہ ترکش میں تیر (Arrows) لے کر پرندوں کے شکار کو نکلا، اس دوران ایک پرندہ وہاں سے اُڑتا ہوا گزرا، جس کا **سایہ** زمین پر پڑ رہا تھا، اُس شکاری نے جلد بازی میں سائے کو ہی شکار سمجھا اور تاک تاک کر اس پر تیر برسانے شُروع کئے یہاں تک کہ سارے تیر ختم ہوگئے مگر **پرندہ** ہاتھ نہ آیا۔ اُس نے اپنے ایک دوست سے اپنی ناکامی (Failure) کی داستان بیان کی اور کہا کہ میں نے ٹھیک نشانے پر تیر چلائے مگر ایک بھی تیر پرندے کو نہیں لگا! اس کے دانا دوست نے اسے سمجھایا کہ نادان! تم نے جلد بازی میں جس کو نِشانہ بنایا وہ پرندہ نہیں اُس کا سایہ تھا، اَصل شکار تو اوپر فضا میں تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیابی کی تمنا کسے نہیں ہوتی مگر یہ ہر ایک کو نہیں ملتی جیسا کہ مذکورہ حکایت میں جلد باز شِکاری کے ساتھ ہوا۔ ناکامیوں کے بہت سے اَسباب (Reasons) ہوتے ہیں جن میں سے ایک بڑا سبب جلد بازی (Hurry) بھی ہے۔ بیج کو پودا، پودے کو درخت اور درخت کو پھلدار بننے میں تھوڑا وَقت تو لگتا ہے، اسی طرح شام ہونے پر صبح دیکھنے کے لئے خواہی نخواہی رات گزرنے کا اِنتظار کرنا پڑتا ہے اور کوئی تالاب (Pool) یک دَم نہیں بھرتا بلکہ قطرہ قطرہ جمع ہو کر تالاب بنتا ہے مگر ہماری اکثریت اِس حقیقت کو فراموش کر کے بِلا غور و فِکْر ہر کام کو جلدی جلدی کرنے کی کوشش میں مصروف نظر آتی ہے پھر جب جلد بازی کے نتیجے میں کام بگڑ جاتا ہے تو اِس کا ذمّہ دار دوسروں کو ٹھہرایا جاتا ہے حالانکہ سوچے سمجھے بغیر کام شروع کرنا اور بگڑنے پر اِلزام دوسروں کو دینا حَماقت ہے۔ اگر ہم ناکامیوں سے اپنا دامن بچانا اور کامیابی کی منزل کو پانا چاہتے ہیں تو جلد بازی سے جان چھڑانا ہوگی اور اِس کے لئے پہلے ہمیں جلد بازی کو پہچاننا ہوگا، پھر یہ جاننا ہوگا کہ اِس کے نقصانات کیا ہیں؟ ہم کن کن کاموں میں جلد بازی کا شکار ہو جاتے ہیں اور کس قسم کا نقصان اٹھاتے ہیں؟ اور کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیے؟ یہ تفصیلات جاننے کے لئے کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے جس کا نام **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے **"جلد بازی کے نقصانات"** رکھا ہے۔ **اللّٰہ** رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ ہمیں جلد بازی کی آفتوں سے بچائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

١٥ ذو الحجۃ الحرام ١٤٣٢ھ، بمطابق 12 نومبر 2011ء

جلد بازی کی حقیقت

سوچے سمجھے بغیر کوئی کام کرنا جلد بازی کہلاتا ہے، اسے عُجلت بھی کہتے ہیں۔ اگر انسان اپنے کاموں کو سوچ بچار اور غور وفِکْر کے بعد شروع کرے تو اسے توقُّف (یعنی ٹھہراؤ) کہتے ہیں اور کام کو ٹھہر ٹھہر کر آرام سے کرنا تا کہ کام بہتر طریقے سے اَنجام کو پہنچے اسے تحمّل وبُرْدباری (اَنَاۃٌ) کہتے ہیں۔ (منہاج العابدین ص ۷۵ ملتقطاً)

جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے

انسان میں ثابت قدمی کافُقْدان اور اس کا جلد بازی کی طرف مَیلان شیطان کا اہم ہتھیار رہے، حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اَلتَّاَنِّیْ مِنَ اللہِ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰن یعنی غور وفِکْر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی التأنی والعجلۃ، الحدیث: ۲۰۱۹، ج ۳، ص ۴۰۷)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دُنیاوی یا دِینی کاموں کو اِطمینان سے کرنا **اللہ** تعالٰی کے اِلہام سے ہے اور ان میں جلد بازی سے کام لینا شیطانی وَسْوَسہ ہے۔

(مرأۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ٦، ص ٦٢٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انسان پر جلد بازی کے وقت حملہ کرو

جب حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وِلادت ہوئی تو شیطان کے تمام شاگرد اُس کے یہاں جمع ہوئے اور خبر دی: آج تمام بُتوں کے سر جھکے ہوئے ہیں! شیطان نے کہا: معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا واقعہ ہوا ہے، تم یہیں ٹھہرو! میں معلوم کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے مشرِق ومغرِب کا چکر لگایا مگر کچھ بھی پتا نہ چلا، یہاں تک کہ وہ حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی جائے وِلادت پر پہنچا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ فِرِشتے حضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جُھرمٹ میں لئے ہوئے ہیں۔ شیطان واپس اپنے شاگردوں کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: گذشتہ رات ایک نبی کی وِلادت ہوئی ہے، میں ہر بچے کی وِلادت کے وَقت موجود ہوتا ہوں مگر مجھے اُن کی پیدائش کا بالکل عِلْم نہیں ہوسکا، لہٰذا اِس رات کے بعد بتوں کی عِبادت سے نااُمّید ہو جاؤ اس لئے اب انسان پر جلد بازی اور لاپرواہی کے وَقت حملہ کرو (یعنی اس طرح ہی اسے بت پرستی پر تیار کیا جاسکتا ہے)۔

(احیاءعلوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، ج ۳ ص ۴۱)

عملی قدم اٹھانے سے پہلے غور وفِکر کر لیجئے

شیطان جلد باز انسان کو ایسے طریقے سے بُرائی پر مائل کرتا ہے کہ انسان کو محسوس تک نہیں ہوتا، شَیخُ الاسلام شہابُ الدِّین امام احمد بن حجر مکّی شافعی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں: ''جلد بازی ہوتی تو شیطان کی طرف سے ہے مگر وہ خود جلد باز نہیں

ہوتا بلکہ انسان کو اِس طرح آہستہ آہستہ برائی میں مبتلا کرتا ہے کہ اُسے خبر بھی نہیں ہوتی، لیکن جو شخص کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے خوب غور و فِکْر کر لیتا ہے تو اُسے اِس کام میں بصیرت حاصِل ہو جاتی ہے، لہٰذا جب تک کسی کام میں بصیرت حاصِل نہ ہو تو اُس میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے سوائے اُس کام کے جس کا فوراً کرنا واجِب ہو اور اُس میں غور و فِکْر کی کوئی گنجائش ہی نہ ہو۔'' (الزواجرعن اقتراف الکبائر، ج ا ص ۸۱)

شیطان اور انسان کی جنگ

حضرت سیِّدُنا فخر الدین رازِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی تفسیرِ کبیر میں لکھتے ہیں: انسان کا سارا بدن گویا ایک مکمل ریاست ہے، اُس کا سینہ قَلْعہ کی مانند ہے اور دل شاہی محل کے مُشابِہ ہے، دل کا اندرونی حصہ تختِ بادشاہت کی طرح ہے، انسان کی رُوح بادشاہ، عَقْل اُس کی وزیر، شہوت اُس حکومتی اہلکار کی طرح ہے جو جانوروں کو شہر کی طرف ہانکتا ہے، غصّہ اُس پولیس والے کی طرح ہے جو ہمیشہ مارنے اور سبق سکھانے میں مشغول رہتا ہے، حواس اُس کے جاسوس اور بقیہ اَعضاء خُدَّام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب شیطان اُس سَلْطَنت، قَلْعے اور اس محل کو ختم کرنے کے لئے انسان سے جنگ لڑتا ہے تو وہ (یعنی شیطان) اپنے لشکر کا سِپہ سالار جبکہ خواہشات، حرص ولالچ اور تمام بُرے اخلاق اس کے سپاہی کی حیثیت سے میدان میں آتے ہیں۔ اِس جنگ کے آغاز میں انسانی رُوح اپنے وزیر عَقْل کو آگے بڑھاتی ہے اور شیطان اُس کے مقابلے کے لئے خواہشات کو لاتا ہے۔ عَقْل انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلاتی

ہے اور خواہش شیطان کی طرف۔ پھر انسانی رُوح فَطانَت یعنی سمجھ بُوجھ کو میدان میں لاتی ہے جو عَقْل کی مدد کرتی ہے اور شیطان فطانت کے مقابلے میں شہوت کو لاتا ہے۔ فَطانَت دنیا کے عیوب انسان پر ظاہر کرتی ہے جبکہ شہوت اُسے دنیا کی لذتوں کی طرف مائل کرتی ہے۔ پھر رُوح فَطانَت کی مدد کے لئے غور و فِکْر کو میدان میں اُتارتی ہے جو انسان کو ظاہِری و پوشیدہ عُیُوب سے بچاتی ہے اور شیطان غور و فِکْر کے مقابلے کے لئے غفلت کو لاتا ہے، پھر رُوح بُردباری و ثابِت قَدَمی کو آگے بڑھاتی ہے کیونکہ جلد بازی میں انسان اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھتا ہے جبکہ بُردباری و ثابت قَدَمی انسان کو دنیا کی بُری چیزوں سے باز رکھتی ہے، شیطان اُس کے مقابلے میں عُجْلَت (یعنی جلد بازی) کو لاتا ہے، پس اِسی طرح دونوں لشکروں میں جنگ ہوتی رہتی ہے۔ (لہٰذا انسان کو چاہئے کہ شیطان کے لشکریوں سے خبردار رہے تاکہ شیطان سے شکست کھانے سے محفوظ رہے) (تفسیر کبیر پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۳۵، ج۸، ص۴۰، ملتقطاً)

نفس و شیطان ہوگئے غالب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ (وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے عہد کرتے ہیں کہ

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کام کے دو مرحلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی کام کے دو مرحلے (Steps) ہوتے ہیں: (1) اُس کام کو کرنے کا فیصلہ کرنا اور (2) اُس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا، جلد بازی کا تعلُّق اِن دونوں سے ہوتا ہے کیونکہ جس طرح کام کو کرنے سے پہلے خوب غور وفِکْر نہ کرنے کی صورت میں نقصان (loss) کا اندیشہ ہے اِسی طرح کام کی تکمیل کے دوران جلد بازی سے بھی نقصان کا خطرہ ہے، اِس لئے سمجھداری یہ ہے کہ دونوں مرحلوں میں جلد بازی سے بچا جائے کیونکہ کانٹے دار جھاڑی میں کپڑا اُلجھ جائے تو نکالنے میں جلد بازی کرنے پر چیتھڑے تو ہاتھ آسکتے ہیں کپڑا نہیں۔

جلد بازوں کی اقسام

بنیادی طور پر جلد بازوں کی تین قِسمیں (Categories) ہیں: **ایک** وہ جو ہر کام میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں کسی کام میں غور وفِکْر کی زَحمت گوارا نہیں کرتے کہ ہمیں یہ کام کرنا بھی چاہئے یا نہیں؟ پھر اگر وہ کرنے کا کام بھی ہو تو اسے اتنی جلد بازی سے کرتے ہیں کہ اس کے خاطر خواہ نتائج نہیں ملتے، **دوسرے** وہ جو اکثر کام جلد بازی میں کرتے ہیں مگر کچھ کاموں سے پہلے غور وفِکْر کر لیتے ہیں پھر انہیں اِطمینان (Satisfaction) سے اَنجام دیتے ہیں اور **تیسرے** جو کچھ کام جلد بازی میں جبکہ اکثر کام غور وفِکْر کے بعد اِطمینان سے اَنجام دیتے ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم کے اسلامی بھائی جلد بازی کا سب سے زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں جبکہ دوسری قسم

والے اُن سے کم اور تیسری قسم والے سب سے کم نقصان اٹھاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اگر تیسری قسم والے اسلامی بھائی اپنے سارے کام مناسِب غور وفِکْر کے بعد شروع کریں اور اِطمینان سے اُن کاموں کو مکمل کریں تو انہیں کسی اور وجہ سے نقصان ہو تو ہو مگر جلد بازی کی وجہ سے نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، عَرَبی مَقُولہ ہے: اِنْ لَمْ تَسْتَعْجِلْ تَصِلْ یعنی اگر تم جلد بازی نہیں کرو گے تو اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔ (منہاج العابدین ص ۷۴)

مومن ٹھہر ٹھہر کر کام کرنے والا ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدنا حَسَن بَصْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: مومِن سوچ سمجھ کر اِطمینان وسنجیدگی سے کام کرنے والا ہوتا ہے، رات کو لکڑیاں جمع کرنے والے کی طرح نہیں ہوتا کہ جلدی میں جو ہاتھ آیا اُٹھالیا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب ...الخ، فضیلۃ الرفق، ج ۳، ص ۲۳۰)

اپنا حصہ گنوا بیٹھیں گے

حضرتِ سیدنا ذُوالْقرنَین رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک فِرِشتے سے ملے تو کہا: ''مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جس سے میرے ایمان اور یقین میں اِضافہ ہو۔'' فِرِشتے نے جواب دیا: ''جلد بازی سے بچتے رہئے کیونکہ جب آپ جلد بازی سے کام لیں گے تو اپنا حصہ گنوا بیٹھیں گے۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱ ص ۱۰۷)

جلد باز خطا کھاتا ہے

کاتبِ وحی حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک خط میں لکھا: بھلائی کے کاموں میں غور وفِکْر کرنا زیادہ ہدایت کا سبب ہوتا ہے اور ہدایت یافتہ وہ ہے جو جلد بازی سے بچتا ہے اور نامُراد وہ ہے جو وَقار سے محروم رہتا ہے، مستقل مِزاج آدمی ہی اچھے فیصلے تک پہنچتا ہے جبکہ جلدی مچانے والا خطا کھاتا ہے یا اُس سے خطا سَرْ زَد ہونے کا اِمکان ہوتا ہے اور جس شخص کو نَرْمی نفع نہ دے اُسے سختی اور بے وُقوفی سے نقصان ہوتا ہے اور جو آدمی تجرِبات سے نفع نہ اٹھائے وہ بلند مقام حاصِل نہیں کرسکتا۔ (احیاءعلوم الدین، کتاب ذم الغضب ...الخ،فضیلۃ الرفق، ج ۳،ص ۲۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جلد بازی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی کو اُمُّ النَّدَامَۃِ یعنی ندامت کی ماں (Mother of regret) کہا گیا ہے کیونکہ جلد باز آدمی سامنے والے کی بات مکمل ہونے سے پہلے بول پڑتا ہے، سوال کو اچھی طرح سمجھنے سے پہلے ہی اُس کا جواب دے دیتا ہے اور غور وفِکْر کرنے سے قبل کسی کام کے کرنے کا اِرادہ کرلیتا ہے اور کسی کو پَرَکھنے سے پہلے ہی اس کی تعریف کر بیٹھتا ہے اور اَنجامِ کار نَدامت اٹھاتا ہے۔ مَقولہ ہے: ''یَدُ الرِّفْقِ تَجْنِیْ ثَمْرَۃَ السَّلَامَۃِ وَیَدُ الْعُجْلَۃِ تَغْرِسُ شَجْرَۃَ النَّدَامَۃِ یعنی بُردباری کا ہاتھ سلامتی کا پھل پیدا کرتا ہے اور جلد بازی کا ہاتھ ندامت کا

درخت اُگاتا ہے۔'' چنانچہ جو اسلامی بھائی جلد باز ہو، بُردبار اور متحمل مزاج نہ ہو تو وہ کسی کام میں توقُّف، تحمّل، بُردباری، ضَروری غور و فِکْر سے کام نہیں لے گا بلکہ ہر کام کی اَنجام دِہی میں جلد بازی کا اِرتکاب کرے گا اور لَغْزِش کھائے گا اور نقصان اٹھائے گا۔ اگر نقصان صِرْف دُنیاوی ہو تو کسی حد تک قابلِ برداشت ہوسکتا ہے لیکن اُخروی نقصان سہنے کی ہمت ہم ناتوانوں میں کہاں! کیونکہ دنیا کا نقصان دنیا ہی میں رہ جائے گا جبکہ اُخروی نقصان جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جلا سکتا ہے۔

فُحش فلمیں دیکھنے والے کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی کے نقصانات سے بچنے کا جذبہ پانے کے لئے ساری دنیا میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا دَرد رکھنے والی ''مَدَنی تحریک'' یعنی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے۔ اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مُشکبار ''مَدَنی بہار'' آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے: **مدینۃُ الاولیاء** (ملتان شریف) میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے: میں نے F.A کے بعد تعلیم کو خیر باد کہہ کر ایک دُکان پر کام کرنا شروع کر دیا۔ **بدقسمتی سے مجھے اُس دُکان پر ایسے لوگوں کی صحبت مُیسَّر آئی کہ جو گانے باجے سننے کے عادی اور فلموں ڈراموں کے رسیا تھے۔** مشہور مثل

صُحبَتِ طَالِحْ تُرَا طَالِحْ کُنَدْ (ترجمہ: بُروں کی صحبت بُرا بنا دیتی ہے) کے مِصداق مجھ پر بھی ان کی بُرائیوں کا اَثر چڑھتا رہا اور بالآخر حیا سوز فحش فلمیں دیکھنا میرا محبوب مشغلہ بن گیا۔ اس طرح میں دُکان سے فارغ ہوتے ہی ایسے ہوٹلوں کا رُخ کرتا جہاں یہ فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ ایک دن حسبِ معمول دُکان سے فارغ ہو کر فلم دیکھنے کے لیے جا رہا تھا کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات سبز عمامہ و سفید لباس میں ملبوس ایک باریش مُبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی۔ انہوں نے نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور دورانِ گفتگو مجھ پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے **سنّتوں بھرے اِجتماعی اِعتکاف** کی بَرَکتیں بتائیں اور مجھے اجتماعی اعتکاف کی دعوت پیش کی۔ میں ان کے دِل موہ لینے والے اندازِ گفتگو سے پہلے ہی متأثر ہو چکا تھا چُنانچِہ مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا اور میں نے **اِعتکاف** کی نیّت کر لی پھر وقتِ مقررہ پر دعوتِ اسلامی کے اجتماعی سُنّتوں بھرے اِعتکاف میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مسجد میں پہُنچ گیا۔ **مَدَنی ماحول میں اجتماعی اِعتکاف** کے کیا کہنے! وہ درس و بیان کی بہاریں، وہ سحری و اِفطاری میں رِقّت انگیز مناجات کے پُرکیف مناظر کہ جن کی بَرَکت سے میرے دِل کی سیاہی رفتہ رفتہ دُھلتی چلی گئی اور مَیں اپنے سابقہ گناہوں سے تائب ہو کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تا دمِ تحریر میں دعوتِ اسلامی کے ''جامعۃ المدینہ (فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی)'' میں درس نظامی (عالم کورس) کرنے کی

سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

سَنور جائے گی آخرت اِن شآءَ اللّٰہ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا ہم جلد باز ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیوی واُخروی نقصان سے بچنے کے لئے ہمیں اپنا مُحاسبہ کرنا چاہئے کہ کہیں ہم بھی تو جلد بازوں میں شامل نہیں؟ اِس سوال کا جواب حاصِل کرنے کے لئے پہلے اُن چند کاموں کی فہرست (list) مُلاحَظہ کیجئے جن میں عُموماً جلد بازی کی جاتی ہے پھر ان کی مختصر وضاحت پڑھئے کہ ان کاموں میں جلد بازی کرنے والے کس قسم کا نقصان اٹھاتے ہیں؟

وہ 53 کام جن میں جلد بازی کی جاتی ہے

۞ وُضو کرنے میں جلد بازی ۞ نَماز ادا کرنے میں جلد بازی ۞ تکبیرِ اُولیٰ پانے میں جلد بازی ۞ اِمام کے پیچھے نَماز پڑھتے ہوئے جلد بازی ۞ تِلاوت قرآن میں جلد بازی ۞ روزہ افطار کرنے میں جلد بازی ۞ تراویح میں جلد بازی ۞ اِمام کو لُقمہ دینے میں جلد بازی ۞ قربانی کرنے میں جلد بازی ۞ ذَبح کے بعد جانور کی کھال اُتارنے میں جلد بازی ۞ اَرکانِ حج ادا کرنے میں جلد بازی ۞ قبولیتِ دعا میں جلد بازی ۞ بد دُعا میں جلد بازی ۞ دُرُودِ پاک لکھنے، پڑھنے میں جلد بازی

۞ وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی ۞ دنیا طَلَب کرنے میں جلد بازی ۞ رشتہ طے کرنے میں جلد بازی ۞ عِلاج کروانے میں جلد بازی ۞ متاثر ہونے میں جلد بازی ۞ بھیڑ میں جلد بازی ۞ بھگدڑ مچنے کی صورت میں بھاگنے میں جلد بازی ۞ شعبہ اَپنانے میں جلد بازی ۞ کرائے کا مکان لینے میں جلد بازی ۞ گھر میں ملازم رکھنے میں جلد بازی ۞ کسی کو گناہ گار قرار دینے میں جلد بازی ۞ فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے میں جلد بازی ۞ خریداری میں جلد بازی ۞ جھگڑا مول لینے میں جلد بازی ۞ شَرعی مسئلے کا جواب دینے میں جلدبازی ۞ بچوں کے جھگڑے میں نتیجہ قائم کرنے میں جلد بازی ۞ لذتِ گناہ کے حُصُول میں جلد بازی ۞ غصہ نافذ کرنے میں جلد بازی ۞ تحریک سے رشتہ توڑنے میں جلد بازی ۞ بات چیت کرنے میں جلد بازی ۞ کھانا کھانے میں جلد بازی ۞ بَدگُمانی کرنے میں جلد بازی ۞ گاڑی چلانے میں جلد بازی ۞ روڈ پار کرنے میں جلد بازی ۞ گاڑی پر سوار ہونے یا اترنے میں جلد بازی ۞ بل وغیرہ جمع کروانے میں جلد بازی ۞ غم ناک خبر سنانے میں جلد بازی ۞ سمجھانے میں جلد بازی ۞ شکوہ کرنے میں جلد بازی ۞ موت کی طَلَب میں جلد بازی (خودکشی) ۞ رائے قائم کرنے میں جلد بازی ۞ مطالعہ کرنے میں جلد بازی ۞ ملاقات میں جلد بازی ۞ خبر دینے میں جلد بازی ۞ کسی کے بارے میں رائے قائم کر لینے میں جلد بازی ۞ فیصلہ کرنے میں جلد بازی ۞ تحریر میں جلد بازی ۞ امتحان میں جلد بازی ۞ پیر بنانے میں

جلد بازی۔(یاد رہے یہ تعداد حتمی (Final) نہیں ہے، بلکہ ان کے علاوہ بھی بہت سے کاموں میں جلد بازی کی جاتی ہے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱}وُضو کرنے میں جلد بازی

مشہور ہے کہ **''وُضو جوانوں کا سا اور نَماز بوڑھوں کی''** اگر اِس کا مطلب یہ ہے کہ اتنی جلدی جلدی وُضو کیا جائے کہ فرائضِ وُضو کا بھی خیال نہ رکھا جائے تو سنبھل جائیے کہ اس طرح وُضو کرنے سے اگر مکمل چہرے یا کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں یا ٹخنوں سمیت پاؤں کا تھوڑا سا حصہ بھی دُھلنے سے رہ گیا یا سر کے چوتھائی حصے کا مَسح نہ کیا تو **وُضو** ہی نہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ جب وُضو نہیں ہوگا تو **نَماز** بھی نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر آپ اپنی نَماز بچانا چاہتے ہیں تو وُضو میں **جلد بازی** نہ کیجئے اور فرائض کے ساتھ ساتھ سُنَن و **مُستَحبّات** کا بھی خیال رکھئے۔

وُضو پورا کرو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عَمْرو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ **فرماتے ہیں** کہ ہم سردارِ مکۂ مکرمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ مکۂ مکرّمہ سے مدینۂ منوّرہ کی طرف مَحوِ سفر تھے، جب ہم راستے میں موجود پانی تک پہنچے تو وہ لوگ جو ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے اور جلدی جلدی میں وُضو کر چکے تھے اُن کی ایڑیاں جنہیں پانی نہ لگا تھا، وہ چمک رہی تھیں، تب سَرْوَرِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللّٰہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان ایڑیوں کے لیے آگ کا ''وَیْل'' ہے وُضو پورا کرو۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، الحدیث: ۲۴۱، ص ۱۴۸)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ہم نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ قافِلے کے پچھلے حصے میں تھے اور وہ حضرات اگلے حصے میں، وہ ہم میں سے پہلے پانی پر پہنچ گئے اور جلدی میں وُضو کیا۔ معلوم ہوا کہ وُضو بھی نَماز کی طرح اِطمینان سے کرنا چاہیے، ''وَیْل'' کے معنی افسوس بھی ہیں اور دوزخ کے ایک طبقے کا نام بھی ہے یہاں دوسرے معنی مراد ہیں یعنی اگر اَعضائے وُضو میں سے کوئی عُضْو ناخن برابر سوکھا رہ گیا تو وہ شخص ''وَیْل'' میں جانے کا مُسْتَحِق ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص ۲۸۵)

بِلا وُضُو ہی پڑھے گا

اعلٰی حضرت، مُجَدِّدِ دین وملت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ایک مرتبہ گاؤں جانے کا اِتِّفاق ہوا، ایک صاحب میرے ساتھ تھے، فجر کی نَماز کے لئے انہوں نے وُضو کیا، بھوؤں سے چہرہ پر پانی ڈالا۔ جب ان سے کہا گیا تو فرمایا: جلدی کی وجہ سے (ایسا کیا) کہ (کہیں) وَقْت (Time) نہ (ختم ہو) جائے۔ میں نے کہا کہ **پھر تو بلا وُضو ہی پڑھے گا!** مجھے خیال رہا، ظہر کے وَقْت دیکھا انہوں نے اُس وَقْت بھی ایسا ہی کیا، میں نے کہا: ''اب تو وَقْت نہ جاتا تھا!'' آجکل لوگوں کی عام طور سے یہی عادت ہے۔ (ملفوظاتِ اعلٰی حضرت، ص ۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲}نَماز ادا کرنے میں جلد بازی

افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بہت کم تعداد نَماز پڑھتی ہے اور جو پڑھتے ہیں اُن میں سے بھی بعض نادان جلد بازی کی وجہ سے اپنی نَمازیں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں کو نَماز کا چور (Theif of prayers) قرار دیا گیا ہے، چُنانچہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''سب سے بَدْتَر **چور** وہ ہے جو اپنی نَماز میں چوری کرتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی: ''**یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! کوئی شخص اپنی نَماز میں کس طرح چوری کرسکتا ہے؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ اس کے رُکوع وسُجود پورے نہیں کرتا۔'' یا اِرشاد فرمایا: ''وہ رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۲۷۰۵، ج۸، ص۳۸۶)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز کتاب **''نَماز کے احکام''** میں صفحہ 179 پر نَقل فرماتے ہیں کہ مفسرِ شہیر، حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ مال کے چور سے **نَماز کا چور** بَدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر **نَماز کا چور** سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور ''بندے کا حق'' مارتا ہے جبکہ **نَماز کا چور** ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق''، یہ حالت ان کی ہے جو نَماز کو ناقِص پڑھتے

ہیں، اِس سے وہ لوگ دَرْس عبرت حاصِل کریں جو سِرے سے نَماز پڑھتے ہی نہیں۔''

(مرآۃ المناجیح، ج۲، ص۷۸)

بُرے خاتمے کی وعید

حضرتِ سیِّدُ نا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا تو اُس سے فرمایا: ''تم نے جو نَماز پڑھی اگر اسی نَماز کی حالت میں اِنتقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُ نا محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، ج۱، ص ۲۸۴، حدیث ۸۰۸) نسائی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: تم کب سے اِس طرح نَماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اِرشاد فرمایا: ''تم نے چالیس سال سے بالکل نَماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِس حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام پر نہیں مروگے۔''

(سنن النسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلاۃ، ص ۲۲۵ حدیث ۱۳۰۹)

کوّے کی طرح ٹھونگ نہ مارو

حضرتِ سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن شِبْل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے کوّے کی سی ٹھونگ مارنے اور دَرِندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ۸۶۲، ج۱، ص ۳۲۸)

یعنی ساجِد (سجدہ کرنے والا) سجدہ ایسی جلدی جلدی نہ کرے جیسے کوّا زمین پر چُونچ مار کر فوراً اُٹھالیتا ہے اور سجدے میں کہنیاں زمین سے نہ لگائے جیسے کتا، بھیڑیا وغیرہ بیٹھتے وَقت لگالیتے ہیں۔ (مرأۃ المناجیح، ج ۲، ص ۸۷)

دو بار نَماز پڑھوائی

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا، راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مسجد کے ایک کونہ میں جلوہ گر تھے، اس شخص نے نَماز پڑھی اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو سلام کیا، اس سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ وہ لوٹ گیا نَماز پڑھی پھر آیا سلام کیا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ اس نے تیسری بار یا اس کے بھی بعد عَرض کی: یارسول اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مجھے سِکھا دیجئے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم نَماز کی طرف اٹھو تو وُضو پورا کرو پھر کعبے کو منہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر جس قدر قرآن آسان ہو پڑھ لو پھر رُکوع کرو حتّٰی کہ رُکوع میں مطمئن ہوجاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ سیدھے کھڑے ہوجاؤ پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہوجاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہوجاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نَماز میں یہی کرو۔ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، الحدیث: ۶۲۵۱، ج ۴، ص ۱۷۲)

رسول اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم جیسی نماز

امیرالمؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سنّتِ خیرُ الانام علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر عمل کی بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔ جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ گورنرِ مدینہ تھے تو نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کے خادمِ خاص اور جلیل القدر صحابی حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالِک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عراق سے مدینۂ منوّرہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً آئے تو حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہیں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی نماز بہت پسند آئی چنانچہ نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: ''مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ بِصَلَاۃِ النَّبِیِّ مِنْ ھٰذَا الْغُلَامِ یعنی میں نے اس نوجوان سے بڑھ کر رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم سے مُشابِہ نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔'' (سیرتِ عمر بن العزیز لابن الجوزی ص ۴۳)

میں اس طرح نماز پڑھتا ہوں

حضرتِ سیدنا حاتم اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم سے اُن کی نماز کا حال دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''جب نماز کا وَقت ہوتا ہے، تو اچھی طرح وُضو کرتا ہوں، پھر اُس مقام پر آتا ہوں جہاں نماز ادا کرنی ہے، وہاں بیٹھ کر تمام اَعضاء کو جمع کرتا ہوں یعنی انہیں حالتِ اِطمینان میں لاتا ہوں پھر میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو کعبۃُ اللّٰہ کو

اپنے سامنے رکھتا ہوں، پُل صِراط کو قدموں تلے، جنت کو سیدھی جانب، جہنم کو اُلٹی جانب اور ملک الموت علیہ السلام کو اپنے پیچھے تصور کرتا ہوں۔ پھر اس نَماز کو اپنی **آخری نَماز** سمجھ کر خوف واُمّید کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، بلند آواز سے تکبیر کہہ کر ترَتیل کے ساتھ قراءت کرتا ہوں، پھر عاجزی کے ساتھ رُکوع اور خشوع کے ساتھ سُجُود ادا کرتا ہوں۔ پھر اپنی اُلٹی سُرین پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا کر لیتا ہوں اور ساری نَماز میں اِخلاص کا خوب خیال رکھتا ہوں۔ پھر (بھی) میں نہیں جانتا کہ یہ نَماز بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتی ہے یا نہیں؟''

(احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلوۃ ومہماتہا، ج ۱ ص ۲۰۶)

نَمازِ اعلیٰ حضرت

حضرت مولانا محمد حسین چشتی نظامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن جس قدر اِحتیاط سے نَماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رکعت اُن کی ایک رکعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رکعت میں کم سے کم چھ رکعت بلکہ آٹھ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱ ص ۱۵۴)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِطمینان سے نَماز پڑھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نَماز اِطمینان اورسکون سے پڑھنی چاہیے تا کہ ہماری نَماز قبولیت کی مِعراج تک پہنچ سکے، چُنانچہ **حضرتِ** سیِّدُ نا عُبادہ بن صامِت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **نبیِّ رحمت**، شَفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ **رِسالت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم **کا** فرمانِ عالیشان ہے: ''جو شخص اچّھی طرح وُضو کرے، پھر **نَماز** کے لیے کھڑا ہو، اِس کے رُکوع، **سُجُود** اور قِراءَت (قِر ا۔ ءَ۔ت) کو مکمَّل کرے تو **نَماز** کہتی ہے: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔ پھر اس **نَماز** کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور **نور** ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ **نَماز** اُس نَمازی کی شَفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، **سُجُود** اور قِراءَت مکمَّل نہ کرے تو نَماز کہتی ہے: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے ضائع کردے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس **نَماز** کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نَمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، ج۳،ص ۱۴۲، الحدیث ۳۱۴۰)

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

میں پڑھتا رہوں سنّتیں وَقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳}تکبیرِ اُولیٰ پانے میں جلد بازی

یقیناً تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز پڑھنا بہت بڑی سعادت ہے جیسا کہ حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے: جس شخص نے رضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک **تکبیرِاُولیٰ** کے ساتھ باجماعت نَماز ادا کی، اس کیلئے دوقسم کی نجاتیں لکھی گئیں، ایک نجات جہنم سے اور دوسری مُنافَقت سے۔ (ترمذی، الحدیث:۲۴۱، ج۱، ص ۲۷۴) لیکن بعض اسلامی بھائی تکبیرِ اُولیٰ پانے کی جلدی میں دوڑ لگا دیتے ہیں جس کی وجہ سے زمین پر **دھمک** پیدا ہوتی ہے جو کہ آدابِ مسجد کے خلاف ہے۔

دوڑتے ہوئے نہ آؤ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب نَماز کی تکبیر کہی جائے تو دوڑتے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اِطمینان کے ساتھ آؤ جو پالو وہ پڑھ لو جو رہ جائے پوری کرلو۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، الحدیث:۶۰۲، ص ۳۰۳)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جماعت کے لیے گھبرا کر دوڑتے نہ آؤ کہ اس میں گر جانے چوٹ کھانے کا اندیشہ ہے، اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے سکون سے آنا مستحب ہے، دوڑنا مستحب کے خلاف ہے حرام نہیں، دوسرے یہ کہ آخری جز مل جانے سے جماعت مل جاتی ہے لہٰذا

جونَماز ِجمعہ کی اَلتَّحِیَّات میں مل جائے وہ جمعہ پڑھے، تیسرے یہ کہ جس رکعت میں مُقتَدِی ملے وہ تعداد کے لحاظ سے رکعتِ اول ہے اورقراءت کے لحاظ سے رکعت آخری۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) جب سے وہ نَماز کے اِرادے سے گھر سے چلا اسے نَماز کا ثواب مل رہا ہے پھر تیزی کیوں کرتا ہے! کیوں گرتا اور چوٹ کھاتا ہے! اِطمینان سے آئے جو پائے اس کو اَدا کرے۔ خیال رہے کہ اگر تکبیرِ اولیٰ یا رُکوع پانے کے لیے قدرے تیزی سے آئے مگر نہ اتنی کہ چوٹ لگنے گرنے کا اندیشہ ہو تو مضایقہ نہیں۔ (مرأۃ المناجیح، ج ۱، ص ۴۲۵ ملتقطاً)

اعضائے وُضو کا پانی مسجد میں ٹپکانا ناجائز ہے

بعض اسلامی بھائی وُضو کرنے کے بعد جماعت پانے کے لئے جلد بازی میں پانی ٹپکاتے ہوئے مسجد میں پہنچ جاتے ہیں، یاد رکھئے اَعضائے وُضو سے مسجد میں پانی ٹپکانا ناجائز ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اکثر دیکھا گیا ہے کہ فَصِیل (یعنی حوض کی دیوار) پر وُضو کیا اور ویسے ہی ہاتھ جھٹکتے فرشِ مسجد میں پہنچ گئے، یہ ناجائز ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۶)

لحاف پر وُضو کرلیا

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: میں نے ایک بار بغیر برتن کے خاص مسجد میں وضو جائز طور پر کیا، وہ یوں کہ پانی مُوسلا دھار پڑ رہا تھا اور میں مُعْتَکِف، جاڑوں کے دن تھے، میں نے تو شک (یعنی روئی دار بستر) بچھا کر اور اِس پر

لِحاف ڈال کر وُضو کرلیا۔ اس صورت میں ایک چھینٹ بھی مسجد کے فرش پر نہ پڑی، پانی جتنا وُضو کا تھا تو شک و لِحاف نے جَذب کرلیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴}امام کے پیچھے نَماز پڑھتے ہوئے جلد بازی

بعض اسلامی بھائی باجماعت نَماز پڑھتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور رُکوع وسُجود وغیرہ میں امام سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، یاد رکھئے: امام سے پہلے مُقتَدِی کا رُکوع وسُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا مکروہ تحریمی[1] ہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۱۳)

پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اِمام سے پہلے سر اٹھاتا اور جُھکاتا ہے اُس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔'' (موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۲۱۲)

گدھے جیسا سر

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ کے محبوب

مدینہ

[1]: مکروہ تحریمی ''واجب'' کا مُقابِل (یعنی الٹ) ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقِص ہوجاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اِس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اِس کا اِرتکاب (یعنی عمل میں لانا) کبیرہ (گناہ) ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۲۸۳)

صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''کیا جو شخص امام سے پہلے سَر اٹھاتا ہے اِس سے ڈرتا نہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سا کردے۔'' (صحیح مسلم ص ۲۲۸ حدیث ۴۲۸)

عبرت ناک حکایت

حضرتِ سیِّدُنا امام نَوَوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی حدیث لینے کے لئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دِمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدّتوں تک اُن کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر اُن کا مُنہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزر گیا اور اُن محدِّث صاحب نے دیکھا کہ اِن (یعنی امام نَوَوِی) کو عِلْمِ حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا! دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا گدھے جیسا منہ ہے!! اُنہوں نے فرمایا: صاحبزادے! دَورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مُستَبْعَد (یعنی بعض راویوں کی عَدَمِ صحت کے باعث دُور اَز قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی تو میرا منہ ایسا ہو گیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔

(بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۶۰ بحوالہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، تحت الحدیث: ۱۱۴۱، ج ۳، ص ۲۲۱)

مقتدی اپنے امام کی پیروی کرے

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 517 پر لکھتے ہیں: جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی مُتابَعَت (یعنی پیروی) مُقتَدِی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل اِمام

سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نَماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رُکوع یا سجدہ کرلیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کرلیا ہوگئی، ورنہ نہیں۔

(درمختار وردالمحتار ج۲ ص ۱۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب امام صاحب کے سلام پھیرنے سے پہلے آپ نَماز سے فارغ نہیں ہوسکتے تو ان سے پہلے رُکوع وسجود میں جانے یا ان سے پہلے سر اٹھانے سے کیا حاصِل؟ اس میں تو سَرَ اسَر نقصان (Loss) ہے جیسا کہ مذکورہ روایات وحکایات سے معلوم ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۵}تلاوتِ قرآن میں جلد بازی

تِلاوتِ قُراٰن کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے، قُراٰنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر **10 نیکیوں** کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین،** شفیعُ الْمُذْنِبین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جوشخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ **اَلِف** ایک حَرف، **لام** ایک حَرف اور **میم** ایک حَرف ہے۔'' (سنن الترمذی ج۴ ص ۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

بعض اسلامی بھائی نہایت تیز رفتاری سے قُراٰنِ پاک پڑھتے ہیں تا کہ زیادہ

سے زیادہ تِلاوت کی سعادت حاصِل کرلیں مگر دورانِ تِلاوت قواعدِ تجوید کی رعایت نہیں کرتے حالانکہ **قراٰنِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے**، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''بِلاشُبہ اتنی **تجوید** جس سے تَصحیح (تَص ۔حِی ۔ح) حُر وف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابِق حُر وف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے)، اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، **فرضِ عَین** ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخرَّجه، ج٦،ص ٣٤٣)

قرآنِ پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے

پارہ 29 سورۃُ الْمُزَّمِّل کی چوتھی آیت میں اِرشادِ ربّانی ہے:

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صفحات پر مشتمل کتاب ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اول کے صفحہ **1098** پر ہے: **میرے آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کمالین علیٰ حاشیہ جلالین کے حوالے سے ''**تَرتِیل**'' کی وضاحت کرتے ہوئے نَقْل کرتے ہیں: ''یعنی قراٰنِ مجید اِس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اِس کی آیات و الفاظ گِن سکے۔'' (الکمالین ،سورۃ المزمل،تحت الایۃ: ٤،ص ٤٧٦)

مدارک التنزیل میں ہے: قراٰن کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اِطمینان کے ساتھ حُرُوف جُدا جُدا، وَقْف کی حفاظت اور تمام حرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے ''**تَرْتِیْلًا**'' اس مسئلہ میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تِلاوت کرنے والے

کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔(تفسیر مدارک التنزیل للنسفی ،سورۃ المزمل تحت الایۃ: ۴،ص ۱۲۹۲)

(فتاویٰ رضویہ مخرجہ ج۶ ص ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۷۹ ملتقطاً)

ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا افضل ہے

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کسی کو جلدی جلدی قرآنِ مجید کی تِلاوت کرتے سنا تو فرمایا: یہ شخص نہ قرآن پڑھتا ہے نہ خاموش ہے، اگر عجمی ہو کہ قرآنِ کریم کے معانی نہیں جانتا تو بھی قرآن شریف کی عظمت کیلئے آہستہ اور ٹھہر کر پڑھنا افضل ہے۔(کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۲۲۱)

غور وفِکر کرنا جلدی پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یا اَلْقَارِعَۃُ میں آہستہ پڑھوں اور غور و تامُّل کروں تو یہ مجھے سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران جلدی پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔(کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۲۲۱)

تین دن سے کم میں ختمِ قران کرنے والا سمجھے گا نہیں

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ اِنس وجان، رحمتِ عالمیان، سَرْوَرِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم کرے وہ سمجھے گا نہیں۔

(سنن ابی داود، کتاب شہر رمضان، باب تحزیب القران، الحدیث: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۷۹)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص ہمیشہ تین دن سے کم میں ختم قران کیا کرے، وہ جلدی تِلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قرآن صحیح طور پر سمجھ سکے گا اور نہ اس کے ظاہری معنٰے میں غور کر سکے گا، خیال رہے کہ یہ حُکْم عام مسلمانوں کے لئے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تِلاوت کریں تو زَبان لپٹ جاتی ہے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے خواص کا حُکْم اور ہے، خود حضورِ اکرم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ چھ چھ پارے پڑھ لیتے تھے۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے، حضرت سیدنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام چند منٹ میں زَبور ختم کر لیتے تھے، حضرت سیدنا علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) یہ حُکْم عوام مسلمانوں کے لئے ہے جو اس قدر جلد قرآن شریف پڑھنے میں دُرُست نہ پڑھ سکیں۔ ختمِ قرآن میں عام بزرگوں کے طریقے مختلف رہے ہیں، بعض ایک ماہ میں ایک ختم کرتے تھے بعض ایک ہفتہ میں ایک ختم۔ (مرأۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۳، ص ۲۷۰)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۶} روزہ افطار کرنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی روزہ اِفطار کرنے کی جلدی میں غُروبِ آفتاب کے

وقت کا خیال نہیں رکھتے اور سارا دن بھوکا پیاسا رہنے کے بعد اپنا روزہ (Fast) ضائع کر بیٹھتے ہیں، سوچنے کی بات ہے کہ بارہ سے چودہ گھنٹے تک کچھ نہ کھانے والا اگر چند منٹ اور نہ کھاتا تو اس کا روزہ مکمل ہوجاتا، لہٰذا ایسوں کو چاہیے کہ غروبِ آفتاب کا یقین ہوجانے کے بعد ہی روزہ اِفطار کیا کریں۔ اس سلسلے میں اپنے اپنے علاقوں کے حساب سے نمازوں کے اوقات کا جَدْوَل (Schedule) دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

نَماز و روزہ و حَجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۷} تراویح میں جلد بازی

تراویح پڑھانے والے اکثر حُفاظ جلد بازی کا شکار ہوجاتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سنت کے صفحہ 1097 پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: افسوس! آج کل دینی معاملات میں سُستی کا دور دورہ ہے، عُموماً تراویح میں قرآنِ مجید ایک بار بھی صحیح معنوں میں ختم نہیں ہوتا۔ قرآنِ پاک ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اسکے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اب وہی حافظ پسند کیا جاتا ہے جو تراویح سے جلد فارِغ کردے۔

یاد رکھئے! تراویح کے علاوہ بھی تِلاوت میں حَرْف چَبا جانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافظ صاحب پورے قرآنِ مجید میں سے ایک حَرْف بھی چبا گئے تو ختمِ قرآن کی سنت ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا کسی آیت میں کوئی حرف ''چب'' گیا یا اپنے ''مَــخْـرَج'' سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے بغیر پلٹ پڑیئے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھئے۔ ایک افسوسناک امر یہ بھی ہے کہ حُفاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمت میں ہمدردانہ مَدَنی مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی بہُت بھاری پڑے گی لہٰذا بلا تاخیر **تجوید** کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحِب کی مدد سے از اِبتداء تا اِنتہا اپنا حِفظ دُرُست فرمالیں۔ مَد ولین [1] کا خیال رکھنا لازِمی ہے نیز **مَد، غُنَّہ، اِظہار، اِخفا** وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں۔ صاحبِ بہارِ شریعت حضرت **صَدرُ الشَّریعہ**، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''**فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قِراءَت کرے اور تراویح میں مُتَوَسِّط** (یعنی درمیانہ) **انداز پر اور رات کے نوافِل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم ''مَدّ'' کا جو دَرَجہ قارِیوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ تَرتیل سے**

مــدینه

[1]: واؤ، ی ساکن، اور الف، ماقبل کی حرکت موافق (یعنی الف سے پہلے زبر، واؤ ساکن سے پہلے پیش اور یاء ساکن سے پہلے زیر) ہو تو ان کو حروفِ مدّہ اور واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح ہو تو انہیں حروفِ لین کہتے ہیں۔ (نصاب التجوید ص9)

(یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قراٰن پڑھنے کا حُکم ہے۔''

(الدرالمختار وَردالمحتار ج ۲ ص ۲۶۲، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۴۷)

صدرالشریعہ کی کُڑھن

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اپنی کُڑھن کا اِظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں: افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حُفّاظ کی حالت نہایت ناگُفتہ بِہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ وحُروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں اُنھیں دیکھئے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں تفرِقہ (یعنی فرق) نہیں کرتے جس سے قطْعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انھیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولا عَزَّوَجَلَّ مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ (یعنی جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ویسا) پڑھنے کی کوشِش کریں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۶۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۸} امام کو لُقمہ دینے میں جلد بازی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 47 صفحات پر مشتمل کتاب ''نماز میں لُقمہ دینے کے مسائل'' کے صفحہ 14 پر ہے: نماز میں اپنے امام کو لُقمہ دینا (یعنی بتانا یا اِصلاح کرنا) بعض صورتوں میں فرض ہے، بعض صورتوں میں

واجب اور بعض صورتوں میں جائز ہے۔ یوں ہی بعض صورتوں میں حرام ہے، بعض صورتوں میں مکروہ۔ بَسا اوقات لُقمہ کا تعلق امام کی قراءت کے ساتھ ہوتا ہے تو بسا اوقات اِنتقالاتِ امام کے ساتھ۔ (نماز میں لقمہ دینے کے مسائل، ص ۱۴)

لٰہذا لُقمہ دینے والے کو معلوم ہونا چاہئے کہ کب لُقمہ دینا ہے اور کب نہیں؟ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ تراویح میں حافظ صاحب ذرا سا بُھولے تو جھٹ سے پیچھے کھڑا سامِع یا کوئی اور جلد بازی میں لُقمہ دے دیتا ہے حالانکہ فوراً ہی لُقمہ دینا مکروہ ہے بلکہ تھوڑا توقُّف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے مگر جبکہ اسکی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے تو بعض ایسے حُرُوف نکلتے ہیں جن سے نَماز فاسِد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔

(بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۶۰۷ بحوالہ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...الخ، ج ۲، ص ۴۶۲)

حافظ صاحب کو پریشان کرنے کی نیت حرام ہے

بعض مساجد میں تراویح پڑھانے والے کے پیچھے کئی کئی حافظ کھڑے لُقمے دے رہے ہوتے ہیں، انہیں اپنی نیت کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے اگر ان کی نیت حافِظ صاحب کو پریشان کرنے کی ہوئی تو ایسا کرنا حرام ہوگا، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ''قاری (پڑھنے والے) کو پریشان کرنے کی نیت حرام ہے، رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: بَشِّرُوْا وَ لَاتُنَفِّرُوْا وَ یَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا ترجمہ: لوگوں کو خوشخبریاں سناؤ نفرت نہ دلاؤ، آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو۔ اور بے شک آج بہت سے

حفاظ کا یہ شیوہ ہے، یہ بتانا نہیں بلکہ حقیقۃً یہود کے اس فعل میں داخل ہے (جس کا ذکر قران پاک میں ہوا ،فرمایا گیا:)'' لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْہِ (پ ۲۴،حم السجدۃ: ۲۶)

ترجمہ کنزالایمان: یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بے ہودہ غُل کرو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۷ ص ۲۸۷)

حفظ جتلانے کی نیت

اگرکسی کی نیت اِمام کو پریشان کرنے کی تو نہ ہومگر اپنا حِفْظ جتلا نا مقصود ہو تو یہ بھی حرام ہے۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف میں اِرشاد فرماتے ہیں: اپنا حِفْظ جتانے کے لیے ذرا ذرا شُبہ پر روکنا رِیا ہے اور رِیا حرام ہے خُصُوصاً نَماز میں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۷،ص ۲۸۷)

غلط لُقمہ دینے سے نَماز ٹوٹ جاتی ہے

جہاں لُقمہ نہیں دینا تھا وہاں ایک ہی دفعہ لُقمہ دینے سے نَماز ٹوٹ جائے گی نَماز ٹوٹنے کے لئے لُقمہ کی تکرار شَرط نہیں۔فتاویٰ عالمگیری میں ہے: بے محل ایک دفعہ لُقمہ دینے سے ہی نَماز ٹوٹ جاتی ہے۔[1] (الفتاوی الھندیۃ ،ج ۱،ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۹} قربانی کرنے میں جلد بازی

صحیح بخاری میں حضرتِ سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] :نَماز میں لقمے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب'' نَماز میں لقمہ دینے کے مسائل'' کا مطالعہ کیجئے۔

اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اُس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اُس نے ہماری سنت (یعنی طریقے) کو پالیا اور جس نے پہلے ذَبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کرلیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ حضرت ابوبُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذَبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس بکری کا چھ ماہ کا ایک بچہ ہے، فرمایا: تم اسے ذَبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہ کا بچہ کِفایت نہیں کریگا۔

(بخاری، کتاب الأضاحی، باب سنۃ الأضحیۃ، الحدیث ۵۵۴۵: ، ج ۳،ص ۵۷۱)

قربانی کے دومَدَنی پھول

(۱) شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی اور دیہات میں چونکہ نمازِ عید نہیں ہے یہاں طُلوعِ فجر کے بعد سے ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعدِ طُلوعِ آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خُطبہ ہوچکنے کے بعد قربانی کی جائے۔ یعنی نماز ہوچکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہوجائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (۲) اگر شہر میں متعدِّد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہوچکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہوجائے جب ہی قربانی کی

جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے۔

(بہارِ شریعت جلد ۳،ص ۷ ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۰}ذبح کے بعد جانور کی کھال اتارنے میں جلد بازی

اکثر گوشت فروش (قصاب،Butcher) اسلامی بھائی بالخصوص عیدِ قربان کے دنوں میں بہت جلدی میں ہوتے ہیں چنانچہ وہ جانور کے ٹھنڈا ہونے کا اِنتظار کئے بغیر اس کی کھال اُتارنا شروع کر دیتے ہیں ،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ایسوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں : جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں بہر حال ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری بالکل مَس نہ کریں ،بعض لوگ گائے کو جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبح کے بعد گردن کی کھال ادھیڑ کر چھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں ،اسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد گردن چٹخا دیتے ہیں ، بے زَبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔ بہارشریعت ،جلد3 ،حصہ 16 ،ص660 پر ہے'' جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر(اب دنیا میں سب کافر حربی ہیں) ظُلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظُلم کرنا مسلم پر ظُلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی معین و مددگار

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظُلم سے کون بچائے!'' (اَبلق گھوڑے سوار، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۱} حج میں جلد بازی

جسے جلد بازی کی عادت پڑ جاتی ہے پھر کیا معاملات کیا عبادات! وہ سب میں جلدی کرنے کی کوشش کرتا ہے ، حج کے موقع پر جلد بازی کے کئی مناظر (Scenes) دکھائی دیتے ہیں مثلاً وقوفِ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ٦، ص ۱۰۴۷) لیکن کئی نادان حدودِ عرفات سے باہر ہی ڈیرہ جمائے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک لمحے کے لئے بھی حدودِ عرفات میں نہیں آتے ، یوں ان کا وقوفِ عرفہ کا فرض رہ جاتا ہے اور سفر کی مشقت وصعوبت اٹھانے کے باوجود ان کا حج ادا نہیں ہوتا ، اسی طرح بعض لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی مزدَلِفہ کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں حالانکہ غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے نکلنا ترکِ واجب اور گناہ ہے ، اسی طرح میدانِ عرفات سے واپسی پر **مُزدَلِفہ** میں رات گزارنا سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہے مگر اِس کا وُقوف **واجِب** ہے **وُقوفِ مُزدَلِفہ** کا وَقت صُبحِ صادِق سے لے کر طُلُوعِ آفتاب تک ہے ، اِس کے درمِیان اگر **ایک لمحہ** بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہوگیا ، ظاہِر ہے کہ جس نے فجر کے وَقت میں یہاں نَمازِ فجر ادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہوگیا ، جو کوئی صُبحِ صادِق سے پہلے ہی مُزدَلِفہ سے چلا گیا اُس کا واجِب ترک ہوگیا ،

لہٰذا اُس پر دَم واجِب ہے۔ ہاں! عورت، بیمار یا ضَعِیف یا کمزور کہ جنہیں بِھیڑ کے سبب اِیذا پہنچنے کا اَندیشہ ہو اگر ایسے لوگ مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا حصّہ ٦ ص ١١٣٥) لیکن ایسے موقع پر بھی شیطان جلد بازی میں مبتلا کردیتا ہے چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ نے خود دیکھا ہے کہ لوگ جلد بازی میں صُبحِ صادِق سے بَہُت پہلے ہی نَمازِ فجر شُروع کردیتے ہیں تاکہ جلدی جلدی مِنٰی میں پہنچیں، مُحترم حاجیو! آپ ایسا نہ کریں۔ آخِر ایسی بھی کیا جلدی ہے؟ **یاد رکھئے!** اگر آپ نے وَقتِ فجر شُروع ہونے سے پہلے فجر کی نَماز پڑھ لی تو وہ سِرے سے ہوگی ہی نہیں۔ (رفیق الحرمین، ص ٢٦)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی فَضائیں تو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیبہ پھر قافِلہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{١٢} قبولیت دعا میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی دعا کی قبولیت میں بے چینی اور جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں حالانکہ دُعا کے آداب (Manners) میں سے یہ بھی ہے کہ دُعا کے قَبول میں جلدی نہ کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ بحرو بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیرخواہ، آمِنہ کے مہرو ماہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ گناہ یا قطعِ

رحمی کی دعا نہ مانگے جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لے عَرض کیا گیا: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ بندہ کہے میں نے دعا مانگی اور مانگی مگر مجھے معلوم نہیں کہ قبول ہو، لہٰذا وہ تھک کر بیٹھ رہے اور دعا مانگنا چھوڑ دے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب بیان انہ یستجاب للداعی...الخ، ص ۱۴۶۳، حدیث ۲۷۳۵)

قبولیتِ دعا میں تاخیر کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بسا اَوقات قَبولِیّتِ دُعا کی تاخیر میں کافی مَصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حُضُور، سراپا نُور، فَیض گنجُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرسُرُور ہے: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کوئی پیارا دُعا کرتا ہے تو **اللہ** تعالٰی جِبرئیل (عَلَیہِ السَّلام) سے اِرشاد فرماتا ہے: ''ٹھہرو! ابھی نہ دو تا کہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔'' اور جب کوئی کافِر یا فاسِق دُعا کرتا ہے تو فرماتا ہے: ''اے جِبرئیل (عَلَیہِ السَّلام)! اِس کا کام جلدی کر دو، تا کہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز ناپسند ہے۔'' (کنز العمال، ج ۲، ص ۳۹، حدیث ۳۲۶۱)

حکایت

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سَعید بن قَطَّان (علیہ رحمۃُ اللہ المنّان) نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو خواب میں دیکھا، عَرض کی: اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تُو قبول نہیں فرماتا؟ حُکم ہوا: ''اے یحییٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اِس واسِطے تیری دُعا کی قَبولِیّت میں تاخیر کرتا ہوں۔'' (احسنُ الوِعاء، ص ۳۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک اور حِکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اپنے نیک بندوں کی گِر یہ وَ زاری پسند ہے تو یُوں بھی بسا اوقات قَبُولِیَّتِ دُعا میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اِس مَصْلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بَہر حال جلدی نہیں مچانی چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{}بد دعا میں جلد بازی

یقیناً دعا مومن کا ہتھیار (Weapon) ہے لیکن بعض اسلامی بھائی غصے میں آ کر جلد بازی میں اسے اپنے یا اپنے گھر والوں یا دیگر مسلمانوں کے خلاف اِسْتِعمال کرڈالتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 11 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۱)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی) اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصّہ میں آ کر ان سب کو کوستا ہے

اوران کے لئے بددعائیں کرتا ہے۔اگراللّٰہ تعالیٰ اس کی یہ بدُعا قبول کرلے تو وہ شخص یااس کے اہل ومال ہلاک ہوجائیں لیکن اللّٰہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔(خزائن العرفان)

بددعا جلد قبول نہ ہونا ہمارے لئے رحمت ہے

پارہ11 سورۂ یونس کی آیت11 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ (پ ۱۱،یونس: ۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر اللّٰہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا تو ہم چھوڑتے انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔

صدرالاُ فاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر اللّٰہ تعالیٰ لوگوں کی بددعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وَقت اپنے لئے اور اپنے اہل واولاد ومال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہوجائیں، خدا ہمیں غارت کرے، برباد کرے اور ایسے کلِمے ہی اپنی اولاد واَقارِب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں، اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہو

گئے ہوتے لیکن اللہ تبارَک وتعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے، دعائے بد کے قبول میں نہیں، یہ اس کی رحمت ہے۔ (خزائن العرفان)

جلدی سے بددعا کر دیتا

کوئی شخص ایک شیخِ وَقت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت زیادہ خدمت گُزاری کے بعد یہ درخواست پیش کی کہ آپ مجھے اسمِ اعظم سِکھا دیجئے۔ شیخ نے پوچھا: کیا تمہارے اندر اس کی اہلیت ہے؟ عَرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اچھا! تم شہر کے پھاٹک پر جاؤ اور جو منظر دیکھو آ کر مجھے اس کی خبر دو۔ یہ شخص شہر کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ ایک لکڑ ہارا اپنے گدھے پر لکڑیاں لاد کر چلا آ رہا تھا تو ایک سپاہی نے بلاقصور اس کو مار کر اس کی لکڑیوں کو چھین لیا اور وہ لکڑ ہارا خاموش ہو کر چلا گیا۔ اس شخص نے آنکھوں دیکھا حال شیخ کو سنا دیا۔ شیخ نے پوچھا: اگر تم اسمِ اعظم جانتے ہوتے تو اس موقع پر تم کیا کرتے؟ اس نے کہا: میں اس ظالم سپاہی کے حق میں ایسی بددعا کرتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ شیخ نے کہا: تم میں اسمِ اعظم سیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے، تمہیں کیا معلوم! مجھے اسمِ اعظم سکھانے والے وہی بُزرگ ہیں جو تمہیں لکڑ ہارے کے روپ میں دکھائی دیئے، یاد رکھو! اسمِ اعظم کی صلاحیت وہی شخص رکھتا ہے جو اتنا صابر اور مخلوقِ خدا پر اس قدر رحیم وشفیق ہو۔ (روح البیان، ج۱ ص۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۴}درودِ پاک لکھنے پڑھنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی کلام یاتحریر کے دوران نبی کریم رؤف رحیم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نامِ اقدس زَبان سے لیتے یا کاغذ وغیرہ پر لکھتے ہوئے جلد بازی میں مکمل درودِ پاک کی جگہ ''صَلعم'' وغیرہ بول یا لکھ دیتے ہیں ایسا کرنا مکروہ اور شدید محرومی کا باعث ہے، **یادرکھئے!** ''صَلعم'' ایک مُہمَل کلمہ ہے، اس کے کوئی معنیٰ نہیں بنتے۔ (فتاوی افریقہ ص۵۰ ملخصاً) **میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت** رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضوراقدس صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نامِ پاک کے ساتھ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بجائے (صَلعم) لکھنے والے کی اِصلاح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے۔کوئی ''صلعم'' لکھتا ہے کوئی ''عم'' کوئی ''ص'' اور یہ سب بیہودہ ومکروہ وسَخت ناپسند ومُوجِب محرومی شدید ہے اس سے بہت سَخت اِحتراز چاہئے اگر تحریر میں ہزار جگہ نامِ پاک حضوراقدس صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم آئے ہر جگہ پورا صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں ''صلعم'' وغیرہ نہ ہو علماء نے اس سے سَخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حُکم لکھ دیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج۶، ص۲۲۱، ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج کل کیسا نازُک دور ہے۔ فُضول مضامین میں توہزارہا صفحات سیاہ کردیئے جاتے ہیں لیکن جب میٹھے مُصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پیارا اِسمِ گرامی آتا ہے تو'' صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم '' کی مختصر عبارت لکھنے میں

سُستی کر جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن اس پر تنبیہ (Warn) کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک ذرّہ سیاہی یا ایک اُنگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وَقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دُور پڑتے اور محرومی و بے نصیبی کا ڈانڈا (سِرا) پکڑتے ہیں۔

(فتاویٰ افریقہ ص ۵۰)

''صَلعم'' لکھنا محروموں کا کام ہے

حضرتِ سیِّدنا شیخ احمد بن شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی شافعی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی ''فتاویٰ حدیثیہ'' میں لکھتے ہیں: رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی کے بعد صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم لکھا جائے کہ یوں ہی تمام سَلف صالحین کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔ لکھتے وَقت اِس کو اختصار کر کے ''صلعم'' نہ لکھا جائے کہ یہ محروم لوگوں کا کام ہے۔'' (فتاویٰ حدیثیہ، مطلب فی بیان کیفیۃ وضع الکتب ص ۳۰۶)

''صَلعَم'' کے مُوجِد کا ہاتھ کاٹا گیا

حضرتِ سیِّدنا علامہ جلال الدین سُیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللّٰہ الکافی فرماتے ہیں: ''پہلا شخص جس نے دُرُود شریف کا اِختصار (Shortcut) اِیجاد کیا اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔'' (تدریب الراوی للسیوطی النوع خامس والعشر ون ص ۲۸۴)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ مبارک کے ساتھ بھی عَزَّوَجَلَّ یا جَلَّ جَلَالُہٗ پورا لکھیں۔ آدھے جیم (ج) پر اِکتفا نہ کریں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۶ مفہومًا)

درودِ پاک کے الفاظ چبانے سے بھی بچئے

بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان یا گفتگو کرتے ہوئے دُرُود پاک پڑھتے تو مکمل ہیں لیکن جلد بازی کی وجہ سے درودِ پاک کے الفاظ چب کر ادا ہوتے ہیں، اس طرح نہیں کرنا چاہئے لہٰذا جب بھی دورانِ گفتگو یا بیان دُرُودِ پاک پر پہنچنے لگیں فوراً ذہن بنالیں کہ ''اب رفتار آہستہ کر کے دُرُست طریقے سے دُرُودِ پاک ادا کرنا ہے۔'' اس طرح پہلے ہی ذہنی طور پر تیار رہنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد صحیح ادائیگی پر قدرت حاصِل ہوجائے گی۔

ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑھو

حضرتِ سیِّدنا شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں نے تیزی سے حضور پُرنُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود شریف پڑھا تا کہ اپنا وِرْد جو ایک ہزار تھا مکمل کرلوں، تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے (خواب میں) اِرشاد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے؟ پھر فرمایا: اِطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر عمدگی کے ساتھ یہ پڑھو: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' مگر جب وَقْت تنگ ہو تو جلدی پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی حصہ ۲ ص ۱۰۱ تا ۱۰۲)

ہے کبھی دُرود و سلام تو، کبھی نعت لب پہ سجی رہی
غمِ ہجر میں کبھی رو پڑا، کبھی حاضری کی خوشی رہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۵}وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی جب کوئی وظیفہ شروع کرتے ہیں تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ایک ہی دن میں اس کی بَرَکتیں (Blessings) ظاہر ہونا شروع ہو جائیں اور یوں وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی کی وجہ سے اِستقامت (Consistency) رخصت ہو جاتی ہے اور فوائد سے محروم رہنا پڑتا ہے، یاد رکھئے کہ اَوْراد و وظائف کی تاثیر کے لئے کم از کم 3 شرائط (Conditions) کا پایا جانا ضروری ہے چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتاوٰی رضویہ جلد 23 کے صَفْحَہ 558 پر فرماتے ہیں: ”وظائف و اعمال کے اثر کرنے میں تین **شرائط** (Conditions) ضروری ہیں:

(1) **حُسنِ اِعتِقاد**، دل میں دَغْدَغَہ (یعنی خدشہ) نہ ہو کہ دیکھئے اثر ہوتا ہے یا نہیں؟ بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم پر پورا بھروسا ہو کہ ضرور اِجابت (یعنی قبول) فرمائے گا۔ حدیث میں ہے: **رسولُ اللہ** صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: **اُدْعُوا اللہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ** یعنی **اللہ** تعالٰی سے اس حال پر دعا کرو کہ تمہیں اِجابت (یعنی قبولیت) کا یقین ہو۔ (سنن الترمذی ج ۵ ص ۲۹۲ حدیث ۳۴۹۰)

(2) **صَبْر و تَحَمُّل**، دن گزریں تو گھبرائیں نہیں کہ اتنے دن پڑھتے گزرے ابھی کچھ اثر ظاہر نہ ہوا! یوں اِجابت (یعنی قبولیت) بند کر دی جاتی ہے بلکہ لِپٹا رہے اور لَو لگائے رہے کہ اب **اللہ و رسول** (عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اپنا فضل کرتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ۠ (۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو **اللہ و رسول** نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں **اللہ** کافی ہے، اب دیتا ہے ہمیں **اللہ** اپنے فضل سے اور **اللہ** کا رسول، **اللہ** ہی کی طرف رغبت ہے۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۵۹)

حدیث میں ہے: **یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ** یعنی تمہاری دعائیں قبول ہوتی ہیں جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور اب تک قبول نہ ہوئی۔ (صحیح مسلم ص ۱۴۶۳ حدیث ۲۷۳۵)

(3) میرے (یعنی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے) یہاں کی جملہ اِجازات و وظائف و اَعمال و تعویذات میں شرط ہے کہ نمازِ پنجگانہ باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی کامل پابندی رہے۔ وباللہ التوفیق۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۶} دنیا کی طَلَب میں جلد بازی

بہت سے اسلامی بھائیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی مَن پسند (Favourite) دنیاوی چیز حاصِل کرلیں، حالانکہ ہر تمنا پوری ہونے کی خواہش نادانی ہے، پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 18 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: جو یہ جلدی والی چاہے ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں پھراس کے لئے جہنّم کردیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۸)

صدرالْاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یہ ضروری نہیں کہ طالبِ دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کردیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں، کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں، ان حالتوں میں کافِر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے (یعنی نقصان) میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مُراد دے دی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طَلَب گار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لئے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضلِ الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب، غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافِر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا؟ (خزائن العرفان)

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۷}رشتہ طے کرنے میں جلد بازی

شادی (Marriage) کہاں کرنی ہے؟ یہ انسان کی زندگی کا ایک اہم فیصلہ (Decision) ہوتا ہے جس کے اَثرات آیندہ نسلوں (Generations) پر بھی پڑتے ہیں، بعض اسلامی بھائی یا ان کے والدین اس اہم فیصلہ کو بھی جلد بازی کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں اور ظاہری چمک دمک اور دولت کی چکاچوند سے متأثر ہوکر وقتی جذبات کی رو میں بہہ کر رشتے کے لئے ہاں کر دیتے ہیں لیکن بعد میں پول کھلتے ہیں تو پچھتاوا اُن کا مُقَدَّر رہوتا ہے۔ نکاح کہاں کرنا چاہئے؟ اس کے بارے میں شریعت میں واضح رہنمائی (Guidance) موجود ہے، چنانچہ مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں ایک مَدَنی پھول یہ عطا فرمایا ہے کہ ''کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدِّنظر رکھا جاتا ہے: (۱) اُس کا مال (۲) حَسَب نسب (۳) حُسن و جمال اور (۴) دین۔'' پھر فرمایا: ''فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ یعنی تم دیندار عورت کے حُصُول کی کوشش کرو۔'' (صحیح بخاری، کتاب النکاح، الحدیث ۵۰۹۰، ج ۳، ص ۴۲۹) اسی طرح بیٹی کا رشتہ طے کرنے کے حوالے سے حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتی ہیں: ''نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے، لہٰذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔'' (السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، الحدیث: ۱۳۴۸۱، ج ۷، ص ۱۳۲) حضرت علامہ شَعْبِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے روایت ہے: ''جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا اس نے قطع رحمی کی۔''

(شعب الایمان للبیہقی، الحدیث ۸۷۰۷، ج۶، ص ۴۱۲) اس لئے مناسب غور وفِکْر کے بعد ہی رشتہ طے کرنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۸} عدت والی کو پیغامِ نکاح دینے میں جلد بازی

جو عورت عِدّت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاحِ فاسِد کی عِدّت میں ہو اور موت کی عِدّت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ (یعنی نکاح ختم ہونے) کی عِدّت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالشبہہ یا نکاح فاسِد کی عدت میں اشارۃً کہہ سکتے ہیں۔ اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے، ورنہ صراحت ہو جائیگی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وَصْف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا (یہ کہے کہ) مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔[۱]

(بہارِ شریعت ج ۳ حصہ ۸ ص ۲۴۴)

---

[۱] : **عدت:** نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح یا خاوند کی وفات کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۴ ملتقطاً) **وطی بالشبہہ:** شبہ کے ساتھ وطی کرنا، یعنی عورت حلال نہ ہو مگر اسے حلال سمجھ کر وطی کرنا مثلاً اپنی عورت کو تین طلاقیں دینے کے بعد اس کے ساتھ عدت میں وطی کرلے یہ سمجھ کر کہ عدت کے اندر وطی حلال ہے، یہ وطی بالشبہہ ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۷) **نکاح فاسد:** ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔ (ردالمحتار، ج ۵، ص ۴۳) **طلاق رَجعی:** وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو۔ **طلاق بائن:** وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت، مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۱۰)

{۱۹} علاج کروانے میں جلد بازی

آج کے دور میں کون ہے جو بیمار نہیں ہوتا؟ مگر بیمار ہونے والا ہر دوسرا شخص چاہتا ہے کہ میں ایک دم صحت یاب (Healthy) ہو جاؤں، اس کے لئے آج ایک ڈاکٹر (Doctor) سے تو کل دوسرے ڈاکٹر سے، آج ایک اَسپتال (Hospital) تو کل دوسرے اَسپتال میں علاج کراتے دکھائی دیتا ہے حالانکہ ہر مَرَض (Disease) کی اپنی اپنی نوعیت ہوتی ہے، جس طرح کوئی مریض صِرْف ایک گولی (Tablet) کے اِسْتِعمال سے صحت یاب ہو جاتا ہے تو کسی کو کورس کی صورت میں دوائی (Medicine) اِسْتِعمال کرنا پڑتی ہے اور شِفا یاب ہونے میں کئی ہفتے یا مہینے بلکہ پورا سال لگ جاتا ہے۔ مگر اس جلد بازی کی وجہ سے عُمُوماً کیس (Case) بگڑ جاتا ہے کیونکہ ہر ڈاکٹر نئے سِرے سے اس کا علاج کرتا ہے پھر جب وہ اس کے مرض کو قابو کرنے کی پوزیشن (Position) میں ہوتا ہے یہ جلد باز مریض کسی اور ڈاکٹر کے دروازے پر دستک دے دیتا ہے، یوں اپنی جلد بازی کی وجہ سے اپنی صحت یابی میں تاخیر کا سبب بنتا ہے۔ یہی حال رُوحانی علاج (Spiritual Treatment) کروانے والوں کا ہے کہ جب ڈاکٹری علاج سے بَد دل ہو جاتے ہیں تو ادھر کا رُخ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آناً فاناً ایک ہی دَم میں وہ تندرست ہو جائیں حالانکہ رُوحانی علاج میں بھی ممکن ہے کوئی مریض صِرْف دَم کر دینے سے ہی شفا یاب ہو جائے اور کسی مریض کو چند دن، ہفتوں یا کئی ماہ بعد صحت حاصِل ہو، **بہر حال ہمیں رُوحانی علاج تَرْک نہیں**

کرنا چاہئے۔ کاش ! ڈاکٹروں کی تجویز کردہ دواؤں کی تاثیر پر یقین کے ساتھ شرِیعت کے پابند عاملین کے پیش کردہ اَوراد وتعویذات بھی کامل یقین کے ساتھ اِسْتِعمال کرنے کا سلسلہ رہتا تو شِفا کا حُصول آسان ہو جاتا۔ مگر یہ بھی دھیان رہے کہ بغیر سوچے سمجھے ہر عامل سے رابطے میں بھی شدید خَطَرات ہیں۔ یقیناً ہر عامل غلط نہیں ہوتا مگر صحیح عامل کی پہچان ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ رُوحانی علاج کے لئے آپ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوبات وتعویذات کے بستے سے اپنے اپنے شہر میں رابطہ (Contact) کرسکتے ہیں یا اس پتے پر بذریعہ ڈاک رابطہ کیجئے : مجلس مکتوبات وتعویذات عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران یونیورسٹی روڈ باب المدینہ کراچی، بذریعہ ای میل بھی تعویذات منگوائے جاسکتے ہیں۔ ای میل ایڈریس یہ ہے:

Attar@dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۰} متأثّر ہونے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی جب کسی رنگ برنگے جبے میں ملبوس، گردن میں موٹے موٹے دانوں والی کئی تسبیحات و مالائیں اور انگلیوں میں متعدّد انگوٹھی چھلے پہنے ہوئے شخص کو دیکھتے ہیں جسکی زلفیں سانپ کی مثل کندھے سے نیچے جھول رہی ہوں، ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا پکڑے، ہاتھ پاؤں میں کڑے ڈالے ہوئے ہو، آنکھیں بند اور سر جھکا کر وقفے وقفے سے ’’ حق ہو، حق ہو‘‘ کے نعرے بلند کر رہا ہو تو اس کے سراپے کے باعث

بہت جلد اس سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ پھر اس کے کہنے پر عمل کرنے میں بھی جلد بازی کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں، حالانکہ وہ شخص شعبدہ باز ہوتا ہے، شُعْبَدَہ بازی کی **5** عبرت انگیز سچی حکایات ملاحظہ ہوں:

﴿1﴾ بابا دل دیکھتا ہے

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ تقریباً 1998ء کی بات ہے کہ میں جوتوں کی دکان (Shoes Shop) میں نوکری کرتا تھا۔ ایک دن صبح کے وَقْت ایک شخص دکان میں آیا جس نے گلے میں مالا ڈالی ہوئی تھی اور سر پر رومال اوڑھا ہوا تھا، لباس بھی صاف ستھرا تھا، ہاتھوں میں کئی انگوٹھیاں تھیں۔ وہ آ کر سیٹھ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس سے پہلے کہ ہم اس سے کچھ معلوم کرتے، سیٹھ نے خود ہی اس سے پوچھا: بابا کیا چاہئے؟ مگر اس شخص نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ سیٹھ کو گھورنے لگا، سیٹھ کے بار بار پوچھنے کے باوُجود وہ خاموش ہی رہا۔ سیٹھ نے ایک بار پھر پوچھا: بابا کیا لینا ہے؟ اب وہ بابا دھیمے اور پُراَسرار لہجے میں بولا: بابا تیری قمیص لے گا، بول! دے گا؟ سیٹھ گھبرا سا گیا اور بولا: بابا میری قمیص پرانی ہے، نئی قمیص منگوا دیتا ہوں۔ مگر وہ بولا ''نہیں! بابا تیری ہی قمیص لے گا، بول! دے گا؟'' آخر سیٹھ نے پریشان ہو کر قمیص اتارنا چاہی تو وہ فوراً بولا: رہنے دے! بابا دل دیکھتا ہے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا: بابا! تیرے جوتے لے گا، بول! دے گا؟ سیٹھ بولا: بابا! میرے جوتے بہت پرانے ہیں نئے جوتے دے دیتا ہوں، وہ بولا: نہیں! ''بابا تیرے ہی جوتے لے گا، بول! دے گا؟''

سیٹھ اپنے جوتے دینے لگا، تو وہ ایک دم بولا: نہیں! بابا دل دیکھتا ہے، اپنے جوتے اپنے پاس رکھ، بابا دل دیکھتا ہے! پھر کچھ دیر ٹکٹکی باندھے گھور گھور کر سیٹھ کو دیکھتا رہا، سیٹھ نے گھبرا کر پوچھا: بابا کیا چاہیئے؟ بولا: ''جو مانگوں گا دے گا؟'' سیٹھ بولا: بابا آپ بولو کیا لینا ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا: اگر میں یہ بولوں کہ اپنی جیب کے سارے پیسے دے دے تو کیا تُو بابا کو دے دے گا؟ اب سیٹھ چونکا، مگر شاید اس شخص نے کوئی عمل کیا ہوا تھا، چنانچہ سیٹھ نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب کی تمام رقم نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ اس بابا نما شخص نے نوٹ ہاتھ میں لئے اور کچھ دیر اُلٹ پُلٹ کر دیکھتا رہا پھر بولا: بابا دل دیکھتا ہے! لے اپنے پیسے واپس لے، بابا پیسوں کا کیا کرے گا؟ بابا دل دیکھتا ہے، یہ کہتے ہوئے تمام نوٹ واپس کر دیئے اور خاموش ٹکٹکی باندھے سیٹھ کو گھورنے لگا اور کچھ دیر بعد مسکرا کر بولا: اگر بابا تجھ سے تیری تجوری کی ساری رقم مانگے تو کیا بابا کو دے دے گا؟ بول! بابا دل دیکھتا ہے، بول! دے دے گا۔ چونکہ وہ اب تک بابا نما پراَسرار شخص تمام چیزیں مانگنے کے بعد ''بابا دل دیکھتا ہے'' کہہ کر واپس کر چکا تھا، لہٰذا سیٹھ نے تاخیر کئے بِغیر تجوری خالی کرنا شروع کر دی۔ اس شخص نے اپنا رومال سامنے بچھا دیا اور رقم اس میں رکھنے لگا۔ پھر اسکو باندھ کر گانٹھ لگا دی اور مسکرا کر بولا: بابا اگر یہ ساری رقم لے جائے تو تجھے بُرا تو نہیں لگے گا۔ سیٹھ بولا: بابا! میں نے پیسے آپ کو دے دیئے ہیں، اب آپ جو چاہے کریں۔ وہ پھر بولا: نہیں! تو یہ سوچ رہا ہے کہ کہیں یہ رقم لے نہ جائے، بابا دل دیکھتا ہے، بابا دل دیکھتا

ہے، بابا دل دیکھتا ہے، کہتے کہتے وہ پُراَسرار انداز میں پوٹلی ہاتھ میں لئے اٹھا اور دکان سے نیچے اتر گیا۔ہم سب سکتے کے عالم میں کچھ دیر تو ایک دوسرے کے چہرے دیکھتے رہے پھر ایک دم سیٹھ چیخا: ارے! وہ شخص مجھے لُوٹ کر چلا گیا، اسے پکڑو۔ مگر باہَر جا کر دیکھا تو وہ پُراَسرار شخص غائب ہو چکا تھا، بہت تلاش کیا لیکن وہ شخص نہ ملا، یوں سیٹھ ہزاروں کی رقم گنوا بیٹھا۔

﴿2﴾ پُراَسرار بوڑھا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً 1991ء کی بات ہے میں نیا نیا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا تھا اور گورنمنٹ اسکول میں بطورِ استاد (Teacher) ملازمت تھی۔ایک دن میں اپنے درجے (کلاس،Class) میں بچوں کو پڑھا رہا تھا کہ اچانک ایک پُراَسرار بوڑھا جس کی داڑھی کے بال آپس میں اُلجھے ہوئے تھے، سر ننگا تھا، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس چہرے پر چشمہ لگائے کمرے میں داخل ہوا اور قریب آ کر کہنے لگا: بیٹا! مدینے جائے گا، بیٹا! مدینے جائے گا۔مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے چل مدینہ کی خواہش تو پیدا ہو ہی چکی تھی۔لہٰذا یہ سن کر میں اس کی جانب متوجہ ہوا۔پُراَسرار بوڑھے نے قریب آ کر گفتگو کرتے کرتے سامنے رکھی کاپی میں سے خالی کاغذ کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر لپیٹا اور میرے ہاتھ میں دے دیا۔میں نے اسے کھولا تو اس میں تعویذ کی طرح گہرے سرخ رنگ کی تحریر موجود تھی، جس میں ''مدینے جائے گا'' وغیرہ لکھا ہوا تھا۔میں چونکہ اس طرح نظر بندی کے واقعات سُن چکا تھا،

لہٰذا محتاط ہو کر کہنے لگا: بابا! بس دعا کر دیں۔ وہ بڑے پُراَسرار انداز میں قریب آ کر بولا بیٹا: بابا کو پیسے نہیں دیگا؟ بابا دعا کرے گا۔ میری جیب میں اس وَقت **2** روپے تھے، جو میں نے اسے دے دیئے، وہ بولا: بس! اتنے کم، یہ کہتے کہتے اس نے نوٹ ہاتھ میں لیا اور اوپر کی جانب لے جا کر میرا ہاتھ پکڑا اور میری ہتھیلی پھیلا کر اوپر اپنے ہاتھ سے نوٹ کو دبایا تو حیرت انگیز طور پر اس نوٹ میں سے پانی ٹپکنا شروع ہو گیا، حتّٰی کہ میری ہتھیلی پانی سے بھر گئی۔ میں نے گھبرا کر پانی نیچے گرا دیا۔ وہ مجھ سے مایوس ہو کر مجھے گھورتا ہوا ہیڈ ماسٹر کے کمرے میں جا پہنچا، اس کے سامنے بھی شُعبَدے بازی کرتا رہا۔ مثلاً کنکر اٹھا کر ہیڈ ماسٹر کے منہ میں رکھا تو وہ شکر بن گئی۔ اس نے کچھ پیسے ہیڈ ماسٹر سے اور کچھ دیگر اساتذہ (ٹیچرز) سے دھوکے کے ذریعے حاصِل کئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکول سے باہَر نکلا اور غائب ہو گیا۔

﴾3﴿ فقیر دعا کرے گا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میں ایک پینٹر ہوں۔ کم و بیش 10:00 بجے صبح میں اپنی دکان میں ایک بورڈ (Board) پر لکھائی میں مصروف تھا کہ پیچھے سے سلام کی آواز آئی میں نے جواب دیتے ہوئے مُڑ کر دیکھا تو سامنے ایک شخص کھڑا تھا جس کے سر پر سفید ٹوپی تھی، چہرے پر شیو بڑھی ہوئی تھی، کالے رنگ کا لمبا کرتا پہنا ہوا تھا۔ میں سمجھا کوئی فقیر ہے، لہٰذا! میں نے اسے کچھ پیسے دے کر فارغ کرنا چاہا تو عجیب انداز میں مسکرایا اور کہنے لگا: میں پیسے لینے والا فقیر نہیں، میں تو قلندر سائیں کا فقیر

ہوں، قلندر سائیں کے پاس جا رہا تھا، تجھے دیکھا تو ملنے چلا آیا، بول! کیا مانگتا ہے؟ بابا دینے آیا ہے۔ میں بولا بابا دعا کرو، یہ سن کر اس نے سامنے رکھا چھوٹا سا لکڑی کا ٹکڑا اٹھایا اور منہ میں چبا کر کچھ دیر بعد باہَر نکالا تو وہ الائچی کی صورت اِختیار کر چکا تھا۔ میں بڑا متاثر ہوا اور سمجھا یہ کوئی **اللہ** والا ہے جو آج میرے نصیب جگانے آیا ہے۔ اس نے مجھے وہ الائچی کھانے کیلئے دی تو میں نے منہ میں رکھ لی اور کہا! آپ بیٹھئے میں چائے منگواتا ہوں، مگر اس نے کہا: فقیر چائے نہیں پیتا، بول! تُو کیا مانگتا ہے؟ مجھے تُو پریشان لگتا ہے، دشمنوں نے باندھ رکھا ہے، فقیر آج دینے آیا ہے، مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے پھر دعا کیلئے عَرض کی تو کہنے لگا: فقیر قلندر سائیں کے دربار پر جائے گا، نیاز کرے گا، تیرے لئے دعا کرے گا تو نیاز کے لئے پیسے دے گا۔ پیسے مانگنے پر میں چونکا مگر یہ سوچ کر خاموش رہا کہ ہوسکتا ہے یہ کوئی **اللہ** والا ہو اور مجھے آزما رہا ہو۔ لہٰذا میں نے **100** روپے نکال کر دیئے تو بولا: اتنے کم پیسے! سائیں قلندر کا معاملہ ہے، فقیر دعا کریگا، فقیر دینے آیا ہے، بول! کیا مانگتا ہے؟ قلندر سائیں کی نیاز کیلئے اور پیسے دے تاکہ فقیر خوش ہوکر دعا کرے، فقیر کو خوش نہیں کریگا؟ میں نے **100** روپے اور نکال کر دے دیئے، مگر اس نے شاید میری جیب میں مزید رقم دیکھ لی تھی، لہٰذا اس کا اصرار جاری رہا مجھ پر اب عجیب گھبراہٹ سی طاری ہوگئی تھی، لہٰذا میں نے **100** روپے مزید دیئے اور ہمت کر کے ذرا سَخت لہجے میں کہا: بس بابا! میں اس سے زیادہ نہیں دے سکتا، آپ جاؤ میرے لئے دعا کرنا، اس پر وہ یہ کہتے ہوئے

دکان سے نیچے اتر گیا فقیر دینے آیا ہے، بول کیا مانگتا ہے؟ فقیر دعا کریگا، فقیر دعا کرے گا، قلندر سائیں کا معاملہ ہے، بول کیا مانگتا ہے؟ فقیر دعا کرے گا۔ مجھے بعد میں بڑا افسوس ہوا کہ وہ مجھے بے وقوف بنا کر 300 روپے لے گیا۔

﴿4﴾ تکیے کے نیچے 500 کا نوٹ

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً 1975ء کی بات ہے میرے دادا جن کی عمر کم وبیش 70 سال تھی۔ وہ پنج وقتہ نَمازی تھے اور چہرے پر داڑھی بھی تھی۔ ایک روز وہ دوپہر کے وَقت کسی سنسان گلی سے گزر رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے دو افراد کی تیز گفتگو سنائی دی۔ انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک شخص دکھائی دیا جس نے سر پر رومال اوڑھ رکھا تھا، چہرے پر داڑھی تھی، لباس بھی صاف ستھرا تھا، وہ تیز رفتاری سے چل رہا تھا اور پیچھے ایک شخص عاجزی کے ساتھ کچھ عَرض کر رہا تھا۔ جب یہ لوگ میرے دادا کے قریب پہنچے تو عَرض کرنے والا شخص دادا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: حضور! ان سے میری سفارش کر دیں، میں غریب آدمی ہوں، انہوں نے مجھے ایک ''وِرد'' پڑھنے کیلئے دیا تھا اور کہا تھا کہ کسی کو بتانا مت صبح روزانہ تیرے تکیے کے نیچے سے **500** کا نوٹ نکلا کرے گا، یوں ''روزانہ پانچ سو کا نوٹ ملنے لگا'' میں خوشحال ہو گیا، بس مجھ سے یہ غلطی ہو گئی کہ یہ بات میں نے کسی کو بتا دی اور وہ پیسے ملنا بند ہو گئے، آپ ان سے میری سفارش کر دیں۔ میرے دادا نے رومال والے شخص کو کہا: بیچارہ غریب آدمی ہے، غلطی ہو گئی اس کو معاف کر دیں، اس پر وہ اس شخص سے بولا کہ

ان بُزُرگ کے کہنے پر معاف کررہا ہوں، جا! اب روزانہ دوبارہ **500** روپے کا نوٹ ملنا شروع ہوجائے گا، مگر کسی سے کہنا مت۔ وہ شخص خوشی خوشی وہاں سے روانہ ہوگیا۔ اب گلی میں وہ شخص اور میرے دادا رہ گئے۔ وہ شخص میرے دادا سے کہنے لگا: چاچا آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں، میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں؟ دادا حُضور جو مُعاشی طور پر انتہائی پریشان تھے، رو پڑے اور اسے اپنا خیر خواہ سمجھ کر اپنی پریشانی بتانے لگے۔ اس نے میرے دادا کو تسلی دیتے ہوئے کہا: چاچا آپ ہمت رکھیں سب ٹھیک ہوجائیگا، آپ کے پاس کچھ رقم ہو تو لاؤ میں اس پر دم کردوں، اس سے ایسی بَرَکت ہوگی کہ تمہاری ساری پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔ دادا بے چارے کیا دیتے، ان کی جیب میں چند سکے تھے وہ ہی نکال کر دیئے کہ اس پر دم کردو۔ مگر وہ بولا: نوٹ نہیں ہیں تو چلو آپ کے ہاتھ میں جو گھڑی ہے وہی لاؤ میں اس پر دم کردیتا ہوں۔ دادا نے گھڑی ہاتھ سے اتار کر اس کو تھما دی۔ اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں گھڑی ڈالی اور دم کر کے لفافہ دادا کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا: اسے لے جا کر گھر میں رکھ دو اور صبح کھول کر دیکھنا آپ حیرت زدہ رہ جاؤ گے، مگر صبح تک بالکل خاموش رہنا، ایک لفظ بھی نہیں بولنا۔ پھر لفافہ کھول کر دیکھنا تو انتہائی حیرت انگیز منظر دیکھنے کو ملے گا۔ بے چارے دادا حضور گھر میں آ کر بالکل خاموش ہو گئے۔ اب گھر والے بات کریں تو وہ کوئی جواب ہی نہ دیں۔ سب گھر والے پریشان تھے کہ انہیں کیا ہوگیا۔ خیر جیسے تیسے رات گزاری اور صبح دادا نے جیسے ہی لفافہ کھول کر دیکھا تو اس شخص

کے کہنے کے بالکل مطابق واقعی دادا حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ اس لفافے میں گھڑی کی جگہ دو پتھر رکھے ہوئے تھے۔تب انہوں نے سب گھر والوں کو اپنی خاموشی کی وجہ بتائی اور اپنے لُٹنے کی داستان سنائی۔

﴿5﴾ دل اچھل کر حلق میں آگیا

مِیر پورخاص (سندھ) کے مقیم ایک شخص نے بتایا کہ میں ایک دن ریلوے اسٹیشن (Railway station) کے قریب سے گزر رہا تھا کہ ایک ادھیڑ عمر شخص نے مجھے اِشارے سے اپنے قریب بلایا۔ میں سمجھا شاید یہ کوئی مسافر (Passenger) ہے اور راستہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے پُراَسرار انداز میں میرا ہاتھ پکڑا اور میرے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ بات کہی جسے صِرْف میں جانتا تھا یا میرے گھر والے۔ میں وہ بات سن کر چونکا تو وہ مسکرا کر کہنے لگا ''اور کیا جاننا چاہتا ہے؟ **اللہ** والے دل کی باتیں جان لیتے ہیں، جا تیری ساری پریشانیاں ختم ہوجائیں گی، **اللہ** والے کی دعا ہے، جا چلا جا، تیرا ستارہ بہت جلد چمکنے والا ہے۔'' یہ سن کر میں تو اس کا گرِویدہ ہوگیا اور بے ساختہ اس کے ہاتھ چوم لئے اور کہنے لگا کہ آپ **اللہ** والے ہیں، مجھ پر کرم فرمادیں۔ یہ سن کر اس نے کچھ دیر کیلئے سر جھکا لیا اور پھر بولا: لا رقم دے تو میں ''دُگنی'' کردوں۔ میں نے فوراً 100 کا نوٹ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔اس نے وہ نوٹ ہاتھ میں لیا اور کچھ پڑھنے کے بعد اس پر دَم کرکے میری ہتھیلی پر رکھا اور مٹھی بند کردی۔ پھر کہا ''مٹھی کھول......!'' جیسے ہی میں

نے مٹھی کھولی تو حیران رہ گیا کہ اس میں سوسو کے دو نوٹ موجود تھے۔ جب وہ شخص مڑ کر جانے لگا تو میں اس کے پیچھے لگ گیا کہ بابا آپ مزید کرم کریں۔ اس پر اس نے ناراضگی والے انداز میں کہا کہ تُو لالچی ہو گیا ہے، دنیا مُردار کی مانند ہے اِس کے پیچھے مت پڑ، نقصان اٹھائے گا۔ مگر میرا اِصرار جاری رہا تو اس نے کہا کہ ''اچھا 1000 کا نوٹ ہے تو نکال۔'' میں نے فوراً جیب سے 1000 کا نوٹ نکالا اور اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے حسبِ سابق دَم کر کے نوٹ میری مٹھی میں دبا دیا۔ میں نے مٹھی کھولی تو حیرت انگیز طور پر میرے ہاتھ میں ہزار ہزار کے دو نوٹ تھے۔ میں نے سوچا کہ آج موقع ملا ہے تو اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ لہٰذا میں نے اس سے کہا آپ میرے ساتھ میرے گھر چلیں تا کہ میں آپ کی کچھ خدمت وغیرہ کروں۔ تو وہ کہنے لگا کہ خدمت کیا کرے گا، تُو نے گھر کی رقم اور زیورات دُگنے کرانے ہیں۔ یہ سن کر میرے دل کی کلی کِھل گئی۔ میں نے کہا: بابا! آپ کرم فرمائیں۔ وہ کہنے لگا: **اللہ** والے دنیا سے سروکار نہیں رکھتے، گھروں پر نہیں جاتے، جا گھر جا اور رقم وزیورات یہیں لے آ، میں دُگنا کر دوں گا مگر کسی کو بتانا مت ورنہ مجھے نہ پا سکے گا۔ میں اُلٹے قدموں گھر پہنچا اور کم وبیش ڈیڑھ لاکھ نقد رقم اور گھر کے تمام سونے کے زیورات تھیلی میں ڈالے اور بھاگم بھاگ اس کے پاس جا پہنچا تو وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے تھیلی ہاتھ میں لے لی اور مجھے کہا ''آنکھیں بند کر لے، رقم زیادہ ہے لہٰذا پڑھائی بھی زیادہ کرنا ہوگی۔'' تقریباً 5 منٹ میں آنکھیں بند کئے بیٹھا

رہا۔ پھراس نے کہا: آنکھیں کھول، میں نے زیورات اور رقم پر دم کردیا ہے، جا سیدھا گھر جا، مڑ کر دیکھنا نہ راستے میں کسی سے بات کرنا، گھر جا کر تھیلا کھولنا تو دل اچھل کر حلْق میں آجائیگا۔ میں نے اسکے ہاتھ چومے اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا گھر پہنچا۔ گھر پہنچ کر میں نے دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ بند کیں اور دھڑکتے دل کے ساتھ جیسے ہی رقم اور گھر کے تمام زیورات نکالنے کیلئے تھیلا کھولا تو واقعی اس شخص کے کہنے کے مطابق نہ صِرْف میرا دل اچھل کر حلْق میں آگیا بلکہ سر بھی چکرا گیا کیونکہ تھیلی میں سے ڈیڑھ لاکھ رقم اور زیورات غائب تھے اور اُن کی جگہ اخبار کی ردی بھری ہوئی تھی۔ میں بے ساختہ چیخنے لگا: ''ارے میں لُٹ گیا، وہ مجھے دھوکہ دے گیا۔'' میری چیخ وپُکار سن کر گھر کے تمام اَفراد جمع ہوگئے۔ میں نے انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ ہم نے اس کی تلاش میں نہ صِرْف اِسٹیشن (station) بلکہ شہر کا کونہ کونہ چھان مارا مگر اس چالباز کا پتا نہ چل سکا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان شُعْبَدَہ بازوں کے واقعات سے پتا چلا کہ محض کسی کی شعبدے بازی سے متاثر ہو کر اسے **اللّٰہ** کا فقیر یا مَجْذُوب نہیں سمجھ لینا چاہیئے بلکہ ہر معاملے میں شَرِیْعَت کو پیشِ نظر رکھنے میں ہی عافیت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۱} بھیڑ میں جلد بازی

بھیڑ (Crowd) میں پھنسنے کا بہت سوں کو اِتّفاق ہوا ہوگا، ایسے مواقع پر بعض جلد باز دوسروں کو دھکے دیتے، کندھے مارتے، اُلجھتے جھگڑتے اور شور مچاتے

ہوئے بھیڑ میں تیز چلتے ہوئے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں حالانکہ مسلمان کو تکلیف دینا مسلمان کا کام نہیں بلکہ اسکا کام تو یہ ہے کہ مسلمان سے اِیذاء (یعنی تکلیف) دینے والی چیزیں دُور کرے۔ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

(صَحِیح البخاری ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

مسلمان کو تکلیف دینا کیسا؟

کسی مسلمان کی بِلا وجہِ شَرْعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفْحَہ 342 میں طَبَرانی شریف کے حوالے سے نَقْل کرتے ہیں: سلطانِ دو جہان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرْعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِیذا دینے والوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الاحزاب آیت 57 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول کو ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۷)

بھیڑ ہو تو رَمَل نہ کرے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **311** صفحات پر مشتمل کتاب ''رفیقُ الحرمین'' کے صفحہ **70** پر ہے: **مَرد** اِبتدائی تین پھیروں میں **رَمَل** کرتے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتے، شانے ہِلاتے چلیں، بعض لوگ کُودتے اور دوڑتے ہوئے جاتے ہیں یہ سُنَّت نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھیڑ زِیادہ ہو اور **رَمَل** میں اپنے آپ کو یا دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اُتنی دیر تک **رَمَل** تَرْک کر دیں، مگر رَمَل کی خاطِر رُکئے نہیں طواف میں مَشغُول رہئے۔ پھر جُوں ہی موقع ملے اُتنی دیر تک کے لئے **رَمَل** کے ساتھ طواف کریں۔ (رفیق الحرمین، ص۷۰)

تیز دوڑنے میں خوبی نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ آپ عَرَفہ کے دن نبیِّ آخرالزّمان، شَہَنشاہِ کون ومکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ واپس ہوئے، سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیچھے اونٹوں کو سَخْت ڈانٹ ڈپٹ اور مارنے کی آواز سنی تو انہیں اپنے کوڑے سے اشارہ فرمایا اور حُکْم دیا کہ اے

لوگو اِطمینان اِختیار کرو تیز دوڑنے میں خوبی نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، الحدیث: ۱۶۷۱، ج ۱ ص ۵۵۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اِس جگہ اونٹ دوڑانا ثواب نہیں بلکہ خطرہ ہے کہ گناہ بن جائے کہ ہجوم زیادہ ہے تیز دوڑانے میں حُجّاج کے کچل جانے، چوٹ کھا جانے کا خطرہ ہے بلکہ ثواب تو اِطمینان سے اَرکان ادا کرنے میں ہے۔ اب بھی حجاج کو چاہیے کہ وہ بھاگ دوڑ سے بچیں۔ (مرأۃ المناجیح، ج ۴، ص ۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۲} بھگدڑ میں جلد بازی

بعض اوقات پُرہُجوم مقام پر کسی بھی وجہ سے بھگدڑ مچ جاتی ہے، پھر جس کا جدھر منہ ہوتا ہے بھاگ کھڑا ہوتا ہے کئی لوگ زخمی ہو جاتے ہیں، بھگدڑ اگر شدید ہو تو کسی کی جان بھی جا سکتی ہے، اگر ایسے موقع پر اپنے اعصاب (Nerves) کو قابو میں رکھا جائے اور جلد بازی سے بچا جائے تو نقصان سے محفوظ (Safe) رہنے کی صورت بن سکتی ہے، مثلاً اگر باہَر نکلنے کی جگہ تنگ اور لوگ زیادہ ہوں تو کسی قریبی دیوار یا کھڑی ہوئی گاڑی کی اَوٹ میں ہو جایئے، کچھ ہی دیر میں بھیڑ چَھٹ جائے گی پھر آپ اِطمینان سے باہَر نکل سکتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر کوئی چیز گر جائے یا پاؤں سے چپل نکل جائے تو ہرگز ہرگز ہرگز اُسے اٹھانے کے لئے نہ جھکئے کہ ہُجوم آپ کو کچل کر

رکھ دے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۳}شعبہ اپنانے میں جلد بازی

عملی زندگی میں مختلف اَفراد مختلف شعبوں (Departments) میں خدمات انجام دیتے ہیں، کسی بھی شعبے(Department) کو اپنانے کا فیصلہ بہت اہم ہے اسے جلد بازی کی نَذر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بار بار شعبہ تبدیل کرنا نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے، اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ شعبہ اپنائے جس میں کوئی خلافِ شرع کام نہ کرنا پڑے اور وہ اس کام میں شوق اور دلچسپی رکھتا ہو پھر بھی اگر طویل کوشِش کے باوجود اس شعبے میں کامیابی نہ ملے تو مناسب غور و فِکْر اور سمجھدار اسلامی بھائیوں سے مُشاوَرت کے بعد نیا شعبہ اِختیار کر لے۔ بعض والدین اپنی اولاد کو اپنے من پسند شعبے میں جانے کے لئے نہ صِرْف مجبور کرتے ہیں بلکہ زور زبردستی بھی کرتے ہیں پھر جب حسبِ توقع نتائج نہیں نکلتے تو اپنے غلط فیصلوں پر نادِم ہونے کے بجائے اولاد کو کوسنے دیتے ہیں، ایسوں کو چاہئے کہ اپنی اولاد کا رجحان (Trend) اور صلاحیت دیکھ کر انہیں کسی شعبے کو اپنانے کا مشورہ دیں یا پھر ایسے اقدامات کریں کہ وہ خود آپ کے پسندیدہ شعبے کی طرف راغِب ہو جائے، اس سلسلے میں ایک سچی حکایت ملاحظہ ہو:

والد صاحب کی انفرادی کوشِش

مدینۃ الاولیاء (ملتان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں

نے جب ہوش سنبھالا گھر میں **سنّتوں بھرا** ماحول پایا۔ میرے والِد محترم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے **وابستہ** تھے۔ گھر والوں نے بچپن ہی سے میرے سر پر سبز **عمامہ شریف** کا تاج سجا دیا اور میں دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہوکر **عطّاری** بھی بن گیا۔ یوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول ہی میں پروان چڑھا۔ ہمارے خاندان میں کئی لوگ (دُنیوی اعتبار سے) اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بڑے عہدوں پر فائز تھے، چُنانچہ میرا ذہن بھی ایسا ہی کچھ بننے کا تھا۔ جب میں نویں کلاس میں تھا میرے والِد صاحِب نے مجھے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی سنّتوں بھری تالیف **فیضانِ سنّت** سے نیکی کی دعوت کے باب میں سے عِلم وعلماء کے فضائل پڑھنے اور یاد کرنے کی بھرپور ترغیب دی۔ جب میں نے اِن فضائل کو پڑھا میرے دل ودماغ میں ہلچل مچ گئی اور میں نے **عالِم** (Scholar) بننے کا ذہن بنا لیا۔ میٹرک کے بعد 1998ء میں درسِ نظامی (عالِم کورس) کرنے کے لئے **جامعۃ المدینہ** (گودھرا کالونی باب المدینہ کراچی) میں داخِلہ لے لیا۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کام** بھی کرتا مثلاً فیضانِ سنّت کا دَرْس دیتا، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کرتا، مدنی قافلوں میں سفر کرتا وغیرھا، میں اپنے **ذیلی حلقے** کا نگران بھی تھا۔ اپنے میٹھے میٹھے مُرشدِ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے میں نے 2004ء میں دَرْسِ نظامی مکمل کیا۔ پھر تقریباً دو سال تک جامعۃ المدینہ (باب المدینہ کراچی) میں شرفِ تدریس حاصِل رہا۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم

العالیہ کی غُلامی کے صدقے (تادمِ تحریر) مجھے دعوتِ اسلامی کی **مجلس مدنی چینل** کے رُکن کے طور پر سنّتوں کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہے۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول　　ہے فَیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　　تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک استاذ کی اِنفِرادی کوشش

اسی طرح ایک جلیل القدر اُستاذ کی اِنفِرادی کوشش کی حکایت بھی ملاحظہ کیجئے، چنانچہ امام محمد بن اِسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی حضرتِ سیِّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت بابَرَکت میں حاضر ہوئے اور فقہ سیکھنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جب ان کی طبیعت میں عِلمِ حدیث کی طرف رَغبت دیکھی تو ان سے اِرشاد فرمایا: تم جاؤ اور عِلمِ حدیث حاصل کرو۔ چنانچہ امام بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی نے اپنے اُستاذ کا مشورہ قبول کیا اور عِلمِ حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تمام اَئِمَّہ حدیث سے سبقت لے گئے اور امامُ المحدثین کہلائے اور بخاری شریف جیسی شہرہ آفاق کتاب بھی لکھی۔

(تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۵۵ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۴}کرائے کا مکان لینے میں جلد بازی

ذاتی گھر بہت کم لوگوں کے پاس ہوتا ہے چنانچہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد کرائے کے مکانات میں رہتی ہے۔ کرائے کے مکان کا اِنتخاب بھی اِحتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ جلد بازی میں لیا گیا مکان بعض اوقات جلدی چھوڑنا بھی پڑ جاتا ہے جس میں نئے مکان کی تلاش اور سامان مُنتقل کرنے کے حوالے سے شدید مَشَقَّت اٹھانی پڑتی ہے۔ لہٰذا کرائے کا مکان لیتے وَقت مکان کی مضبوطی اور ہواداری ہی نہیں پڑوسی بھی دیکھئے کیونکہ اگر پڑوسی نیک اور خوش اخلاق ہوں تو آپ کے مَدَنی منوں اور منیوں کے اَخلاق وکردار پر بھی خوشگوار اثر پڑے گا۔ نیز گھر کے اِستنجا خانے کا رُخ بھی دیکھ لیجئے کہ کہیں بیٹھتے وَقت قِبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ تو نہیں ہوتی کیونکہ جب بھی پیشاب کرنے یا قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو ضروری ہے کہ منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قِبلہ کی طرف نہ ہو، لہٰذا اگر اِستنجا خانے کا رُخ غَلَط ہے یعنی بیٹھتے وَقت قِبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ ہوتی ہے تو مالک مکان سے مل کر اِس کو دُرُست کرنے کی فوراً تر کیب کیجئے۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ معمولی سا تِرچھا کرنا کافی نہیں۔ .W.C اِس طرح ہو کہ بیٹھتے وَقت مُنہ یا پیٹھ قِبلہ سے 45 ڈگری کے باہَر رہے۔ آسانی اِسی میں ہے کہ قِبلہ سے 90 ڈگری پر رُخ رکھئے۔ یعنی نَماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف منہ کرتے ہیں ان دونوں سَمتوں میں سے کسی ایک جانِب .W.C کا رُخ رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۵}گھر میں ملازم رکھنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی اپنے گھر میں چوکیدار یا مالی وغیرہ رکھتے ہیں اسی طرح اسلامی بہنیں گھر میں صفائی ستھرائی وغیرہ کے لئے بعض اوقات مُلازِمہ رکھتی ہیں، لیکن ملازمین کی مناسب جانچ پڑتال نہیں کی جاتی مثلاً یہ اس شہر میں کہاں رہائش پذیر ہے؟ اس کا مستقل پتا (Adress) کیا ہے؟ وغیرہ بلکہ بعض اوقات تو دروازے پر آکر کام مانگنے والیوں کو پہلی ملاقات ہی میں ملازمت پر رکھ لیا جاتا ہے جس کے بسا اوقات بڑے خطرناک نتائج (Results) دیکھنے پڑتے ہیں، آئے دن یہ خبریں عام ہوتی ہیں کہ فلاں گھر میں ملازمہ نے ساتھی ڈاکوؤں (Docoits) سے مل کر اِتنا اِتنا سونا، روپیہ اور سامان لوٹ لیا۔ اس لئے جلد بازی سے کام لینے کے بجائے مناسب جانچ اور شناخت کے بعد ہی ملازم یا ملازمہ رکھنی چاہئے ۔ ایک اخباری خبر ملاحظہ ہو: باب المدینہ کراچی میں گھریلو ملازمہ کی ملی بھگت سے ایک گھر میں گُھسنے والے 3 ڈاکوؤں کو گرِفتار کرلیا گیا۔ پولیس کے مطابق ایک مکان میں 3 مسلح ڈاکو داخل ہوئے اور اسلحے کے زور پر لُوٹ مار شروع کردی۔ اسی دوران مذکورہ گھر میں رہائش پذیر ایک خاتون مکان کی پہلی منزل پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں جنہوں نے ہیلپ لائن (Help line) پر پولیس کو اِطلاع کردی جس نے موقع پر پہنچ کر 3 ڈاکوؤں کو گرِفتار کرکے ان کے قبضے سے 3 پستول، لُوٹے گئے قیمتی طلائی زیورات، موبائل فون، دستی گھڑی، 2 ہزار امریکی ڈالر، 75 کینیڈین ڈالر، 50 دِرْہم اور ایک گاڑی برآمد کرلی۔ تفتیش کے دوران

ملزمان نے بتایا کہ وہ مذکورہ گھر میں کام کرنے والی ایک ملازِمہ کی مُخبِری پر واردات کے لئے پہنچے تھے۔ملزمان کی نشاندہی پر پولیس نے مذکورہ گھریلو ملازمہ کو بھی حراست میں لے لیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲٦}کسی کو گناہ گار قرار دینے میں جلد بازی

مشہور ہے کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا دکھائی دے جاتا مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دکھائی دیتا،شاید اِسی وجہ سے ہمارے ہاں اپنا قُصُور اور غلطی ماننا بہت مشکل مگر کسی کو گناہ گار قرار دینا آسان ہے، ذرا سے شبہے پر جھٹ سے سامنے والے کو جھوٹا، خائن، دھوکے باز اور چور قرار دے دیا جاتا ہے حالانکہ شَرْعی ثبوت کے بغیر کسی کی طرف گناہ کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے۔اس حوالے سے ایک سبق آموز حکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

کسی کو مجرم ثابت کرنے کے لئے ثبوت ضروری ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی طرف سے مقرر ہونے والے عُمّال (Officers) بعض اوقات خود اطلاع دیتے کہ ہم سے پہلے جو عمّال تھے انہوں نے مال غَصَب کیا تھا، اگر امیر المؤمنین کا اِرشاد ہو تو یہ مال اُن سے ضَبْط (Seized) کرلیا جائے؟ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ان کو حُکْم لکھوا کر بھیجتے کہ اس معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں، اگر شہادت

(Evidence) ہوتو شہادت کی رُو سے اور اِقرار ہوتو اِقرار کی رُو سے مال واپس لو، ورنہ حلف (Oath) لے کر چھوڑ دو جیسا کہ بصرہ کے گورنر عدی بن ارطاۃ کو لکھا: امابعد! تم نے خط کے ذریعے بتایا تھا کہ تمہارے علاقے میں اہل کاروں کی خیانت (Corruption) کا اِنکشاف ہوا ہے اور انہیں سزا دینے کے لئے مجھ سے اِجازت مانگی تھی، گویا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرفت سے بچنے کے لئے مجھے ڈھال بنانا چاہتے تھے، جب تمہیں میرا یہ خط ملے تو اگر ان کے خلاف شہادت موجود ہو تو ان سے مؤاخذہ کرو اور سزائیں دو ورنہ نَمازِ عصر کے بعد ان سے یہ قسم لے لو: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم نے مسلمانوں کے مال میں ذرا بھی خیانت نہیں کی۔'' اگر وہ یہ قسم کھالیں تو انہیں چھوڑ دو کیونکہ ہم یہی کچھ کر سکتے ہیں، **واللہ!** ان کا اپنی خیانتیں لے کر بارگاہِ الٰہی میں پہنچنا میرے لئے آسان ہے بجائے اس کے کہ میں ان کے خون کا وَبال اپنی گردن پر لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۵)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
بچانا ظُلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ (وسائل بخشش ص ۶۹)

کسی کی طرف گناہ کی نسبت کرنے سے پہلے سوچ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ دَرس بھی ملا کہ بلاثبوتِ شَرعی کسی کی طرف گناہ کی نسبت نہ کی جائے یعنی کسی کو اس وَقت تک خائن، راشی، سُود

خور نہ قرار دیا جائے جب تک ہمارے پاس شَرعی ثبوت نہ ہو، **حجۃ الاسلام** اِمام **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی فرماتے ہیں: ’’اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بُو آرہی ہوتو اس کو شَرعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہی کلّی کردی ہو یا کسی نے اسے زبردستی شراب پلا دی ہو، جب یہ سب اِحتمال موجود ہیں تو (ثبوتِ شرعی کے بغیر) محض قلبی خیالات کی بنا پر تصدیق کردینا اور اس مسلمان کے بارے میں **بدگمانی** کرنا جائز نہیں ہے۔‘‘

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۷} فیصلہ کرنے میں جلد بازی

جب کسی معاملے میں دو یا دو سے زائد فریق وابستہ ہوں تو کسی ایک کی سن کر حتمی رائے قائم کرنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ سب کی سننے کے بعد ہی کسی نتیجے پر پہنچنا چاہیئے کیونکہ بسا اوقات فریقِ واحد کو بولنے کا فن آتا ہے یا جھوٹ موٹ کے آنسو بہا کر وہ دوسرے فریق پر حاوِی ہونے کی کوشش کرتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] : فیصلہ کرنے کے حوالے سے تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ’’فیصلہ کرنے کے مدنی پھول‘‘ ملاحظہ کیجئے۔

{۲۸} خرید و فروخت میں جلد بازی

ہر خاص و عام کو کچھ نہ کچھ خریدنا یا بیچنا پڑتا ہے، اس حوالے سے بھی جلد بازوں کی کمی نہیں جو دکاندار (Shop keeper) کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر غیر مِعیاری اشیاء مہنگے داموں خرید بیٹھتے ہیں یا کبھی انہیں اپنی پرانی چیز بیچنے کی ضرورت پڑتی ہے تو تجرِبہ نہ ہونے کی وجہ سے نقصان اُٹھاتے ہیں پھر اپنے کئے پر پچھتاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۹} جھگڑا مول لینے میں جلد بازی

بات بات پر اُلجھنے، جھگڑا مول لینے والے جلد باز خود تو نفسیاتی، معاشرتی اور جسمانی نقصان اٹھاتے ہی ہیں مگر دوسروں کا بھی سکون برباد کر کے رہتے ہیں۔ ایک تصوُّراتی حکایت ملاحظہ ہو:

ظالم کی مدد

زید ایک جگہ سے گزرا تو دیکھا کہ ایک بچہ کھڑا زاروقِطار رو رہا ہے اور قریب ہی ایک شخص نے اپنے سے کمزور آدمی کو دبوچ رکھا ہے اور اس کی ''خاطر تواضع'' کر رہا ہے، زید نے آؤ دیکھا نہ تاؤ! اس ''مظلوم'' کی مدد کے لئے بیچ میں کود پڑا اور دبوچنے والے کی دُھنائی شروع کردی، اس شخص نے زید سے کچھ کہنا چاہا مگر اس کو سننے کا ہوش کہاں تھا، ان دونوں کے گتھم گتھا ہونے کی دیر تھی وہ کمزور اور ''مظلوم'' آدمی وہاں سے بھاگ نکلا، جب زید کو بتایا گیا کہ جس کو جلد بازی میں وہ مظلوم سمجھ

بیٹھا تھا در حقیقت ایک ظالم لُٹیرا تھا جو بچے سے پیسے چھین کر بھاگ رہا تھا کہ دھر لیا گیا مگر زید کی جلد بازی کی وجہ سے اسے فرار ہونے کا موقع مل گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{٣٠} شرعی مسئلہ بتانے میں جلد بازی

اپنی لاعلمی کا اِعتراف کرنے سے شرمانے والوں سے اگر کوئی دینی مسائل کے بارے میں سوال کرلے تو جلدی سے کوئی نہ کوئی غَلَط سَلَط جواب دے کر اپنی عزت بچانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اِس طرح عزت بچتی نہیں بلکہ رُسوائی مقدر بنتی ہے بلکہ بعض اوقات تو معاملہ بہت نازُک شکل اِختیار کرلیتا ہے، چنانچہ

چھوٹی سی شیشی

منقول ہے: بعد نَمازِ عصر شیاطین سَمُنْدَر پر جَمع ہوتے ہیں، **ابلیس** کا تخت بچھتا ہے، شیاطین کی کارگُزاری پیش ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے: اس نے (یعنی میں نے) اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے، اِس نے (یعنی میں نے) اتنے زِنا کرائے، سب کی سُنیں۔ کسی نے کہا: اس نے (یعنی میں نے) آج فُلاں طالِبِ علم (دین) کو پڑھنے سے باز رکھا۔ (شیطان یہ) سنتے ہی تخت پر سے اُچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگالیا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ (یعنی بس) تُو نے (زوردار) کام کیا۔ اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ اُنھوں نے اِتنے بڑے بڑے کام کئے ان کو کچھ نہ کہا اور اس (شیطان کے چیلے) کو (طالبِ علم دین کو صِرف ایک چھٹی کروا دینے پر) اتنی شاباش دی! **اِبلیس** بولا: تمہیں

نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا، سب اِسی (علمِ دین پڑھنے سے روکنے والے) کا صدقہ ہے۔ اگر (دینی) عِلْم ہوتا تو وہ (لوگ) گُناہ نہ کرتے۔ بتاؤ! وہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے بڑا **عابِد** (عِبادت گزار) رہتا ہے مگر وہ عالم نہیں اور وہاں ایک **عالِم** بھی رہتا ہو۔ اُنہوں نے ایک مقام کا نام لیا۔ صبح کو قبلِ طُلوعِ آفتاب (ابلیس اپنے چَیلے) شیاطین کو لئے ہوئے اُس مقام پر پہنچا۔ اور شیاطین مَخْفی (چُھپے) رہے اور یہ (یعنی ابلیس) انسان کی شکل بن کر رَستہ پر کھڑا ہو گیا۔ **عابِد** صاحِب تَہَجُّد کی نَماز کے بعد، نَمازِ فجر کے واسطے مسجِد کی طرف تشریف لائے۔ راستہ میں **اِبلیس** کھڑا ہی تھا، حضرت! مجھے ایک مسئلہ (مَس۔ ءَ۔لَہ) پوچھنا ہے۔ **عابِد** صاحِب نے فرمایا: جلد پوچھو۔ مجھے نَماز کو جانا ہے۔ اِس (ابلیس) نے اپنی جیب سے ایک **شیشی** نکال کر پوچھا: (کیا) **اللہ** تعالیٰ قادِر ہے کہ ان سَماوات و ارض (یعنی آسمانوں اور زمینوں) کو اِس چھوٹی سی شیشی میں داخِل کر دے؟ **عابِد** صاحِب نے سوچا اور کہا: ''کہاں آسمان و زمین اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی!'' (اِبلیس) بولا: بس یِہی پوچھنا تھا تشریف لے جائیے اور (پھر اپنے چَیلے) شیاطین سے کہا: دیکھو (میں نے) اس (عابِد) کی راہ ماردی، اس کو **اللہ** کی قدرت پر ہی ایمان نہیں (اِس بے ایمان مُرتد کے اب) عِبادت کس کام کی! طُلُوعِ آفتاب کے قریب **عالِم** صاحِب جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اُس (اِبلیس) نے کہا: مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: جلدی پوچھو نَماز کا وَقت کم ہے۔ اِس نے وُہی سُوال کیا۔ (سُن کر عالم صاحِب نے فرمایا:) **ملعون!** تُو اِبلیس معلوم ہوتا ہے، ارے! وہ قادِر

ہے کہ یہ شیشی تو بہُت بڑی ہے ایک سُوئی کے ناکے کے اندر اگر چاہے تو کروڑوں آسمان وزمین داخِل کردے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللّٰہ سب کچھ کرسکتا ہے۔پ ۱، البقرۃ :۲۰)عالم صاحِب کے تشریف لے جانے کے بعد شیاطین سے (ابلیس) بولا: دیکھو! یہ علم کی بَرَکت ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصّہ سوم ص ۲۷۰)

اِزالے کی حکایت

حضرتِ سیدنا شیخ جلیل ابوالحسن رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک عورت آئی اور ایک شَرْعی مسئلے کے بارے میں فتویٰ لیا اور رُخصت ہوگئی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ شیخ جلیل رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ ایک دم پریشان ہوکر اُٹھے اور ننگے پاؤں اس عورت کے پیچھے گئے، اس سے فتویٰ واپس لیا اور لوٹ آئے۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں نے جب اس بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ مجھے جواب دینے میں کچھ وہم ہوا ہے اس لئے میں فتویٰ واپس لینے کے لئے خود گیا کہ وہ عورت کہیں دور نہ نکل جائے۔شاگردوں نے عَرض کی: حضور! آپ ہمیں فرمادیتے! فرمایا: اوّل تو یہ تمہارا کام نہیں تھا پھر اگر میں تمہیں کہہ بھی دیتا تو تم اپنے جوتے پہن کر آرام آرام سے جاتے اور تمہیں یہ بھی پتا نہ چلتا کہ وہ عورت کس طرف گئی ہے۔ (المدخل، اخذ الدرس فی البیت والمدرسۃ، المجلد الاول، جز ۲، ص ۳۰۵)

زَبان کو قید کرلو

بعض حکماء کا کہنا ہے: ’’خود کو ضائع کرنے اور قید ہو جانے سے پہلے اپنی زَبان کو قابو کرلو کیونکہ زَبان سے زیادہ کوئی چیز قید کی مُستَحِق نہیں کہ یہ غلطیاں زیادہ کرتی اور جواب دینے میں جلد بازی سے کام لیتی ہے۔‘‘ (بحر الدموع، ص۱۷۶)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۱} بچوں کے جھگڑے میں نتیجہ قائم کرنے میں جلد بازی

بچوں کے باہمی جھگڑے عُموماً بڑوں کو بھی میدان میں گھسیٹ لاتے ہیں، اس موقع پر بعض اسلامی بھائی جلد بازی میں اپنے مَدَنی منے کی بتائی ہوئی بات کو سو فیصد دُرُست تسلیم کرکے دوسروں کے بچوں کو مارتے پیٹتے یا پھر ان کے بڑوں سے اُلجھتے جھگڑتے ہیں، کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ بچوں پر یقین کرکے لڑنے والے لڑتے رہ گئے اور بچے لڑائی بھول کر پھر سے باہم شیر و شکر ہوگئے۔ بعض اوقات تو بچوں کے جھگڑوں کی وجہ سے قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، دو اخباری خبریں ملاحظہ کیجئے: ۞ اتوار 20 مارچ 2011 ء کو مرکز الاولیاء (لاہور) میں بچوں کے جھگڑے پر ایک شخص نے فائرنگ کرکے محلے دار کو قتل کردیا اور فرار ہوگیا۔ ۞ شاہ پور چاکر (باب

الاسلام سندھ) میں بچوں کے معمولی جھگڑے کے دوران دو برادریوں میں جھگڑا ہوگیا، جس میں کلہاڑیوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ اِستِعمال کیا گیا جس کے نتیجے میں دونوں طرف کے 10 افراد شدید زخمی ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۲} لذتِ گناہ کے حصول میں جلد بازی

شیطان گناہوں میں لذت دکھا کربھی انسان کوشکار کرتا ہے اور اسی لذت کے حُصُول کے لئے انسان سوچے سمجھے بغیر مختلف گناہوں مثلاً زنا، شراب نوشی، بدنگاہی، نامَحرَم عورتوں سے ہنسی مذاق، فلم بینی وغیرہ کی طرف پیش قدمی شروع کردیتا ہے اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

ناپسندیدہ لوگ

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''قیامت کے دن 8 قسم کے افراد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہوں گے: (۱) جھوٹ بولنے والے (۲) تکبر کرنے والے (۳) وہ لوگ جو اپنے سینوں میں اپنے بھائیوں سے بُغض چھپا کر رکھتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتے ہیں تو یہ ان کے ساتھ خوش اَخلاقی سے پیش آتے ہیں (۴) وہ لوگ کہ جب انہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی طرف بلایا جاتا ہے تو ٹال مٹول کرتے ہیں اور جب شیطانی کاموں کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس میں

جلدی کرتے ہیں (۵) وہ لوگ جو کسی دُنیوی خواہش کی تکمیل پر قدرت پاتے ہیں تو قسمیں اُٹھا کر اسے جائز سمجھنے لگتے ہیں اگرچہ وہ ان کے لئے جائز نہ ہو (٦) چُغلی کھانے والے (۷) دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور (۸) نیک لوگوں کے گناہ میں مبتلا ہونے کی تمنا کرنے والے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے۔'' (کنزالعمال، کتاب المواعظ، الحدیث: ۴۴۰۳۷، ج۱٦، ص۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں میں بظاہر لذت ضرور ہے لیکن ان کا اَنجام طویل غم کا سبب ہے، جیسا کہ ایک بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اِرشاد فرمایا: ''کبھی لذّت کی وجہ سے گناہ نہ کرو کہ لذت جاتی رہے گی لیکن گناہ تمہارے ذمے باقی رہ جائے گا اور کبھی مشقّت کی وجہ سے نیکی کو تَرْک نہ کرو کہ مَشَقَّت کا اثر ختم ہو جائے گا لیکن نیکی تمہارے نامۂ اعمال میں محفوظ رہے گی۔'' لہٰذا جو شخص نیکیوں کی چاشنی کا لُطف اٹھا لیتا ہے وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے جیسا کہ ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتّٰی کہ گوشت کو بھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اس کا دوست اسے مرغی کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کو ٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جو لذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے مرغی کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج مرغی بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور مرغی کھانے لگا۔ جب اس نے پہلا لُقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی پسندیدہ دال کو بھول گیا اور کہنے لگا:

’’اب میں مرغی ہی کھایا کروں گا۔‘‘ بلاتشبیہ جب تک کوئی شخص محض گناہوں کی لذت میں مبتلا اور نیکیوں کے سکون سے نا آشنا ہوتا ہے، اسے یہ گناہ ہی رونقِ زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصل ہوجاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے اور نیکیوں کے ذریعے سکونِ قلب کا متلاشی ہوجاتا ہے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۳} غصّہ نافذ کرنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائیوں کو بہت جلد غصہ آجاتا ہے اور وہ اسے بہت جلدی کسی پر ’’نکال‘‘ بھی دیتے ہیں، ایسے میں شَرعی حُدود وقُیود کا خیال کیونکر رکھا جاسکتا ہے! کہیں ایسا نہ ہو کہ **غُصّہ** کے سبب شیطان سارے اَعمال برباد کروا ڈالے۔ **کیمیائے سعادت** میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا **امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ’’**غُصّہ کا علاج** اور اس باب میں محنت ومَشَقَّت برداشت کرنا فرض ہے، کیونکہ **اکثر لوگ غُصّے ہی کے باعث جہنَّم میں جائیں گے**۔‘‘ (کیمیائے سعادت ج۲ ص۶۰۱) **سیِّدُنا حسن بصری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **فرماتے ہیں**: اے آدمی! **غُصّے** میں تو خوب اُچھلتا ہے، کہیں اب کی اُچھال تجھے دوزخ میں نہ ڈال دے۔

(احیاء علوم الدین، ج۳، ص۲۰۵)

کون اچھا ہے؟

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''عنقریب میں تمہیں لوگوں کے معاملات اوران کی عادتوں کے بارے میں بتاؤں گا، ایک شخص کو غصہ جلدی آتا ہے اور جلد ہی ختم ہوجاتا ہے یہ شخص نہ تو کسی کو نقصان پہنچاتا ہے نہ ہی کسی سے نقصان اٹھاتا ہے اور ایک شخص کو دیر سے غصہ آتا ہے مگر جلد رُخصت ہوجاتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے نقصان دہ نہیں، ایک شخص اپنے حق کا تقاضا کرتا ہے تو غیر کا حق ادا بھی کردیتا ہے، اس کا یہ عمل نہ اسے نقصان دیتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اور ایک شخص اپنا حق تو طَلَب کرتا ہے لیکن غیر کا حق ادا نہیں کرتا تو یہ اس کے لئے مضر ہے مُفِید نہیں۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث:۷۶۹۹، ج ۳، ص ۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۴} تحریک سے رشتہ توڑنے میں جلد بازی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے لاکھوں لاکھ مسلمان وابستہ ہیں اور ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**'' میں مصروف ہیں، آئے روز اس تعداد میں اِضافہ ہی ہوتا جارہا ہے مگر بعض اِسلامی بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں جو ''دعوتِ اسلامی'' سے وابستہ تو ہوجاتے ہیں مگر شیطان کی پوری کوشِش ہوتی ہے کہ انہیں اِس سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول میں اِستقامت اِختیار نہ کرنے دے چنانچہ وہ ان اسلامی بھائیوں پر ''گھر

والوں کی مخالفت''، ''ذمہ داران کی طرف سے حوصلہ افزائی نہ ہونا''، ''کسی ذمہ دار کے بارے میں بدگمان کردینا'' جیسے ہتھیار استعمال کرتا ہے، ایسی صورتِ حال میں جن اسلامی بھائیوں کی طبیعت میں جلد بازی کا عُنْصر (Element) زیادہ ہوتا ہے وہ شیطان کے جال میں پھنس کر سنّتوں بھری تحریک سے بہت جلد رشتہ توڑ دیتے ہیں اور پھر سے گناہوں سے آلودہ ماحول میں زندگی گزارنا شروع کردیتے ہیں۔ یقیناً اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ مَدَنی تحریک جو اُن کی دنیا و آخرت کی بہتری چاہتی ہے، بے شک ان کی مُحسِنہ ہے اور احسان کرنے والے سے منہ موڑ لینا عَقْل مندوں کا شیوہ نہیں ہے لہٰذا اپنا ذہن بنا لیجئے کہ جب ایک بار دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے تو ہوگئے، اب یہ در نہیں چھوڑیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ کی ترغیب و تَحریص کے لئے ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، چُنانچہ

گِر گِر کر سنبھل گیا

پنجاب (پاکستان) کے ضِلَع مُظفّر گڑھ کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ جب میں نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُتَأَثِّر ہوکر **داڑھی** رکھنا شُروع کی تو گھر میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے ایسی مخالفت ہوئی کہ مجھے **مَعاذَاللّٰہ** کٹواتے ہی بنی مگر میں نے دعوتِ اسلامی سے اپنا ناطہ نہیں توڑا۔ سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں گاہے گاہے حاضری دیتا رہا، اِس سے گویا میری ''بیٹری'' (Battery) چارج ہوتی رہی اور نَمازوں کی پابندی جاری رہی۔ کچھ عرصہ گزرنے

کے بعد پھر جذبے نے اُٹھان لی، ذِہن بنا اور میں نے دوبارہ **داڑھی** بڑھانی شروع کی، پھر مخالفت شُروع ہوگئی، اِس مرتبہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ عرصہ مخالفت جھیلی مگر پھر ہمّت ہار گیا اور **اَسْتَغْفِرُاللّٰہ** میں نے داڑھی کٹوادی۔ بالآخر ہمّت کر کے تیسری بار میں نے **داڑھی** کا آغاز کردیا، اب کی بار گھر والوں کی طرف سے صِرف برائے نام مخالفت کی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں داڑھی بڑھانے میں کامیاب ہوگیا ۔ یہاں تک کہ سر پر عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں رَچ بَس گیا اور مَدَنی کام بھی شروع کردیا۔ آج (تادمِ تحریر) تقریباً 14 سال ہونے کو آئے ہیں، داڑھی شریف بدستور میرے چہرے پر اور سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج موجود ہے، **اللہ** تعالیٰ یہ سنّتیں قَبر میں بھی ساتھ لے جانے کی سعادت عنایت فرمائے، اٰمین۔ آج سوچتا ہوں کہ اگر میں داڑھی مُنڈانے کی حالت میں مرجاتا تو میرا کیا بنتا! **اللّٰہ** تعالیٰ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے جس نے مجھے تباہی کی تنگ گلی سے نکال کر جنّت کی شاہراہ پر گامزن کردیا اور میرے ظاہر و باطِن پر ایسا مَدَنی رنگ چڑھایا کہ اب میرے گھر والے بلکہ دیگر رشتے دار بھی **دعوتِ اسلامی** کی بَرَکتوں کے قائل ہوچکے ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ — تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے — نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

سَنور جائے گی آخِرت اِن شاءَ اللّٰہ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۴۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۵} بات چیت کرنے میں جلد بازی

کب؟ کہاں؟ کس سے؟ کیا بولنا ہے؟ اس کی عادت بنانے کے لئے اِطمینان سے غوروفِکْر کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ جلد باز شخص جو منہ میں آیا بول دیتا ہے اورنقصان اٹھاتا ہے، حضرت سیدنا حسن رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: **عقلمند کی زَبان اس کے دل کے تابع ہوتی ہے، جب وہ گفتگو کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل سے مشورہ کرتا ہے، اگر وہ بات اس کے حق میں بہتر ہوتو وہ بولتا ہے اور اگراس کے لئے نقصان دہ ہوتو وہ بات کرنے سے رُک جاتا ہے اور بیشک جاہل کا دل اس کی زَبان کے تابع ہوتا ہے اس لئے وہ دل سے مشورہ نہیں کرتا بلکہ اس کی زَبان پر جو آتا ہے بول دیتا ہے۔** (شعب الایمان، فصل فی فضل السکوت، ج ۴ ص ۲۶۶ حدیث ۵۰۳۴)

جاہل کون؟

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: جب بھی کسی جاہل سے تمہارا واسطہ پڑے گا تم اس میں دو خصلتیں ضرور پاؤ گے: کَثْرَۃُ الْاِلْتِفَاتِ وَسُرْعَۃُ الْجَوَابِ یعنی بہت زیادہ اِدھر اُدھر دیکھنا اور ہر بات کا جلدی جلدی جواب دے دینا۔ (آداب الشرعیۃ، فصل فی حسن الخلق، ج ۲ ص ۱۱۳)

نیز اتنی تیز رفتاری سے گفتگو کرنا کہ سامنے والے کے پلے ہی کچھ نہ پڑے گفتگو کے آداب (Manners of conversation) کے بھی خلاف ہے، ٹھہر ٹھہر کر بات چیت کرنے سے آپ اپنی بات دوسروں کو اچھی طرح سمجھا سکتے ہیں، اس سلسلے میں ادائے مصطفٰی ملاحظہ ہو:

ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: اپنی ہر صفت میں باکمال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری طرح جلدی جلدی بات نہ کرتے تھے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باتیں یوں کرتے تھے کہ اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا تو انہیں گن لیتا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، الحدیث: ۳۵۶۷، ۳۵۶۸ ج ۲، ص ۴۹۱، ملتقطاً)

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضورانور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا کلام شریف نہ تو لگاتار ہوتا تھا نہ جلدی جلدی بلکہ ایک جملہ پر رُک جاتے تھے تاکہ سننے والا غور کرکے سمجھ لے اور ہر جملے کے کلمات بھی بہت آہستگی سے ادا ہوتے تھے کہ ہر کلمہ دل میں بیٹھ جاتا تھا، کیونکہ حضورانور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہر کلمہ تبلیغ کے لیے ہوتا تھا، اگر حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلد یا مسلسل یا بہت زیادہ کلام فرماتے تو لوگ بھول جاتے۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلام نہایت جامع مگر مختصر ہوتا تھا کہ

حضرات صحابہ عَلَیْھِمُ الرِّضوَان قرآن کی طرح اسے یاد کرلیتے تھے وہ ہی حدیث کی شکل میں جمع ہوگیا اسی کلامِ مبارک سے آج دین قائم ہے۔ اسی کلامِ مبارک سے قرآن سمجھ میں آرہا ہے۔ (مرأۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۸، ص ۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۶} کھانا کھانے میں جلد بازی

کھانا کھانے میں جلد بازی کئی حوالے سے نقصان پہنچاتی ہے، حرص (Greedness) کے مارے اسلامی بھائی کھانے کو بغیر چبائے جلدی جلدی معدے میں اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ کھانے کو اچھّی طرح چبا کر کھانا چاہیے کیونکہ اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہَضم کرنے کیلئے مِعدے کو سَخت زَحمت کرنی پڑے گی لہٰذا دانتوں کا کام آنتوں سے نہیں لینا چاہیے۔ اسی طرح گرم گرم کھانا یا چائے بہت سے اسلامی بھائیوں کو مَرغُوب ہوتی ہے، اسی شوق کی وجہ سے وہ اپنا منہ بھی جلا بیٹھتے ہیں۔ کھانے کو تھوڑا ٹھنڈا کرکے ہی کھانا چاہیے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ سنت'' جلد اوّل کے صفحہ 280 پر ہے:

گرم کھانا منع ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رسولِ عظیم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ افضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے اِرشاد فرمایا: ''گرم کھانا ٹھنڈا کرلیا کرو

کیونکہ گرم کھانے میں بَرَکت نہیں ہوتی۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب الاطعمۃ، الحدیث: ۷۲۰۷، ج۵، ص۱۶۲)

کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے!

حضرتِ سَیِّدَتُناجُوَیرِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے کی بھاپ ختم ہونے سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۱۷۲، ج۲۴، ص۶۶)

گرم کھانے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے مگر یہ ضَروری نہیں کہ اتنا ٹھنڈا کردیں کہ جم کر بدمزہ ہوجائے بلکہ کچھ ٹھنڈا ہولینے دیں کہ بھاپ (Steam) اُٹھنا بند ہوجائے۔ مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، '' کھانے کا قَدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈا ہوجانا اور پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرنا باعثِ بَرَکت ہے اور اِس طرح کھانے میں تکلیف بھی نہیں ہوتی۔'' (مراۃ ج۶ ص۵۲) تیز گرم کھانے یا خوب گرما گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے مُنہ اور گلے کے چھالے، مِعدے میں وَرَم وغیرہ ہوجانے کا خطرہ ہے۔ نیز اس پر فوراً ٹھنڈا پانی پینا مسُوڑھوں اور مِعدے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

فاسٹ فوڈ کھانے والے جلد باز ہوتے ہیں

فاسٹ فوڈز (fast foods یعنی پزا وغیرہ) نہ صِرْف صحت کے لئے نقصان دہ

ہوتے ہیں بلکہ ایک جدید تحقیق کے مطابق زیادہ فاسٹ فوڈز کھانے والے لوگ بے صبرے اور جلد باز ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف ٹورنٹو میں کی جانیوالی اس ریسرچ میں ماہرین نے باقاعدگی سے فاسٹ فوڈز کھانے والے افراد کے موڈ پر تحقیق کی جس کے مطابق ایسے افراد ہر کام میں جلدی کرتے ہیں اور مختلف فیصلوں میں ٹائم سیونگ (Time saving یعنی وقت بچانے والی) چیزوں کا انتخاب کرتے ہیں، خواہ وہ انکے لیے فائدہ مند ہوں یا نہیں؟ اصل میں فاسٹ فوڈز کا مقصد کم وَقت میں جلدی جلدی کھانا ہے اور یہی عادت کھانے والوں کے رویے پر اثر ڈالتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۷} بدگمانی کرنے میں جلد بازی

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بدگُمانی سے بچو بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مایخطب علی خطبۃ اخیہ، الحدیث ۵۱۴۳، ج ۳، ص ۴۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی میں کیے جانے والے گناہوں میں سے ایک گناہ بدگمانی بھی ہے، اس میں جلدی تو کیا تاخیر سے بھی مبتلا نہیں ہونا چاہئے مگر افسوس کہ والدین اولاد، بھائی بہن، زوج و زوجہ، ساس بہو، سُسر داماد، نند بھاوج بلکہ تمام اہلِ خانہ وخاندان نیز استاد شاگرد، سیٹھ اور نوکر، تاجر وگاہک، افسر و مزدور، حاکِم ومحکُوم الغرض ایسا لگتا ہے کہ تمام دینی و دُنیوی شُعبوں سے تعلق رکھنے

والے مسلمانوں کی اکثریت اِس وَقت **بدگُمانی کی خوفناک آفت** کی لپیٹ میں ہے۔ کسی کو موبائل پر فون کریں اور وہ وصول (Receive) نہ کرے تو بدگُمانی...... شوہر کی تَوَجُّہ بیوی کی طرف کم ہوگئی تو فوراً **ساس سے بدگُمانی**...... بیٹے کی توجُّہ کم ہو گئی تو فوراً **بہو سے بدگُمانی**...... کسی فیکٹری سے اچھی نوکری سے فارغ ہوگئے تو دفتر کے **کسی فَرد سے بدگُمانی**...... کاروبار میں نُقصان ہوگیا تو قریبی **کاروباری حَرِیف سے بدگُمانی**...... تنظیمی طور پر خِلافِ تَوَقُّع بات ہوگئی تو **ذِمہ داران سے بدگُمانی**...... اِجتماعِ ذِکر ونعت کے اِنتِظامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً **مُنتَظِمِین سے بدگُمانی**...... اجتماعِ ذکر ونعت میں کوئی شخص جُھوم رہا ہے یا رورہا ہے تو **بدگُمانی**...... کسی بُزُرگ یا پیر نے اپنے مُرِیدِین یا مُتَعَلِّقِین کی ترغِیب کے لئے کوئی اپنا واقِعہ بیان کردیا تو فوراً ان سے **بدگُمانی**...... جس نے قَرض لیا اور وہ رَابِطے میں نہیں آرہا یا جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو فوراً **بدگُمانی**...... کسی نے وَقت دیا اور آنے میں تاخیر ہوگئی تو **بدگُمانی**...... فُلاں کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھّا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں فوراً بدگُمانی، اُسے شہرت مل گئی تو **بدگُمانی**۔ آپ غور کرتے جائیں تو شب و روز نہ جانے کتنی مرتبہ ہم **بدگُمانی** کا شکار ہوتے ہوں گے۔ پھر یہ اِبتداءً پیدا ہونے والی بدگُمانی اُس شخص کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی، **حَسَد** پر اُبھارتی، **غِیبت** اور **بُہتان** پر اُکساتی اور آخِرت برباد کرتی ہے۔ اِسی بدگُمانی کی وجہ سے بھائی بھائی میں **دُشمنی** ہوجاتی ہے، ساس بہو میں **ٹھَن** جاتی

ہے، میاں بیوی میں **جُدائی**، بھائی بہنوں کے درمیان **قَطعِ تعلُّقی** ہوجاتی ہے اور یوں ہنستے بستے گھر **اُجڑ** جاتے ہیں اور اگر یہی بدگمانی کسی **مذہبی تحریک** سے وابستہ اَفراد میں آجائے تو نِگران وماتحت کے درمیان **اِعتماد کی فضا** ختم ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے ناقابلِ بیان نُقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

گمانوں سے بچو

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰن پاک میں اِرشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہُت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

(پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

حضرت علّامہ عبداللّٰہ ابوعُمر بن محمد شیرازی بَیضاوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی کثرتِ گُمان سے مُمانَعت کی حِکمت بیان کرتے ہوئے تفسیرِ بیضاوی میں لکھتے ہیں: ”تاکہ مسلمان ہر گُمان کے بارے میں **مُحتَاط** ہوجائے اور غور وفِکر کرے کہ یہ گُمان کس قبیل سے ہے۔“ (تفسیر بیضاوی، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج۵، ص۲۱۸) **اس** آیت کریمہ میں بعض گُمانوں کو گناہ قرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِمام فخرُ الدین رازِی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی لکھتے ہیں: ”کیونکہ کسی شخص کا کام دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کررہا ہو یا دیکھنے والا ہی غَلَطی پر ہو۔“ (التفسیر الکبیر، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج۱۰، ص۱۱۰)

نیک مسلمان کی بات کا بُرا مطلب لینا بھی بدگمانی ہے

صدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''مومِنِ صالح کے ساتھ برا گُمان ممنوع ہے اس طرح (کہ) اُس کا کوئی کلام سن کر فاسِد معنیٰ مراد لینا باوُجُود یکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے مُوافِق ہو یہ بھی گُمانِ بد میں دَاخِل ہے۔'' (خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرٰت:۱۲)

شاہی دربار میں سِفارِش

شیخ فریدالدین عطّار علیہ رحمۃ اللّٰہ الغفار (اَلْمُتَوَفّٰی 606ھ) لکھتے ہیں: دو درویش طویل سفر کے بعد حضرت ابو عبداللّٰہ خفیف علیہ رحمۃ اللّٰہ اللطیف سے ملنے پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ شاہی دربار میں جلوہ فرما ہیں۔ یہ سن کر ان لوگوں نے سوچا کہ یہ کس قِسم کے بُزُرگ ہیں جو شاہی دربار میں حاضِری دیتے ہیں۔ بہرحال یہ دونوں بازار کی طرف نکل گئے اور اپنی جیب سلوانے کے لئے ایک درزی (Tailor) کی دُکان پر پہنچے۔ اسی دوران درزی کی قینچی گم ہوگئی اور اس نے ان دونوں کو چوری کے شبہ میں گرِفتار کروا دیا۔ جب پولیس (Police) دونوں کو لے کر شاہی دربار میں پہنچی تو حضرت ابوعبداللّٰہ خفیف علیہ رحمۃ اللّٰہ اللطیف نے بادشاہ سے اِن کی سِفارِش کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ دونوں چور نہیں ہیں، لہٰذا اِن کو چھوڑ دیا جائے۔'' چنانچہ آپ کی سفارش پر ان دونوں کو رِہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے ان دونوں سے

فرمایا:''میں اسی وجہ سے دربارِ شاہی میں موجود رہتا ہوں۔''یہ سن کر وہ دونوں معذرت کرنے لگے اور آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہوگئے۔[1]

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابوعبداللہ خفیف، ص۱۰۹)

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائل بخشش ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۸}گاڑی چلانے میں جلد بازی

ہمارے ملک کی اکثر و بیشتر شہروں کی سڑکوں پر ٹریفک (Traffic) کا ایک رَیلا سا نظر آتا ہے، ہمہ اقسام گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ٹریفک جام (Traffic jam) جیسے مسائل سے دوچار ہونے والا ڈرائیور (Driver) جیسے ہی سڑک (Road) کو ذرا سا خالی دیکھتا ہے اپنی رفتار بڑھا دیتا ہے، اس جلد بازی میں نہ وہ ٹریفک کے اشاروں (Traffic signals) کی پرواہ کرتا ہے نہ دوسری گاڑیوں سے مناسب فاصلہ رکھتا ہے اور ہر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لئے کوشاں دکھائی دیتا ہے، اس جلد بازی کے نتیجے میں وہی ہوتا ہے جس کا ڈر ہوتا ہے یعنی حادثہ (Accident) اور پھر کوئی زخمی ہوتا ہے تو کوئی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

مدینہ

[1]: بدگمانی کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 57 صفحات پر مشتمل رسالے''بدگمانی'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

اس حادثے کو دیکھ کرلوگ اظہارِافسوس تو کرتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے چنانچہ کچھ ہی دیر بعد تیز رفتاری کی بنا پر دوسرا حادثہ بھی واقع ہوجاتا ہے۔اے کاش! ہم میں سے ہر ایک حدِ اعتدال میں رہے تو ان حادثات میں خاطر خواہ کمی ہوسکتی ہے۔یاد رکھئے: ''دیر سے پہنچنا نہ پہنچنے سے بہتر ہے۔''ایک اخباری خبر ملاحظہ ہو: مٹھّیاں (کھاریاں، پنجاب) سے منڈی بہاؤالدین آنے والی مزدا(mazda)ویگن تیز رفتاری کے باعث بے قابو ہوکر سامنے سے آنیوالی کار اور ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی نتیجہ میں کار میں سوار ایک ہی خاندان کے تین افراد جاں بحق ہوگئے جبکہ بس میں سوار ایک محنت کش بھی چل بسا، دیگر زخمیوں میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۹}سڑک پار کرنے میں جلد بازی

سڑک(Road) پار کرنے میں جلد بازی انسان کو گھر کی بجائے قبرستان پہنچا سکتی ہے۔اگر ہم ان مدنی پھولوں پر عمل کریں تو حادثے (Accident) سے بچ سکتے ہیں: ❁ پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیسَّر ہو تو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اَووَر ہیڈ پُل (Over head bridge)'' اِستِعمال کیجئے ❁ جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے موقع کی مناسبت سے

وَہیں کھڑے رہ جائیے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی (Train) گزرنے کے اَوقات میں پَٹڑیاں (Tracks) عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، رَیل گاڑی کو کافی دُور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں الجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے ریل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹری سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خصوصا اسٹیشنوں پر ان قوانین پر عمل کیجئے۔ ایک اخباری خبر ملاحظہ ہو: 21 جنوری 2011ء کو بروز جمعہ تلہ گنگ (ضلع اٹک پنجاب) کے علاقہ جھاٹلہ کا جواں سالہ رہائشی ڈرائیور سڑک پار کرتے ہوئے تیز رفتار کوچ (Coach) کی زد میں آ کر ہلاک ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق 30 سالہ ٹرالر ڈرائیور ٹرالر لیکر لاہور سے واپس آرہا تھا کہ راستے میں ایک کام کیلئے ٹریلر کھڑا کر کے دکان پر گیا جہاں سے واپس سڑک پار کرتے ہوئے تیز رفتار کوچ نے اس کو کچل کر ہلاک کر دیا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۰} گاڑی پر سوار ہونے یا اُترنے میں جلد بازی

ٹرین (Train) میں سوار ہوتے وقت یا اُترتے وقت جس طرح دھکم پیل ہوتی ہے اس کا تجربہ و مشاہدہ بہت ساروں کو ہوگا، بارہا دیکھا گیا کہ جونہی ٹرین کسی اسٹیشن (Station) پر رُکتی ہے اور اترنے والے جلدی سے اُترنے اور سُوار ہونے والے تیزی سے چڑھنے کی فکر میں ہوتے ہیں یوں دونوں پھنس کر رہ جاتے ہیں، ایسے

وقت میں اگر ٹرین چل پڑے تو حادثہ ہونے کا اِمکان بڑھ جاتا ہے۔ اگر سوار ہونے والے پہلے اُترنے والوں کو اُتر لینے دیں پھر خود آرام سے سوار ہوجائیں تو یہ مرحلہ عافیت وسکون سے مکمل ہوسکتا ہے۔ اسی طرح بڑے شہروں میں عوامی سواری (Public Transport) بھی جب کسی اسٹاپ پر پہنچتی ہے تو ہر ایک دوسرے سے پہلے سوار ہونے کی جلدی کرتا ہے اور دھکم دھکا کی اس کیفیت میں کئی مسلمانوں کو تکلیف پہنچ جاتی ہے، اے کاش ! ایسے مواقع پر قطار (Row) بنالی جائے تو بحیثیت قوم ہمارے بہت سے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

میں دعوتِ اسلامی سے کیوں متأثّر ہوا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی سے بچنے کا ذہن بنانے کے لئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیے اور **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمْع کرواتے رہیے۔ آیئے آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں: چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے نگران اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مرکز الاولیاء لاہور سے تعلق رکھنے والے ایک عالم دین سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے دعوتِ اسلامی سے متاثر ہونے کا سبب کچھ یوں بیان کیا کہ میں ایک جگہ

بیٹھا ہوا تھا کہ میری نظر بس اسٹاپ پر کھڑے سبز عمامے والے اسلامی بھائی پر پڑی، جونہی کوئی بس وہاں پہنچتی وہ سوار ہونے کے لئے آگے بڑھتے مگر دیگر سوار ہونے والوں کی دھکم پیل میں شامل ہونے کے بجائے پیچھے ہٹ جاتے، وہاں کئی بسیں آئیں مگر وہ بے چارے بھیڑ کی وجہ سے سوار ہونے میں ناکام رہے، کافی دیر بعد ایک بس آئی جس میں رش نہیں تھا اور بس اسٹاپ سے سوار ہونے والے بھی کم تھے چنانچہ وہ اسلامی بھائی کسی کو دھکا دیئے بغیر اس بس میں سوار ہوکر چلے گئے، میں ان کی شرافت دیکھ کر بہت متاثر ہوا کہ دعوت اسلامی کیسی پیاری تحریک ہے جو اپنے وابستگان کی ایسی شاندار تربیت کرتی ہے! بس اُس دن سے میں دعوتِ اسلامی سے بہت محبت کرتا ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۱} بِل وغیرہ جمع کروانے میں جلد بازی

بجلی وگیس کے بل (Bill) یا دیگر فارم (Form) وغیرہ جمع کرواتے وقت عموماً قطار بنالی جاتی ہے مگر بعض جلد باز اسے بھی دَرہم بَرہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قطار میں کھڑے ہونے والوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا کام پہلے کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں مگر دوسروں کے دل پر کیا گزرتی ہے؟ انہیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

{۴۲}غم ناک خبر سنانے میں جلد بازی

کسی کو وفات یا کسی سنگین حادثے یا نقصان کی خبر دینے سے پہلے اس کی کیفیت کو ضرور مدِّ نظر رکھنا چاہیے پھر مناسب الفاظ میں تمہید باندھنے کے بعد وہ خبر اسے سنانی چاہیے ، ورنہ کئی ایسے واقعات ہیں کہ کسی کمزور دل والے کو اس کے کسی عزیز کے انتقال کی خبر دی گئی تو اس کے صدمے سے اس کو ہارٹ اٹیک (Heart attack) ہوگیا اور وہ خود بھی موت سے ہمکنار ہوگیا۔ خبر کس طرح سنانی چاہیے ، ایک سچی حکایت ملاحظہ کیجئے:

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج مفتی محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃ الغنی کے وِصال کے وقت شیخِ طریقت ، امیر اہلسنت ، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اِسلامی کتابوں کے تحریری کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے کیونکہ پاکستان میں موجود ہونے کی صورت میں خَلْقت کا آپ کی طرف اس قدر رُجوع ہوتا ہے کہ آپ یکسوئی سے تحریری کام نہیں کر پاتے ۔ رات آٹھ بجے کے بعد امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کو مفتیٔ دعوتِ اسلامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے اِنْتِقال کی اِطّلاع دی گئی ۔ دراصل بابُ المدینہ سے جانے والا فون آپ کے ساتھ مُقیم اسلامی بھائی نے وُصول (Receive) کیا اور اُس نے امیرِ اہلسنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کو فوراً نہ بتایا بلکہ جب اطمینان سے رات کے کھانے اور چائے سے فارغ ہو چکے تب اسلامی بھائی کے لب وا ہوئے اور اُن کی آنکھوں سے رُکے ہوئے اَشک بہہ نکلے ، انہوں نے مختصر الفاظ میں

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی رِحلَت کی خبرِ وحشت اثر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کو سنائی ۔ اپنے مَدَنی بیٹے کی دنیا سے رخصتی کی درد انگیز خبر ملنے پر بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی بھی صدمے سے نڈھال نظر آنے لگے اور رقّتِ قلبی کی وجہ سے آپ کی چشمانِ مبارکہ میں آنسوؤں کے ستارے جِھلمِلانے لگے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۳} سمجھانے میں جلد بازی

کس کو؟ کس وَقْت ؟ کس طرح سمجھانا چاہئے یہ گُر سیکھنا اُن اسلامی بھائیوں کے لئے بہت ضروری ہے جو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا جذبہ رکھتے ہیں۔کسی کی اِصلاح کرنا بہت نازُک (Critical) کام ہے ذرا سی جلد بازی بنا بنایا کھیل بگاڑ دیتی ہے ۔بعض والدین اپنی اولاد کو یا بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کو سب کے سامنے ان کی غلطیوں پر تنبیہ کرنا بلکہ جھاڑنا شروع کردیتے ہیں جس سے وہ اپنی سبکی (Insult) محسوس کرتے ہیں اور مناسب اِصلاح نہیں ہو پاتی ۔جب تک کوئی مصلحت نہ ہو تنہائی میں شفقت کے ساتھ سمجھانے کے خوشگوار نتائج نکلتے ہیں۔حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ''جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کردیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزین (آراستہ) کردیا۔'' (تنبیہ الغافلین ص ۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۴}شکوہ کرنے میں جلد بازی

انسانی زندگی خوشی اور غمی سے عبارت ہے لیکن بعض اسلامی بھائی پریشانی یا مصیبت آتے ہی شکوہ وشکایت کا اَنبار لگا دیتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس مصیبت سے بھی بڑی مصیبت ہم پر آنے والی ہو مگر چھوٹی مصیبت دے کر اسے ہم سے دُور کردیا گیا ہو لہٰذا جب انسان کو کوئی غم ملے تو صبر کرنا اور رضائے الٰہی پر راضی رہنا ہی عَقْل مندی ہے۔

میں رضائے الٰہی پر راضی ہوں

حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے پوچھا گیا: مَا تَشْتَھِی یعنی آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا: مَا یَقْضِی اللّٰہُ یعنی جو اللہ تعالیٰ کا حُکْم ہو۔ (احیاءعلوم الدین، ج۱، ص۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا سعادت مندوں کا شیوہ ہے اور کیوں نہ ہو کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے: **یااللہ** میں تجھ سے تندرستی، پاک دامنی، امانت داری اور اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضا مانگتا ہوں۔ (کتاب الادب للبخاری، ص۸۶، الحدیث ۳۰۷)

اس پر میری رحمت ہے

رضائے الٰہی پر راضی رہنے والے کو بیش بہا بَرَکتیں ملتی ہیں! چُنانچِہ حضورِ اکرم، شفیعِ معظم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرتا

رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ جبرائیل (علیہ السلام) سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے، تب جبرائیل (علیہ السلام) کہتے ہیں فلاں پر اللہ کی رحمت ہے، یہی بات حاملینِ عرش فِرِشتے کہتے ہیں، یہی ان کے اردگرد کے فِرِشتے کہتے ہیں حتّٰی کہ ساتویں آسمان والے یہ کہنے لگتے ہیں پھر یہ رحمت اس کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے۔ (مسند احمد، الحدیث ۲۲۴۶۴، ج۸، ص ۳۲۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بندہ اللہ کی رضا تلاش کرتا رہتا ہے) اس طرح کہ اپنے ہر دینی و دنیاوی کاموں سے رب تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے کہ کھاتا پیتا، سوتا جاگتا بھی ہے تو رضائے الٰہی کیلئے، نماز و روزہ تو بہت ہی دور رہے خدا تعالیٰ اس کی توفیق نصیب کرے۔'' حدیثِ پاک کے اس حصے کہ ''اس پر میری رحمت ہے'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی اس پر میری کامل رحمت ہے اس طرح کہ میں اس سے راضی ہو گیا خیال رہے کہ اللہ کی رضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جب رب تعالیٰ بندے سے راضی ہو گیا تو کونین (یعنی دونوں جہان) بندے کے ہو گئے، آسمانوں میں اس کے نام کی دُھوم مچ جاتی، شور مچ جاتا ہے کہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کلمہ دُعائیہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دعا یا تو فرشتوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود وہ فِرِشتے اپنا قُربِ الٰہی بڑھانے کے لیے یہ دعائیں دیتے ہیں

اچھوں کو دعائیں دینا قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے جیسے ہمارا دُرُود شریف پڑھنا۔

(مراۃ المناجیح، ج ۳، ص ۳۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۵}موت کی طَلَب میں جلد بازی (خودکشی)

مصائب سے تنگ آ کر، خواہشات پوری نہ ہونے پر، سہولیات و آسائشات سے محروم ہونے کے سبب اور گھریلو جھگڑوں وغیرہ کی وجہ سے اپنے ہاتھ خود کو موت کے منہ میں دھکیل دینا خودکشی (Suicide) ہے جو گناہِ کبیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پارہ 5 سورۃُ النّساء آیت نمبر 29 اور 30 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۲۹﴾ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رِضا مندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تم پر مہربان ہے۔ اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کو آسان ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ (یعنی اور اپنی جانیں قتل نہ کرو) کے تحت حضرتِ علّامہ

مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی'' **خَزائنُ العِرفان**'' میں فرماتے ہیں: **مسئلہ:** اس آیت سے **خودکُشی** کی حُرمَت (یعنی حرام ہونا) بھی ثابِت ہوئی۔

آگ میں عذاب

یاد رکھئے! خودکشی کرنے سے جان چھوٹتی نہیں بلکہ پھنستی ہے چنانچہ **حدیثِ** پاک میں ہے:'' جو شَخص جس چیز کے ساتھ **خودکُشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔'' (صحیح البخاری ج ۴ ص ۲۸۹ حدیث ۶۶۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۶} مطالعہ کرنے میں جلد بازی

مطالعہ (Study) حُصُولِ عِلْم کا بہترین ذریعہ ہے لیکن جلد بازی سے مطالعہ کرنے کی وجہ سے بہت سی باتیں مکمل سمجھ نہیں آتیں اور مقصدِ مطالعہ فوت ہوجاتا ہے، اس لئے بہت سکون سے نیچے دیئے گئے مَدَنی پھولوں کے مطابق مطالعہ کرنے کی عادت بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس مطالعے سے بہت کچھ حاصِل ہوگا۔

حدیثِ پاک: ''اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَۃِ'' کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے دینی مُطالَعَہ کرنے کے 18 مَدَنی پھول

(1) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعَہ کیجئے۔

(2) مُطالَعَہ شروع کرنے سے قبل حمد وصلوٰۃ پڑھنے کی عادت بنائیے، **فرمانِ مصطفٰے**

صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے: جس نیک کام سے قبل اللہ تعالٰی کی حمد اور مجھ پر دُرُود نہ پڑھا گیا اس میں بَرَکت نہیں ہوتی۔ (کنزالعمال ج۱ص۲۷۹ ،حدیث۲۵۰۷) ورنہ کم از کم **بسم اللّٰہ** شریف تو پڑھ ہی لیجئے کہ ہر صاحِبِ شان کام کرنے سے پہلے **بسم اللّٰہ** پڑھنی چاہیے[۱]۔ (ایضاً ص۲۷۷ حدیث۲۴۸۷)

(3) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رسالے، ''**جنات کا بادشاہ**'' کے صَفْحہ 23 پر ہے: قبلہ رُو بیٹھئے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زَرنوجی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: دو طَلَبہ علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے پردیس گئے، دو سال تک دونوں ہم سبق رہے، جب وطن لوٹے تو ان میں ایک **فَقِیہ** (یعنی زبردست عالم) بن چکے تھے جبکہ دوسرا علم وکمال سے **خالی** ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام نے اِس اَمْر پر خوب غَور وخَوض کیا، دونوں کے حُصولِ علم کے طریقۂ کار، اندازِ تکرار اور بیٹھنے کے اَطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات جو کہ نُمایاں طور پر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو **فَقِیہ** بن کے پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ سبق یاد کرتے وَقت **قِبلہ رُو** بیٹھا کرتے تھے جبکہ دوسرا جو کہ کورے کا کورا پلٹا تھا وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنے کا عادی تھا، چُنانچِہ تمام عُلَماء وفُقَہاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ یہ

مدینہ

۱ : اِس کتاب کے شروع میں دی ہوئی حمد وصلوٰۃ پڑھ لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائیگا۔

خوش نصیب اِستِقبالِ قِبلہ (یعنی قبلہ کی طرف رُخ کرنے) **کے اِہتِمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے ہیں کیوں کہ بیٹھتے وقت کَعبۃُ اللّٰہ شریف کی سَمت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔** (تعلیم المتعلّم طریق التعلم ص ٦٧)

(4) صُبح کے وَقت مُطالَعہ کرنا بہُت مُفِید ہے کیونکہ عُمُوماً اِس وَقت نیند کا غَلَبہ نہیں ہوتا اور ذِہن زیادہ کام کرتا ہے۔

(5) شوروغُل سے دُور پُرسکون جگہ پر بیٹھ کر مطالعہ کیجئے۔

(6) اگر جلد بازی یا ٹینشن (Tension یعنی پریشانی) کی حالت میں پڑھیں گے مثلاً کوئی آپ کو پُکار رہا ہے اور آپ پڑھے جا رہے ہیں، یا اِستنجاء کی حاجت ہے اور آپ مسلسل مُطالَعہ کئے جا رہے ہیں، ایسے وَقت میں آپ کا ذہن کام نہیں کرے گا اور غلط فہمی کا اِمکان بڑھ جائے گا۔

(7) کسی بھی ایسے انداز پر جس سے آنکھوں پر زور پڑے مَثَلاً بہُت مدھم **یا** زیادہ تیز روشنی میں **یا** چلتے چلتے **یا** چلتی گاڑی میں **یا** لیٹے لیٹے **یا** کتاب پر جُھک کر مُطالَعہ کرنا آنکھوں کے لیے مُضِر (یعنی نقصان دہ) ہے۔ بلکہ کتاب پر خوب جھک کر مُطالعہ کرنے یا لکھنے سے آنکھوں کے نقصان کے ساتھ ساتھ کمر اور پھیپھڑے کی بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔

(8) کوشِش کیجئے کہ روشنی اُوپر کی جانب سے آ رہی ہو، پچھلی طرف سے آنے میں بھی حرج نہیں جبکہ تحریر پر سایہ نہ پڑتا ہو مگر سامنے سے آنا آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

(9) مُطالَعہ کرتے وَقت ذِہن حاضِر اور طبیعت تر و تازہ (Fresh) ہونی چاہئے۔

(10) وَقتِ مُطالَعہ ضَرورتاً قلم ہاتھ میں رکھنا چاہئے کہ جہاں آپ کو کوئی بات پسند آئے یا کوئی ایسا جملہ یا مسئلہ جس کی آپ کو بعد میں ضَرورت پڑ سکتی ہو، ذاتی کتاب ہونے کی صورت میں اسے انڈر لائن (Under line) کرسکیں۔

(11) کتاب کے شُروع میں عُموماً دو ایک خالی کاغذ ہوتے ہیں، اس پر **یادداشت** لکھتے رہئے یعنی اشارۃً چند الفاظ لکھ کر اس کے سامنے صَفْحہ نمبر لکھ لیجئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ اکثر کتابوں کے شروع میں یادداشت کے صفحات لگائے جاتے ہیں۔

(12) مشکِل الفاظ پر بھی نشانات لگا لیجئے اور کسی جاننے والے سے دریافت کر لیجئے۔

(13) صِرْف آنکھوں سے نہیں زَبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔

(14) وقفے وقفے سے آنکھوں اور گردن کی ورزش (Exercise) کر لیجئے کیونکہ کافی دیر تک مسلسل ایک ہی جگہ دیکھتے رہنے سے آنکھیں تھک جاتیں اور بعض اوقات گردن بھی دُکھ جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھوں کو دائیں بائیں، اوپر نیچے گھمایئے۔ اسی طرح گردن کو بھی آہستہ آہستہ حرکت دیجئے۔

(15) اسی طرح کچھ دیر مُطالَعہ کر کے دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیجئے اور جب آنکھوں وغیرہ کو کچھ آرام مل جائے تو پھر مُطالَعہ شروع کر دیجئے۔

(16) ایک بار کے مُطالَعے سے سارا مضمون یاد رہ جانا بَہُت دُشوار ہے کہ فی زمانہ ہاضِمے بھی کمزور اور حافِظے بھی کمزور! لہٰذا دینی کتب و رسائل کا بار بار مُطالَعہ کیجئے۔

(17) مقولہ ہے: اَلسَّبَقُ حَرْفٌ وَ التَّکْرَارُ اَلْفٌ یعنی سبق ایک حرف ہو اور تکرار (یعنی دُہرائی) ایک ہزار بار ہونی چاہیے۔

(18) جو بھلائی کی باتیں پڑھی ہیں ثواب کی نیّت سے دوسروں کو بتاتے رہیے، اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو یاد ہو جائیں گی۔ (علم وحکمت کے 125 مدنی پھول، ص ٧٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{٤٧} ملاقات میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی جب کسی سے ملنے پہنچتے ہیں تو رُکے بغیر مسلسل دروازہ پیٹتے ہیں یا بار بار گھنٹی (Bell) بجا کر اہلِ خانہ کا سکون برباد کرتے ہیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ دستک (Knock) دے کر تھوڑا اِنتظار کیا جائے تا کہ کسی کو دروازے پر آنے کا موقع مل سکے، یہ بھی ممکن ہے کہ صاحبِ خانہ استنجاء خانے (Toilet) میں ہوں یا پھر نماز پڑھ رہے ہوں اس لئے اگر تھوڑی دیر تک جواب نہ ملے تو پریشان ہوئے بغیر دوسری دستک دیجئے اور تھوڑے وقفے کے بعد تیسری دستک دیجئے، پھر بھی جواب نہ ملے تو ناراض ہوئے بغیر لوٹ آیئے اور دستک کے جواب میں اگر کوئی اندر سے پوچھے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہیے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: ''محمد شاہد۔'' نام بتانے کے بجائے اس موقع پر ''مدینہ!''، ''میں ہوں!'' ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنّت نہیں، جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلنے کے وقت گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۸}خبر دینے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی ہر سنی سنائی بات کو بلاتحقیق جلدی سے آگے بڑھا دیتے ہیں اورافواہ سازی (Rumor making) میں کلیدی کردار (Key role) ادا کرتے ہیں حالانکہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کر دے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث ۵، ص ۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۹}کسی کے بارے میں رائے قائم کرلینے میں جلد بازی

کسی کے ظاہری حلیے کو دیکھ کر ایک دَم کسی کے بارے میں اچھی یا بُری رائے قائم کر لیناشَرمِندَگی اور نقصان سے دوچار کرواسکتا ہے، ایک سچی حکایت ملاحظہ ہو، چنانچہ

گدڑی میں لعل

ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک روز میرے پاس ایک نہایت ہی شکستہ حال انسان انتہائی بوسیدہ لباس پہنے ہوئے آیا اوراچانک میری اجازت کے بغیر میری مسند پر براجمان ہوگیا۔ اپنا نام ابو یعقوب بصری بتایا اور میری طرف مخاطب ہو کر فخریہ لہجے میں کہا: سَلْ یا فتٰی عَمَّا بَدَالَکَ یعنی اے جوان! جو تیرے دل میں آئے

مجھ سے پوچھ لے۔ مجھے اس کے اس فخر آمیز لب ولہجہ پر بڑا غصہ آیا اور میں نے طنز کے طور پر کہہ دیا کہ اگر حجامت (یعنی پچھنا لگانے) کے بارے میں جناب کو کچھ معلومات ہوں تو اِرشاد فرمایئے؟ یہ سن کر ایک دم وہ شخص سنبھل کر بیٹھ گیا اور حدیث ''اَفْطَرَ الْحاجِمُ وَالْمَحْجُوْم'' کی تمام روایات کو بیان کرکے بتانے لگا کہ کِن کِن سندوں سے یہ حدیث مُسند ہے اور کِن کِن سندوں سے یہ حدیث موقوف و مُرسل ہے اور کون کون سے فقہاء کا اس پر عمل ہے؟ پھر اس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پچھنا لگانے کے مختلف مقامات، مختلف طریقے، پچھنا لگانے والوں کے نام، پچھنا لگانے کی اُجرتوں اور ان کے احکام کا تفصیلی بیان کیا، حدیث وفقہ کی تمام بحثوں کے بعد وہ اطباء کے اقوال کی طرف متوجہ ہوا تو ان تمام طبیبوں کے اقوال بیان کرنے لگا جو مختلف زمانوں میں مختلف اطباء کہتے رہے، پھر حجامت کے فوائد اس کے مختلف طریقوں، اس کے مختلف آلات پر سیر حاصِل بحث کرنے کے بعد تاریخ کا نمبر آیا تو اس نے بہت سے شواہد اور دلائل سے یہ ثابت کر دیا کہ ''عملِ حجامت'' کے مُوجِد اہلِ اصفہان ہیں۔ اس شخص کی معلومات کی وُسعت اور اس کے سیلابِ تقریر کی جَولانی ورَوانی دیکھ کر میں دریائے حیرت و اِستعجاب میں غَرقاب ہوگیا یہاں تک کہ میں نے اس کی طرف مخاطب ہوکر کہہ دیا کہ اے شخص! بس کر مجھے معاف کر دے میں وعدہ کرتا ہوں کہ خدا کی قسم! اب تیرے بعد میں کسی شخص کو بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھوں گا۔ (وفیات الاعیان، حرف الدال، ج ۲، ص ۲۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کسی کو شکستہ حال اور بوسیدہ لباس میں دیکھ کر ہرگز کبھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، بہت سے باکمال پھٹے پرانے کپڑوں میں شکستہ حال ہیں مگر اپنے علم وفضل کی مَستی میں تمام دنیا سے فارغُ البال ایسے خوشحال ہیں کہ

پھٹے کپڑوں میں خنداں مثلِ گل ہیں

شرافت کیا بہار بے خزاں ہے

بزرگوں نے ایسے لوگوں کو گدڑی میں لعل کہا ہے اور سَخْت تاکید اور تنبیہ کی ہے۔

خَاکْسَارَانِ جہَاں رَا بَحَقَارَتْ مَنگَر

تُو چِہ دَانِیْ کِہْ دَرِیْں گَرْدْ سُوَارے بَاشَدْ

یعنی دنیا کے خاکساروں کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو، تم کو کیا معلوم؟ کہ اس گرد میں کوئی سوار چھپا ہو اور پھٹے پرانے لباس میں کوئی باکمال شخص ہو صِرْف صورت ولباس دیکھ کر کسی کے عیب و ہنر کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ (روحانی حکایات ص ۳۰) انسان کے فضل وکمال کا جوہر تو گفتگو کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے، حضرتِ شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس فلسفہ کو اپنے ایک شعر میں بیان کردیا ہے:

تَا مَرْدْ سُخَنْ نَگُفْتَہْ بَاشَدْ　　عَیْبُ و ہُنَرَشْ نَہُفْتَہْ بَاشَدْ

یعنی جب تک آدمی بات نہیں کرتا، اس وَقْت تک اس کا عیب و ہنر دونوں چھپے رہتے ہیں۔ (گلستانِ سعدی ص ۱۵)

اسی طرح بعض اوقات اسلامی بھائیوں کو کسی شے کا تلخ تجربہ (Experience) ہوتا ہے تو عمر بھر کے لئے اس شے کو بلیک لسٹ (Black list) قرار

دے دیتے ہیں حالانکہ ضروری نہیں کہ جس شے کے بارے میں آپ کو برا تجربہ ہوا وہ شے واقع میں بھی بری ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۵۰} فیصلہ کرنے میں جلد بازی

انسان کو اکثر و بیشتر فیصلہ سازی (Decision) کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے، اسی طرح بہت مرتبہ انسان کو دو چیزوں میں سے کسی ایک کا اِنتخاب (Selection) کرنا ہوتا ہے اور یہ فیصلہ بھرپور غور وفکر کا تقاضا کرتا ہے، ایسے موقع پر بھی جلد بازی انسان سے ایسے فیصلے کروا دیتی ہے جو مستقبل میں غلط ثابت ہوتے ہیں لیکن اس وَقت پچھتانے سے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔ اس لئے جب بھی کوئی اہم فیصلہ کرنا پڑے تو خوب غور وفکر کیجئے، ماضی کے تجربات سے فائدہ اٹھایئے، طیش یا بہت خوش ہوکر موڈ میں آ کر فیصلہ نہ کیجئے اور حتَّی الامکان تجربہ کار (Experienced) اسلامی بھائیوں سے مشورے کے بعد فیصلہ کیجئے۔ پھر بھی کسی طرف رائے نہ جمے تو استخارہ کرلیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۵۱} تحریر میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائیوں کا خط (یعنی لکھائی) بہت شکستہ (Poor) ہوتا ہے جو آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا، اس بدخطی کے پیچھے بھی جلد بازی کارفرما ہوتی ہے، اسی طرح جلد

بازی میں لکھی گئی تحریر بھی بعد میں شرمندگی کا باعث بنتی ہے اس لئے اپنی ہر تحریر پر خواہ وہ آدھی سطر ہی کیوں نہ ہو **نظرِ ثانی** (Review) کی عادت بنا لیجئے کہ بعض اوقات آدمی بے خیالی میں ''ہاں'' کا ''نا'' اور ''نا'' کا ''ہاں'' نیز جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز لکھ دیتا ہے۔حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن کثیر علیہ رحمۃُ اللّٰہ القدیر کا قول ہے: **لکھنے کے بعد نظرِ ثانی نہ کرنے والا ایسا ہے گویا استنجاء خانے جا کر بغیر طہارت کے لوٹ آیا۔**(جامع بیان العلم وفضلہ ص ۱۰۹) لہٰذا جلد بازی مت کیجئے جب اچھی طرح مطمئن ہو جائیں تو یہ تحریر کسی کے حوالے کیجئے۔ای میل (E.mail) یا موبائل پر میسج (sms) کرتے وقت بھی اس کا خیال رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۵۲} امتحان میں جلد بازی

طلبہ (Students) بھی جلد بازی کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں مثلاً جلدی جلدی سبق یاد کرنے سے صحیح سبق یاد نہیں ہو پاتا ایسے طلبہ کو چاہئے کہ سکون کے ساتھ سبق یاد کریں، جلد بازی مت کریں کہ سوائے وَقت کے ضیاع کے کچھ حاصِل نہ ہو گا۔اسی طرح بعض اسلامی بھائی امتحان (Examination) میں آسان سوالات پوچھے جانے پر جلد بازی کا شکار ہو جاتے ہیں اور غلط جوابات بھی لکھ ڈالتے ہیں۔ پرچہ (paper) جمع کرانے میں بھی جلد بازی مت کیا کریں بلکہ جب آپ بالکل مطمئن ہو جائیں تو جمع کروا دیجئے۔

آپ کا مریض 30 سیکنڈ پہلے مر چکا ہے

ڈاکٹر بننے کے لئے انٹرویو دینے والے نوجوان سے پروفیسر نے پوچھا کہ اگر کسی کو دل کا دورہ پڑ جائے تو آپ فلاں دوائی اسے کتنی مقدار میں دیں گے؟ نوجوان نے جلد بازی میں جواب دیا: ''چار۔'' مگر ایک منٹ بعد اس نے پروفیسر سے پوچھا: کیا میں اپنا جواب تبدیل کرسکتا ہوں؟ اجازت ملنے پر اس نے کہا: میں اس مریض کو ایک گولی دوں گا۔ پروفیسر نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا: افسوس! آپ کا مریض تیس سیکنڈ پہلے مر چکا ہے (یعنی: آپ نے جلد بازی کی وجہ سے اسے ضرورت سے زیادہ دوائی کھلا دی جس سے وہ موت کے منہ میں پہنچ گیا)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۵۳} پیر بنانے میں جلد بازی

سفرِ آخِرت کے راستے میں کسی کو اپنا راہ نُما (یعنی پیرومُرشِد) بنانا انسانی زندگی کے اہم فیصلوں میں سے ایک ہے لیکن بعض اسلامی بھائی اس معاملے میں انتہائی جلد باز واقع ہوتے ہیں، حالانکہ مکمل معرفت حاصِل کئے بغیر تو کسی کو کاروبار میں پارٹنر (Partner) بھی نہیں بنایا جاتا چہ جائیکہ اُخْرَوی سفر کیلئے راہ نُما کا انتخاب کیا جائے۔ چنانچہ کبھی کسی کے بارے میں لوگوں کی سنی سنائی باتوں کو بنیاد بنا کر عقیدت قائم کر لی جاتی ہے حالانکہ محض کسی کی شہرت و مقبولیت بارگاہِ الٰہی میں حُصُولِ مقام و مرتبہ کی دلیل نہیں کیونکہ بسا اوقات فساق و بدعقیدہ لوگوں کو بھی دینی حوالے سے شہرت حاصِل

ہوجاتی ہے۔کبھی کسی کے ظاہری حُلیے سے متاثر ہوکر اس سے بیعت کر لی جاتی ہے، کبھی کسی کے دیئے ہوئے تعویذ یا اسکی دعا کے سبب دُنیوی فوائد حاصِل ہونے پر اسے بارگاہ الٰہی میں مقرّب سمجھ لیا جاتا ہے۔ بہرحال محض ان باتوں کی بنیاد پر کسی شخص کو وَلِیُّ اللّٰہ گمان کرنے اور پیرومرشد بنالینے کے بجائے ہمیں شریعتِ مطہرہ کے بیان کردہ معیار پر نظر رکھنی چاہیے۔چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اول صفحہ 278 پر ہے: پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے: **اول:** سنّی صحیح العقیدہ ہو۔ **دوم:** اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضَروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ **سِوم:** فاسق مُعلِن نہ ہو۔ **چہارم:** اُس کا سلسلہ نبی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک مُتَّصِل ہو۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۲۷۸)

چنگل میں جا پھنسا

ایک **20** سالہ نوجوان نے بتایا کہ میری خوش نصیبی کہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا اور امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید بن گیا، اور اِجتماع میں پابندی سے آنے لگا۔ روزانہ دَرْس دینا اور مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرنا، پابندی کے ساتھ مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنا میرے معمولات میں شامل ہوگیا۔ رمضان المبارک میں سنتوں بھرا اِجتماعی اِعتکاف کرنے کی سعادت بھی

پائی مگر ہائے میری بدنصیبی کہ میں اللہ کے ایک ولی سے مُرید ہونے کے باوجود طریقت کے اُصولوں سے ناواقف ہونے کے باعث اِدھر اُدھر بھٹکنے کا عادی تھا۔ کاش کہ ''یک دَرْ گیر مُحکَم گِیر'' یعنی ''ایک دروازہ پکڑ مضبوطی سے پکڑ'' پر کاربند رہتا اور صِرف اپنے پیرومرشد کی محبت اور جلوے دل میں بسائے رکھتا تو میں یوں برباد نہ ہوتا، کاش! میری عقیدت کا مَحْور صِرف میرے پیرومرشد ہوتے، کاش! میں اپنی عقیدت تقسیم نہ کرتا۔ معاملہ کچھ یوں رہا کہ مجھے جب بھی کسی نام نہاد عامِل یا پیر کے متعلق اطلاع ملتی کہ وہ قلب جاری کر دیتا ہے یا اسمِ اعظم جانتا ہے تو میں بغیر سوچے سمجھے اس کے پاس پہنچ جاتا، مگر ہر جگہ سوائے ظاہری معاملات کے کچھ نہ ملتا لیکن کیا کرتا میں اپنی عادت سے مجبور تھا، جس کا خَمیازہ آخر کار مجھے بھگتنا پڑا۔

ایک دن میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے طریقت کے نام پر کچھ باتیں ایسے سحر انگیز انداز میں بتائیں کہ مجھے بہت اچھا لگا اور میری بدقسمتی کہ میں نے اس سے دوستی کر لی۔ وَقْت گزرتا رہا، ایک دن اس نے اپنے ایک اُستاد سے ملوایا جسے وہ اپنا پیر کہتا تھا۔ اس کے استاد نے مجھے پانی پر کچھ دَم کر کے پلایا اور اپنے پاس پابندی سے آنے کی تاکید کی۔ پھر میرا دوست مجھے اکثر اپنے ساتھ وہاں لے جاتا۔ اس کے استاد نے مجھے روزانہ پڑھنے کے لئے ایک وظیفہ بھی دیا اور کہا کہ اسے پڑھنے کی وجہ سے تم لوگوں کے دل کی پوشیدہ باتیں جان لو گے۔ میں نے بلا سوچے

سمجھے اس وظیفے کو اپنا معمول بنا لیا۔ یوں ایک عرصہ تک وظائف کئے اور پابندی سے اسکے پاس جاتا رہا مگر میرے دل میں رُوحانیت بڑھنے کے بجائے سختی بڑھتی چلی گئی جس کے نتیجے میں میرا دل گناہوں پر دَلیر ہوگیا۔ میں نے اسے آج تک نَماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا اور حیران کن بات یہ تھی کہ میں اس سے بَدظن ہونے کے باوجود اس کے پاس مسلسل جاتا رہتا تھا، نہ جانے مجھے کیا ہوگیا تھا؟ آہستہ آہستہ میں نے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا چھوڑ دی، آہ! پھر سر سے عمامہ شریف بھی اتر گیا اور داڑھی بھی منڈوا دی، نَمازیں پڑھنا چھوڑ دیں اور ہر اس گناہ میں بھی مُلَوَّث ہوتا چلا گیا جو مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بھی نہیں کیا کرتا تھا۔ آہ! میری حالت انتہائی عبرتناک ہوچکی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو میرا وہاں بہت دل لگا مگر پھر دل وہاں سے بھی اُچاٹ ہونا شروع ہوگیا اور گھبراہٹ طاری رہنے لگی کیونکہ اب وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگا تھا جنہیں سن کر میں کانپ اٹھتا۔ وہ کہتا کہ (**مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!**) اللہ، رسول اور مرشد ایک ہی ہیں۔ مرشِد ہی خدا ہے، نَماز روزہ سب کی جگہ بس تصوُّرِ مُرشِد ہی کافی ہے۔ اب میں وہاں جانا نہیں چاہتا تھا مگر میں مجبور تھا کیونکہ وہ شخص مجھے دھمکیاں دیتا کہ یہاں آنے کا راستہ تو ہے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، واپسی کا صِرْف ایک راستہ ہے اور وہ ہے موت۔ میں جب بھی وہاں نہ جانے کا اِرادہ کرتا تو میری طبیعت خراب ہونے لگتی دل گھبرانے لگتا اور میں نہ چاہتے

ہوئے بھی وہاں پہنچ جاتا۔ بالآخر مایوس ہو کر میں نے خودکشی کا فیصلہ کرلیا اور شاید میں خودکشی کر لیتا مگر خوش قسمتی سے کسی طرح مجھے شہزادۂ عطّار الحاج مولانا ابواُسید احمد عبیدِ رضا عطاری مدنی مدظلہ العالی سے ملاقات کی سعادت مل گئی۔ میری رُوداد سن کر انہوں نے بہت ہی شفقت فرمائی اور بڑے پیار سے مجھے سمجھایا اور توبہ کروائی۔ چونکہ شہزادۂ عطّار وکیلِ عطار بھی ہیں لہٰذا میں نے ان کے ذریعے ان کے والدِ محترم (یعنی امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) سے تجدیدِ بیعت بھی کی۔ انہوں نے مجھے کچھ اس طرح کے مَدَنی پھول عطا فرمائے کہ شَجَرہ عطّاریہ کے اَوراد پڑھنے کا معمول رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے مدد (Help) ہوگی، گھبرائیے مت، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ ایک ولی کامل کے مرید ہیں، بس اِرادت مضبوط رکھئے، کوئی خوف مت رکھئے، کُفریات بکنے والوں کے پاس کسی صورت میں نہ جائیں، فرائض وواجبات کی سختی سے پابندی رکھئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) تین سال سے زائد عرصہ ہوا کہ میں ان لوگوں کے پاس جانا چھوڑ چکا ہوں اور اب میں بہُت پُرسکون ہوں، عرصہ دراز کے بعد جب میں نے باجماعت نَماز پڑھنا شروع کی تو میرے آنسو نکل آئے۔ جب میں ان حالات کے متعلق غور کرتا ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں کہ اگر مرشدِ کامِل کی نگاہ نہ ہوتی تو نہ جانے میرا کیا بنتا؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خود کو باکمال سمجھنے والا جلد باز

حضرتِ سیِّدُ نا جُنید بَغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کے ایک مرید کو یہ سُوجھی کہ اب وہ کامل (Perfect) ہوگیا ہے۔ اسے ہر رات ایسا دکھائی دیتا کہ فِرشتے اسے سُواری پر بِٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں۔ آپ اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھا ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذِکْر کیا۔ آپ نے فرمایا: آج جب ''جنّت'' میں جاؤ تو میوے کھانے سے پہلے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ پڑھنا۔ اس نے کہا: بہت اچھا۔ چنانچہ حسبِ معمول جب وہ ''جنّت'' میں پہنچا تو آپ کا فرمان یاد آ گیا۔ تو اس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا۔ یہ ابھی پڑھا ہی تھا کہ اس نے ایک چیخ سنی اور ''جنّت'' کو آنِ واحد میں آنکھوں سے غائب دیکھا اور اپنے آپ کو ایک گندی جگہ پر بیٹھے ہوئے پایا جہاں مُردوں کی ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا جس میں وہ گِرِفتار تھا۔ وہ روتے ہوئے اپنے پیرو مُرشِد حضرتِ سیِّدُ نا جُنید بَغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ کرکے پھر سے ان کی تربیت میں آ گیا۔

(کشف المحجوب، باب آدابہم فی الصحبۃ، ص ۴۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جلد بازی سے کیسے بچیں؟

جلد بازی کا بار بار نقصان اٹھانے کے باوجود اس سے جان چھڑانے کی کوشش نہ کرنا نادانی ہے اس لئے جلد بازوں کو چاہئے کہ جلد بازی سے بچنے کے لئے آج بلکہ ابھی سے ان مَدَنی پھولوں پر عمل شروع کردیں۔

(۱) کام کرنے سے پہلے سوچ لیجئے

جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو تھوڑا رُک جایئے اور سوچئے کہ مجھے یہ کام کرنا چاہئے یا نہیں؟ حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عَرض کی کہ مجھے نصیحت فرمایئے، تو خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر، محبوبِ دَاوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کام تدبیر سے اِختیار کرو، پھر اگر اس کے اَنجام میں بھلائی دیکھو تو کر گزرو اور اگر گمراہی کا خوف کرو تو باز رہو۔

(شرح السنۃ للبغوی، کتاب البر والصلۃ، باب التأنی والعجلۃ، الحدیث: ۳۴۹۴، ج۶، ص۵۴۵)

یعنی جو کام کرنا ہو پہلے اس کا اَنجام سوچو پھر کام شروع کرو، اگر تمہیں کسی کام کے اَنجام میں دینی یا دنیاوی خرابی نظر آئے تو کام شروع ہی نہ کرو اور اگر شروع کرچکے ہو تو باز رہ جاؤ اسے پورا نہ کرو۔ (مرأۃ المناجیح، ج۶، ص۶۲۶ ملخصًا)

کسی کام کا فیصلہ کیسے کرے؟

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز نے فرمایا: اَلْاُمُوْرُ ثَلَاثَۃٌ

اَمْرٌ اِسْتَبَانَ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ اِسْتَبَانَ ضِدُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اَشْكَلَ فَرُدَّهٗ اِلَى اللّٰهِ یعنی کام تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) جس کا دُرُست ہونا بالکل واضح ہو، اس کام کو کرڈالو (۲) جس کا غلط ہونا یقینی ہو، اس کام سے بچو اور (۳) وہ جس کا دُرُست یا غلط ہونا واضح نہ ہو تو ایسے کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اللّٰہ تعالیٰ سے اِستخارہ کرو (یعنی ہدایت چاہو)۔ (بدائع السلک فی طبائع الملک، مشورۃ ذوی رأی، ج ۱ ص ۶۷)

(۲) جلد بازی کے نقصانات پر غور کیجئے

طبیعت میں سکون اور ٹھہراؤ پیدا ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان جلد بازی کی آفات اور نقصانات پر غور وفِکْر کرے اور بے سوچے سمجھے جلد بازی سے کام کرنے پر جو نَدامت و مَلامت ہوگی اسے ذہن میں لائے۔ اس طرح غور وفِکْر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ طبیعت میں توَقُّف وتحمل کی صفت پیدا ہوگی اور عُجلت (یعنی جلد بازی) سے نجات مل جائے گی۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے:

قَدْ یُدْرِكُ التَّأَنِّیْ بَعْضَ حَاجَةٍ   وَقَدْ یَكُوْنُ مَعَ الْمُسْتَعْجِلِ الزَّلَل

یعنی بُرْدْ بار شخص تو اپنے مقاصد پالیتا ہے مگر جلد باز اکثر اوقات پھسل جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۷۵)

روحُ البیان میں ہے:

پَیْشِ سَگْ چُوْں لُقْمَۂِ نَانْ اَفْگَنِیْ   بُوْ کُنَدْ وَانْگَہْ خُوْرَدْ اَے مُقْتَنِیْ

اُوْبَبِیْنِیْ بُوْکُنَدْ مَا بَا خِرَدْ   هَمْ بَبُوْئِیْمَشْ بَعَقْلْ مُنْتَقِدْ

یعنی: کتّے کو لُقمہ ڈالو تو وہ پہلے اسے سُونگھتا ہے پھر کھاتا ہے۔ وہ ناک سے بُو سونگھتا ہے

اور ہم عَقل سے سوچتے ہیں تو ہمیں اس پر فوقیت ہونی چاہئے۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ بنی اسرائیل، تحت الایۃ: ۱۰، ج ۵، ص ۱۳۷)

بُردباری کی تعریف فرمائی

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار، بِاِذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار سے فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ عزَّوجلَّ پسند فرماتا ہے بُرْدباری اور وقار۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بالایمان...الخ، الحدیث: ۲۵، ص ۲۹)

قبیلے کے سردار کا نام منذر ابن عائذ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تھا۔ یہ لوگ اپنی قوم کے نمائندے بن کر اسلام لانے آئے تھے۔ دوسرے لوگ تو آتے ہی بھاگتے ہوئے حضورانور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر انہوں نے اولاً غُسل کیا پھر عمدہ لباس زیبِ تن کیا پھر نہایت وَقار و سُکون سے مسجد نبوی شریف میں حاضِر ہوکر نفل پڑھے پھر دعا مانگی پھر حضورانور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورانور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کی یہ ادا بہت پسند آئی تب یہ فرمایا۔ جب حضورِاَنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدنا منذر ابن عائذ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو یہ بِشارت دی تو انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری یہ صفتیں کَسْبی ہیں یا رب تعالٰی کی عطا کی ہوئی؟ فرمایا: رب تعالٰی کی عطا کردہ۔ تب انہوں نے سجدہ شکر کیا اور کہا: اگر میری یہ صفتیں کَسْبی ہوتیں تو قابلِ

زَوال ہوتیں ،رب کی عطا زائل نہیں ہوتی ،خدا کا شکر ہے جس نے مجھے وہ خصلتیں بخشیں ہیں جس سے وہ اوراس کے رسول راضی ہیں۔ (مرأۃ المناجیح ،ج۶،ص۶۲۵ ملخصًا)

جب تم توقف کروگےتو کامیابی تمہارا مقدر بنے گی

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے: اِذَا تَـاَنَّیْـتَ اَصَبْتَ اَوْ کِدتَّ تُصِیْبُ ،وَاِذَا اسْتَعْجَلْتَ اَخْطَأْتَ اَوْ کِدتَّ تُخْطِیُٔ یعنی جب تونے توقف کیا تو پالیا یا قریب ہے کہ تو پالے اور جب تو نے جلدی کی تو خطا کی یا قریب ہے کہ تو خطا کھا جائے۔ (کنزالعمال ج۲ص۴۴حدیث۵۶۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سِنگر (گلوکار) دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی مَدَنی صُحبت پانے ،جلد بازی کی عادت سے پیچھا چھڑانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیرمحسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا

موقع ملے گا اور دل عاقبت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر نَدامت ہوگی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لب پر دُرُودِ پاک کا وِرد ہوگا اور زَبان تلاوتِ قرآن اور ذکر و نعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نرمی، بے صَبری کی جگہ صبر و تحمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجزی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال و دولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اسلامی بہنوں** کو بھی چاہئے کہ اپنے شَہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔ **آپ** کی ترغیب وتَحریص کے لئے عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مَملُو ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: ملیر (باب المدینہ کراچی) کے اسلامی بھائی (عمر تقریباً 27 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے بچپن میں نعتیں پڑھنے کا شوق تھا، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے گھریلو فنکشنز (تقاریب) میں کبھی کبھار فرمائشی گانا بھی گا لیتا جس پر خوب حوصلہ افزائی ہوتی۔ جب تھوڑا بڑا ہوا تو گٹار (ایک آلۂ موسیقی) سیکھنے کا شوق چُرایا، پھر میں نے باقاعدہ گانا سیکھنے کے لئے اکیڈمی میں داخلہ لیا، کئی سال تک سیکھنے کے بعد میں نے گانے کے مقابلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا، کئی ٹی وی چینلز پر بھی گایا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مجھے شہرت بھی ملتی گئی۔ پھر مجھے دبئ کے

بہت بڑے شو (پروگرام) میں شرکت کا موقع ملا، وہاں سے ھند (بھارت) چلا گیا جہاں تقریباً چھ ماہ تک گانے کے مختلف مقابلوں میں حصہ لیا، بڑے بڑے فنکشنز اور فلموں میں گانا گایا اور کافی نام و مال کمایا۔ پھر گلوکاروں کی ٹیم کے ساتھ دنیا کے مختلف مما لک میں گیا۔ جب کچھ عرصے کے لئے وطن آیا تو اہل خانہ اور محلے داروں نے بڑی پذیرائی کی جس سے نفس کو بڑا مزہ آیا مگر دل کی دنیا بے سکون سی تھی، کچھ کمی محسوس ہورہی تھی۔ نماز کے لئے مسجد میں آنا جانا ہوا تو وہاں پر عشاء کی نماز کے بعد ہونے والے درسِ فیضانِ سنّت میں شرکت کی سعادت ملی۔ میں کبھی کبھار درس میں بیٹھنے لگا مگر دل و دماغ پر دوسری مرتبہ ملک سے باہر جانے کا خیال چھایا ہوا تھا، اسی لئے درس میں ملنے والے مَدَنی پھول میری زندگی میں خاص تبدیلی نہ لا سکے۔ اسلامی بھائی مجھ پر انفرادی کوشش کرنا شروع کرتے تو میں ٹال مٹول کر کے نکل جاتا۔ ایک رات سویا تو خواب میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کی زیارت ہوئی جو بلند جگہ پر کھڑے مجھے اپنے پاس بلا رہے تھے گویا کہ مجھے گناہوں کی دلدل سے نکلنے کی ترغیب دے رہے ہوں۔ جب صبح اٹھا تو اپنے اندازِ زندگی پر کچھ دیر غور و فکر کیا مگر پھر ”وہی چال بے ڈھنگی سی۔“ بہر حال کچھ عرصے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مر چکا ہوں اور میری لاش کو غسل دیا جا رہا ہے پھر میں نے خود کو عالَم برزخ میں پایا، جہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا، اس وقت میں نے خود کو ایسا بے بس محسوس کیا کہ کبھی نہ کیا ہوگا، اب میں نے خود سے کہا: ”تم بہت مشہور ہونا چاہتے تھے، دیکھ لی اپنی اوقات!“ صبح جب آنکھ

کھلی تو میں پسینے میں نہایا ہوا تھا اور میرا بدن کانپ رہا تھا۔ ایسا لگا کہ مجھے ایک موقع اور دیتے ہوئے دوبارہ دُنیا میں بھیج دیا گیا ہے۔اب میرے سر سے گانا گانے کا بھوت اُتر چکا تھا میں نے فیصلہ کرلیا کہ اب میں گانا نہیں گاؤں گا اور اپنے گناہوں سے توبہ کرلی۔ جب گھر والوں کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے سخت مزاحمت کی مگر اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے کرم سے میرا مَدَنی ذہن بن چکا تھا لہٰذا میں اپنے فیصلے پر قائم رہا۔ مجھے خواب میں دوبارہ اسی مبلغِ دعوتِ اسلامی کی زیارت ہوئی، انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک ''وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۶۹﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے، اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔(پ۲۱، العنکبوت:۶۹)'' کے مصداق مجھے دعوتِ اسلامی میں استقامت ملتی گئی ۔ میں نے نمازوں کی پابندی شروع کردی، اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالی اور سبز سبز عمامے سے سرسبز کرلیا۔ پہلے میں گانوں کے اشعار پڑھا کرتا تھا اب مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا میرا معمول تھا۔ ایک رات کوئی کتاب پڑھتے پڑھتے میں سویا تو میری خوش نصیبی اپنی معراج کو پہنچ گئی اور مجھے خواب میں اپنے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا رُخِ زیبا دیکھنا نصیب ہوگیا جس پر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ اس سے میرے دل کو بڑی ڈھارس ملی۔ پھر مفتیٔ دعوتِ اسلامی

حضرت علامہ حافظ مفتی محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الغنی کی قبر مبارک مسلسل برسات کی وجہ سے کھلی تو ان کے صحیح سلامت بدن، تازہ کفن، سبز سبز عمامے اور زلفوں کے جلوے دیکھ کر میں خوشی سے جھوم اُٹھا کہ دعوتِ اسلامی کے وابستگان پر اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا کیسا کرم ہے۔ مَدَنی کام کرتے کرتے کل کا گلوکار مَدَنی ماحول کی برکت سے آج کا مبلغ ونعت خوان بن گیا، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مجھے دعوتِ اسلامی کی ذیلی مشاورت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے مسجد اور بازار میں فیضانِ سنّت کا درس دینے، صدائے مدینہ لگانے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک مَدَنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے، آمین بجاہ النبیِ الکریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون سے کام جلدی کرنے چاهئیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ کام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے، مگر جلدی کا مطلب یہ ہے کہ ان کو انجام دینے کے لئے جلد قدم بڑھائے نہ کہ ان کاموں کو جلدی جلدی کرنے کی کوشش میں بگاڑ بیٹھے یا ادھورا (Incomplete) چھوڑ دے۔

آخِرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے

حدیث پاک میں ہے: اِطمینان ہر چیز میں ہو، سوائے آخِرت کے کام کے۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرفق، الحدیث: ۴۸۱۰، ج ۴، ص ۳۳۵)

یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے اسے موقع (Chance) ملتے ہی کرلو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو (حج کا) موقع ملا نہ کیا پھر نہ کرسکے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ بھلائیوں میں جلدی کرو۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۴۸) شیطان کارِ خیر میں دیر لگوا کر آخر میں اس سے روک دیتا ہے۔ (مرأۃ المناجیح، ج ۶، ص ۶۲۷ ملخصًا)

6 کاموں میں جلدی ضروری ہے

بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کا فرمان ہے کہ اگرچہ عُجلت شیطانی عمل ہے لیکن چھ امور میں عُجلت ضروری ہے: (۱) نَماز کی ادائیگی میں جب اس کا وَقْت ہو جائے۔ (۲) مَیِّت کو دَفْن کرنے میں جب حاضر ہو۔ (۳) جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے بیاہ میں جلدی کی جائے۔ (۴) قرض کو بھی جلد ادا کیا جائے جب ادائیگی کی طاقت حاصِل ہو۔ (۵) جب مہمان تشریف لائے تو اسے کھانا جلد کھلایا جائے۔ (۶) جب گناہِ صغیرہ یا کبیرہ کا ارتکاب ہو جائے تو توبہ میں عجلت کی جائے۔

(تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۱۳۷)

کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟

۞ نَماز کے لئے اٹھنے میں دیر نہ کیجئے ۞ نَماز کا وقت آجانے پر نَماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے ۞ ادائے قرض میں جلدی کیجئے ۞ سلام میں پہل کیجئے ۞ حجِ فرض کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے ۞ غُسل فرض ہونے پر غُسل کرنے میں جلدی کیجئے ۞ گناہوں سے جلد توبہ کر لیجئے ۞ نیک بننے میں جلدی کیجئے ۞ راہ خدا میں خَرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے ۞ اولاد جوان ہوجائے تو جلد شادی کردیجئے ۞ مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے ۞ کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے ۞ جنازہ حاضر ہو تو نَماز جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے ۞ حق تلفی کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے ۞ ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے۔

﴿1﴾ نَماز کے لئے اٹھنے میں دیر نہ کیجئے

افسوس کہ آج ہمارے مسلمانوں کی اکثریت نَماز کی پابندی نہیں کرتی اور جو نَماز کے عادی ہوتے ہیں اس میں سے بھی ایک تعداد کے لئے نیند سے بیدار ہوکر نَمازِ فجر ادا کرنا بے حد دشوار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب انہیں نَماز کے لئے جگایا جاتا ہے یا دعوتِ اسلامی کے کسی مبلغ کی ''**صدائے مدینہ**'' ان کے کانوں تک پہنچتی ہے تو وہ اُوں آں کرکے بستر پر پڑے رہتے ہیں حتّٰی کہ شیطان انہیں تھپک کر پھر سے نیند کی وادی میں پہنچا دیتا ہے اور **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! پہلے ان کی جماعت چُھوٹتی ہے پھر نَماز ہی قضا ہوجاتی ہے، اس لئے جونہی فجر کے لئے آنکھ کھلے ہاتھوں ہاتھ بستر چھوڑ

دینا اور نَماز کی تیاری میں مشغول ہو جانا ہی دانشمندی ہے۔

شیطان ناک پر گرہ لگا دیتا ہے

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جب تم میں کوئی انسان سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گُدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ رات لمبی ہے۔ جب وہ بیدار ہو کر اللہ تعالٰی کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو اس کی دو گرہیں کھل جاتی ہیں پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پس وہ صبح کے وقت ہشاش بشاش ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت بد باطنی اور سستی کے ساتھ اٹھتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، الحدیث: ۷۷۶، ص ۳۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 499 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**نَماز کے احکام**'' صَفحہ 495 پر **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں: ''**خبردار!** جب بھی آپ کے یہاں نِیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو جماعت کا وَقت ہوتے ہی کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو تو اِنفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نَمازِ باجماعت کے لئے مسجد کا رُخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں

دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نَماز آئے اور سُستی کے باعث **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کے لئے بعد نَمازِ ظہر اور شام کے کھانے کے لئے بعد نَمازِ عشا مہمانوں کو بلانے میں غالبًا باجماعت نمازوں کے لئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہئے کہ وَقت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نَماز کا اِہتمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز'' کی مصروفیت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ''نَمازِ باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔''

جماعتِ اُولٰی ترک نہ کیجئے

اِفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نَمازوں کی مسجد کی جماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) ترک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے تو اُن پر واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلاعُذرِ شَرْعی باوجودِ قدرت فَرض نَماز مسجد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے اُن کو ڈر جانا چاہئے کہ صحابیٔ رسول، حضرت سیِّدنا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللّٰہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نَمازوں (کی جماعت) پر وَہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے

کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے سُنَنِ ھُدٰی مَشْرُوع کیں اور یہ (باجماعات) نمازیں بھی سُنَنِ ھُدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہوجاؤ گے۔'' (مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، ج۱، ص ۲۳۲، حدیث ۶۵۴) جو لوگ خوامخواہ سستی کی وجہ سے پوری جماعت حاصِل نہیں کرتے وہ توجُّہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''بحرالرّائق'' میں ہے، قنیہ میں ہے، اگر اذان سُن کر دُخولِ مسجد (یعنی مسجد میں داخل ہونے کے لئے) اِقامت کا اِنتظار کرتا رہا تو گنہگار ہوگا۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۱۰۲، البحرالرائق ج ۱ ص ۶۰۴) فتاویٰ رضویہ شریف کے اسی صفحہ پر ہے: ''جو شخص اذان سُن کر گھر میں اِقامت کا اِنتظار کرتا ہے اُس کی شہادت یعنی گواہی قبول نہیں۔'' (البحرالرائق ج ۱ ص ۴۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اِقامت تک مسجد میں نہیں آجاتا بعض فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کے نزدیک وہ گنہگار اور مردودُ الشَّھادۃ یعنی گواہی کے لیے نالائق ہے تو جو بِلا عذر گھر میں جماعت قائم کرتا یا بغیر جماعت نَماز پڑھتا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نَماز ہی نہیں پڑھتا اُس کا کیا حال ہوگا!

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ ہمیں پانچوں نَمازیں مسجد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ

الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(نماز کے احکام ص ۲۶۹)

قضا نمازیں جلدی ادا کر لیجئے

اَحناف کے نزدیک اگرچہ نماز کی قضا میں جلدی کرنا واجب ہے، لیکن بچوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام کرنے کی ذمہ داری کی وجہ سے اس میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ چنانچہ صدرالشریعہ، بدرالطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **''بہارِشریعت''** میں نَقل فرماتے ہیں: ''جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر بھی جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وَقت فرصت کا ملے اس میں قضا بھی پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں، قضا کے لئے کوئی وَقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا۔'' (بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۴، ص ۷۰۶)

مدینہ: قضا نمازوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت جلد اول حصہ **4** اور شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف **نماز کے احکام** کے باب **''قضا نماز کا طریقہ''** کا مطالعہ کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ ادائے قرض میں جلدی کیجئے

قرض (loans) کا لین دین باہمی خیر خواہی کا ایک بہترین ذریعہ ہے لیکن جب قرض لینے والا وقت پر واپس نہ کرے یا آج کل کرنا شروع کردے تو قرض دینے والے کے دل پر کیا گزرتی ہے؟ یہ وہی جانتا ہے۔ بہر حال یاد رکھئے! اگر قرضدار قرض ادا کرسکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سو رہا ہو اس کے ذِمّے گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہیگا) اور ہر صورت میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کرسکتا ہے تب بھی کرنا پڑیگا، اگر ایسا نہیں کریگا تو گنہگار ہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گنہگار ہوگا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا کیونکہ اس کا یہ فعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۶)

ہمتِ مرداں مددِ خدا

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں نَقل کرتے ہیں: جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح ادا کردوں گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مقرَّر فرما

دیتا ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔

(اِتحافُ السّادۃ المتقین للزّبیدی ج٦ ص٤٠٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ سلام میں پہل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو سلام میں پہل کر کے نیکیوں کی طرف جلدی بڑھ جانے کی کوشش کیا کیجئے ، چند مَدَنی پھول قبول فرمائیے: ﴿1﴾ سلام میں پہل کرنا **سنّت** ہے ﴿2﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا اللہ عزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے ﴿3﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے **سلام** کرنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج٦ ص٤٣٣) ﴿4﴾ **سلام** (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (الجامع الصغیر، الحدیث ٤٨٧، ص٣٦) ﴿5﴾ اور جب آپ کو کوئی سلام کرے تو جواب دینے میں دیر نہ کیجئے ، خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زَبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام دینا فوراً واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زَبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو اَلسَّلامُ

عَلَیْکُم لکھا ہوتا، اس کا جواب زَبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارشریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۴۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ فرض حج کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے

شرائط پوری ہونے پر مسلمان پر عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے لہٰذا جس سال کسی پر حج فرض ہوجائے وہ اُسی سال ادا کرلے کہ عمر کا کچھ بھروسہ نہیں، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔'' (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۰۹ حدیث ۲۶) اور ابو داود و دارمی کی روایت میں یوں ہے: ''جس کا حج کا اِرادہ ہو تو جلدی کرے۔''

(سنن ابی داود ج ۲ ص ۱۹۷ حدیث ۱۷۳۲)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 1036 پر لکھتے ہیں: جب حج کے لیے جانے پر قادِر ہو حج فوراً فرض ہوگیا یعنی اُسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسِق ہے اور اس کی گواہی مَردُود مگر جب کرے گا اَدا ہی ہے قضا نہیں۔ (درمختار ج ۳ ص ۵۲۰)

شَرَف حج کا دیدے چلے قافِلہ پھر
مِرا کاش! سُوئے حرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ غسلِ جنابت کرنے میں جلدی کیجئے

جب جب غُسل فرض ہو جلدی پا کی حاصِل کرنے کی کوشِش کرنی چاہیئے اگرچہ غُسلِ جَنابت میں دیر کر دینا گناہ نہیں البتّہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے۔ چُنانچِہ **بہارِشریعت** میں ہے: ''جس پر غُسل واجِب ہے وہ اگر اتنی دیر کر چکا کہ نَماز کا آخِر وَقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا۔ (بہارِشریعت، ج١، حصّہ ٢ ص ٣٢٥)

جَنابت کی حالت میں سونے کے اَحکام

حضرتِ سیِّد نا ابوسَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: **اُمّ المُؤمِنین** حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے پوچھا گیا: کیا نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جَنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ''ہاں! اور وُضو فرما لیتے تھے۔'' (صحیح البخاری ج ١ ص ١١٧ حدیث ٢٨٦)

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے بیان کیا کہ امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے تذکِرہ کیا: رات میں کبھی جَنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کیا جائے؟) **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وُضو کر کے عُضوِ خاص کو دھو کر سو جایا کرو۔ (ایضاً ص ١١٨ حدیث ٢٩٠)

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مذکورہ احادیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جُنُبی ہونے (یعنی غسل فرض ہونے) کے بعد اگر سونا چاہے تو مُستَحَب ہے کہ وُضو کرے، فوراً غُسْل کرنا واجِب نہیں البتّہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے۔ یِہی اِس حدیث کا مَحمل ہے۔ حضرت علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے ابوداود و نَسائی وغیرہ میں مَرْوِی ہے کہ فرمایا: اُس گھر میں فِرِشتے نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتّا یا جُنُبی (یعنی بے غُسلا) ہو۔ (سنن ابی داود، ج١ص١٠٩ حدیث٢٢٧) اِس حدیث سے مُراد یِہی ہے کہ اتنی دیر تک غُسْل نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے اور وہ جُنُبی (یعنی بے غُسلا) رہنے کا عادی ہو اور یِہی مطلب بُزُرگوں کے اس اِرشاد کا ہے کہ حالتِ جَنابت میں کھانے پینے سے رِزْق میں تنگی ہوتی ہے۔

(نُزھۃ القاری ج١ص٧٧٠، ٧٧١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) گناھوں سے جلد توبہ کر لیجئے

سَرْوَرِعالَم ،نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمّے کوئی گناہ نہ ہو۔'' (السنن الکبری، حدیث:٢٠٦١، ج١٠، ص٢٥٩) مگر توبہ جیسے مُفِید اور ضروری کام میں بھی بعض اسلامی بھائی دیر کرتے ہیں اس کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ نفس و شیطان اس طرح انسان کا ذہن بناتے ہیں کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے بعد میں توبہ کرلینا.. یا.. ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کرلینا.. یا.. نوکری سے

ریٹائر ہونے کے بعد توبہ کر لینا۔ چنانچہ یہ ''نادان'' نفس وشیطان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے توبہ سے محروم رہتا ہے۔ایسے اسلامی بھائی کو اس طرح غور کرنا چاہیے کہ جب موت کا آنا یقینی ہے اور مجھے اپنی موت کے آنے کا وَقت بھی معلوم نہیں تو توبہ جیسی سعادت کو کل پر موقوف کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ جس گناہ کو چھوڑنے پر آج میرا نفس تیار نہیں ہو رہا کل اس کی عادت پختہ ہو جانے پر میں اس سے اپنا دامن کس طرح بچاؤں گا؟ اور اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے کہ میں بڑھاپے میں پہنچ پاؤں گا یا نوکری سے ریٹائر ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟ حدیثِ پاک میں ہے کہ'' توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ ..الخ، رقم ۱۸، ج ۴، ص ۴۸)

پھر موت تو کسی خاص عمر کی پابند نہیں ہے، بچہ ہو یا بوڑھا، جوان ہو یا اُدھیڑ عمر یہ بلاامتیاز سب کو زندگی کی رونقوں کے بیچ سے اٹھا کر قبر کے گڑھے میں پہنچا دیتی ہے، یہ وہ ہے کہ جب اِس کے آنے کا وَقت آجائے تو کوئی خوشی یا غم، کوئی مصروفیت یا کسی قسم کے ادھورے کام اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے، ایک دن مجھے بھی موت آئے گی اور مجھے زیرِ زمین دَفن ہونا پڑے گا، اگر میں بغیر توبہ کے مر گیا تو مجھے کتنی حسرت وندامت کا سامنا کرنا پڑے گا، ابھی مہلت میسّر ہے لٰہذا مجھے فوراً توبہ کر لینی چاہئیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾8﴿ نیک بننے میں جلدی کیجئے

بعض اسلامی بھائی بعدِ توبہ نیک بننا چاہتے ہیں اوراس کے لئے کوشاں بھی ہوجاتے ہیں مگر شیطان ان کا ذہن بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ نیک بنو اتنی جلدی کیا ہے! پھر ان کی سست روی سے فائدہ اٹھا کر ان کو دوبارہ گناہوں کی اندھیر نگری میں دھکیل دیتا ہے، اس لئے آہستہ آہستہ نہیں جلدی جلدی نیک بننے کی کوشش کرنی چاہیے، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ اِرشاد فرماتے ہیں کہ صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اے لوگو! مرنے سے پہلے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلو، مشغولیت سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کثرت سے یاد کرکے اور ظاہر و پوشیدہ کثرت سے صدقہ کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ناطہ جوڑلو کہ تمہیں رِزْق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری پریشانیاں دور کر دی جائیں گی اور جان لو! میری اس جگہ، اس دن، اس مہینے اور اس سال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قیامت تک کے لئے تم پر جمعہ فرض فرمادیا ہے لہٰذا جو میری حیاتِ ظاہری میں یا میرے بعد حاکمِ اسلام کی موجودگی میں خواہ وہ عادل ہو یا ظالم، اسے ہلکا جان کر یا بطورِ انکار چھوڑے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بکھرے ہوئے کام جمع نہ فرمائے گا اور نہ ہی اس کے کام میں بَرَکت دے گا، سن لو! جب تک وہ توبہ نہ کرے گا اس کی کوئی نَماز ہے نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ اور نہ ہی کوئی اور نیک عمل یہاں تک کہ توبہ کرے اور

جو توبہ کرلے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوات، باب فی فرض الجمعۃ، الحدیث:۱۰۸۱،ص ۲۵۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلدی جلدی نیک بننے کی کوشش کے لئے جلدی جلدی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُری عادتوں سے نَجات **اور اچّھی نیّتوں** کی عادات نصیب ہوں گی، آیئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی ایک زبردست مَدَنی بہار سنتے ہیں:

شرابی کی توبہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ کھارادر کے مقیم اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: ہمارے علاقے میں ایک انتہائی **بدکردار شخص** رہائش پذیر تھا۔ وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے بہت **بدنام** تھا، لوگ اسے بہت **سمجھاتے** مگر اس کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔ دیگر برائیوں کے ساتھ ساتھ دن رات **شراب** کے نشے میں بدمست رہا کرتا۔ اس کے شب وروز بحرِ گناہ میں غوطہ زنی کرتے گزر رہے تھے کہ ایک دن کسی اسلامی بھائی نے اُسے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کی خوش نصیبی کہ وہ اجتماع میں شریک ہوگیا۔ جونہی

اِجتماع میں شیخ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **سنتوں بھرا بیان** شروع ہوا وہ سراپا اِشتیاق بن گیا۔ جب رقت انگیز بیان کی تاثیر کانوں کے راستے اس کے دل میں اُتری تو وہاں سے **ندامت کے چشمے** پھوٹ نکلے جو آنکھوں کے راستے آنسوؤں کی صورت میں بہنے لگے۔ **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے سبب اس پر اتنی رِقّت طاری ہوئی کہ بیان کے ختم ہوجانے کے بعد بھی وہ بہت دیر تک سر جھکائے زاروقطار **روتا** رہا۔ پھر اس نے شیخ طریقت ،**امیرِ اہلسنّت** دامَتْ بَرَکَاتہم العالیہ کے ہاتھ بیعت ہوکر حضور **غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اس نے اپنے سابقہ **گناہوں سے توبہ** کر کے شراب کو ہمیشہ کے لیے تَرک کرنے کا اِرادہ کرلیا۔ اچانک شراب چھوڑنے کی وجہ سے اس کی **طبیعت** شدید خراب ہوگئی، کسی نے مشورہ دیا کہ شراب یک دَم نہیں چھوڑی جاسکتی لٰہذا فی الحال تھوڑی بہت پی لیا کرو، تھوڑا سکون مل جائے گا پھر کم کرتے کرتے چھوڑ دینا، لیکن اس نے یہ غلط مشورہ نہ مانا شراب پینے سے **صاف انکار** کردیا اور تکلیفیں اٹھا کر شراب سے **چھٹکارا** پا ہی لیا۔ پانچوں **نمازیں** مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کو اپنا معمول بنالیا اور چہرے پر سنت کے مطابق **داڑھی شریف** بھی سجالی۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول نے اُس اسلامی بھائی کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ وہ سنت کے مطابق **سفید لباس** میں ملبوس نظر آتے، ہفتے میں ایک دن علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شریک ہوتے۔ دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** کرنے کی بَرَکت

سے انہیں ایسی ملنساری نصیب ہوئی کہ جوکوئی ان سے ملتا، ان کا **گرویدہ** ہو جاتا۔

ایک دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی انہیں اسپتال میں داخل کروادیا گیا، کثرتِ قے واِسہال (دست) کی وجہ سے نڈھال ہو گئے ۔ان کی حالت دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ شاید اب **صحت یاب** نہ ہوسکیں ۔شام کے وَقت اچانک بلند آواز سے **کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ** پڑھا اور ان کی رُوح قفسِ عُنْصُری سے **پرواز** کرگئی ۔جب ان کے اِنتقال کی خبر علاقے میں پہنچی تو ان سے محبت رکھنے والا ہر اسلامی بھائی اُداس اور **مغموم** دکھائی دینے لگا۔ان کے جنازے میں کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ اُن کی نَماز جنازہ ان کے پیرومرشد، شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دامَت بَرَکاتُہم العالیہ نے پڑھائی ۔اسلامی بھائی **مُرید کے جنازے پر مُرشد کی آمد** پر فرطِ رَشک سے اشکبار ہو گئے ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے

سال مکمل ہوجانے کے بعد ایک ساتھ **زکوٰۃ** دے دیجئے کیونکہ بتدریج یعنی تھوڑی تھوڑی کرکے دینے میں گناہ لازم آنے کے علاوہ دیگر آفتیں بھی ممکن ہیں۔ مثلاً ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص زکوٰۃ نہ دینے کا **وبال** اپنی گردن پر لئے دنیا سے رُخصت

ہوجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آج ادائیگی کا جو پختہ **اِرادہ** ہے کل نہ رہے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

نیت میں فرق آجاتا

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک قَبائے نفیس بنوائی۔ طہارت خانے میں تشریف لے گئے، وہاں خیال آیا کہ اسے راہِ خدا میں دے دیا جائے، فوراً خادم کو آواز دی' قریبِ دیوار حاضر ہُوا۔ حضور نے قبائے معلّٰی اُتار کردی کہ فلاں محتاج کو دے آؤ۔ جب باہَر رونق افروز ہُوئے تو خادم نے عَرض کی: ''اس دَرَجہ تَعْجِیْل (یعنی جلدی) کی وجہ کیا تھی؟'' فرمایا: '' کیا معلوم تھا باہَر آتے آتے **نیت میں فرق** آجاتا۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ١٠ ص ٨٤) **سبحان اللہ!** یہ اُن کی احتیاط ہے جو اہلِ تقوٰی کی آغوش میں پلے اور طہارت و پاکیزگی کے دریا میں نہائے دُھلے ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ اولاد جوان ہوجائے تو جلد شادی کر دیجئے

اولاد کے جوان ہوجانے پر والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی نیک اور صالح خاندان میں شادی کردیں۔ حضرت سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سَرْوَرِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: اپنے بیٹوں

اور بیٹیوں کا نکاح کرو، بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انہیں عمدہ لباس پہناؤ اور مال کے ذریعے ان پر اِحسان کرو تا کہ ان میں رَغْبَت کی جائے (یعنی ان کے لئے نکاح کے پیغام آئیں)۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، الحدیث ۴۵۴۲۴، ج۱۶، ص۱۹۱)

نکاح میں بلاوجہ تاخیر نہ کی جائے۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے ہاں لڑکے کی وِلادت ہو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے آداب سکھائے، جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کردے، اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور لڑکا مبتلائے گناہ ہوا تو اس کا گناہ والد کے سر ہوگا۔'' (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۶۶، ج۶، ص۴۰۱)

نبی اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان اپنی اولاد کے نکاح میں بلاعُذر تاخیر کرنے والوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مَرْوِی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب تمہیں کُفُو مل جائے تو تم اپنی بچیوں کا نکاح ان سے کردو اور بچیوں کے معاملے میں ٹال مٹول (یعنی آج کل) مت کرو۔'' (کنز العمال، کتاب النکاح، الحدیث ۴۴۶۸۶، ج۱۶، ص۱۳۵)

مدینہ: کُفُو کا معنیٰ یہ ہے کہ مرد عورت سے نَسَب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ کفاءت صِرْف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی

ہو اس کا اِعتبار نہیں۔ کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے نسب، اسلام، پیشہ، حریت، دیانت، مال۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب النکاح، ج۱، ص ۲۹۰، ۲۹۱، وفتاویٰ رضویہ، ج۱۱، ص۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے

مہمان (guest) کو کھانا کھلانا میزبانی کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے لیکن بعض نادان پُرتکلُّف کھانا تیار کروانے کی کوشِش میں اتنی تاخیر کردیتے ہیں کہ بھوک سے مہمان کا بُرا حال ہوجاتا ہے، یہی حال شادیوں میں کھانا کھلانے کا ہے، مہمانوں کو دیئے گئے وَقت سے تین یا چار گھنٹے بعد کھانا فراہم کرنا بہت تکلیف دہ ہے کیونکہ شادی میں کھانے کی دعوت کی وجہ سے مہمان اپنے گھر سے بھی کھانا کھا کر نہیں آسکتا، اس لئے شادی ہو یا گھریلو دعوت یا پھر گھر آئے مہمان کو کھانا پیش کرنے کا معاملہ! بلاوجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

مجھے سالن کی خوشبو پسند ہے

ایک عِطْر فَروش کے گھر دوپہر کے وقت دو مہمان آگئے۔ وہ کافی دیر اُن سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا مگر کھانا پیش کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ بھوک کے مارے مہمانوں کا برا حال تھا۔ آخرش باتوں باتوں میں عِطْر فَروش نے جب ایک مہمان سے پوچھا کہ آپ کو کونسی خوشبو پسند ہے؟ تو اس نے جواب میں کہا: سالن کی خوشبو۔ یہ سن کر عِطْر فَروش کی ہنسی چھوٹ گئی، چنانچہ اس نے جلدی سے ان کو کھانا پیش کر دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾12﴿ کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے

کسی کو بُرائی میں مُبتَلا دیکھ کر اَحسن انداز میں نَرمی اور شفقت کے ساتھ اس کی اِصلاح میں دیر نہ کیجئے کیونکہ بعض اوقات اِصلاح نہ کرنے کے نتائج بڑے بھیانک ہوتے ہیں، ایک حکایت ملاحظہ کیجئے:

کان نوچ ڈالا

ایک مرتبہ ایک مُجرِم کو تختہ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اسکی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کردی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں پر موجود لوگوں نے اسے سَرزَنِش (یعنی تنبیہ) کی کہ نامعقول ابھی جبکہ تو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اِس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی تو میں سمجھا کہ یہ اچھا کام ہے اور یوں میں جرائم کی دنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور اَنجام کار آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾13﴿ نمازِ جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے

حضرتِ سیِّدُنا حُصَین بن وَحْوَح انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت

ہے کہ بے چین دلوں کے چین ، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین ، سَروَرِ کونین ، نانائے حَسَنَین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''عَجِّلُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِجِیْفَۃِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ اَھْلِہٖ جلدی کرو کہ مسلمان کے جنازے کو روکنا نہ چاہئے کہ مسلمان کی لاش اس کے گھر میں پڑی رہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، ج ٣ ص ٢٦٨، حدیث ٣١٥٩)

جلدی دَفن کردو

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العِبادصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: ''اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْہُ وَاَسْرِعُوْا بِہٖ اِلٰی قَبْرِہٖ یعنی جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے نہ روکو اور جلدی دَفن کو لے جاؤ۔'' (المعجم الکبیر، ج ١٢ ص ٣٤٠ حدیث ١٣٦١٣)

علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: ''اگر روزِ جمعہ پیش از جمعہ (یعنی جمعہ کی نماز سے پہلے) جنازہ تیار ہوگیا جماعتِ کثیرہ کے اِنتظار میں دیر نہ کریں پہلے ہی دَفن کردیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اس کے خلاف رائج ہے، جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعتِ کثیر کے اِنتظار میں روکے رکھے ہیں اور نرے جُہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں، کوئی کہتا ہے میّت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوجائے، کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دَفن کریں گے تو میّت کو ہمیشہ جمعہ ملتا

رہے گا۔ یہ سب بے اصل وخلافِ مقصدِ شرع ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۹ ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ حق تلفی کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 62 صفحات پر مشتمل رسالے ''ظُلم کا انجام'' کے صفحہ 7 پر ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفْلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہوں وہ مُفْلِس ہے۔ فرمایا: ''میری اُمّت میں **مُفْلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذِمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔'' (صَحیح مُسلِم ص۱۳۹۴ حدیث۲۵۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کر لیجئے، سچی توبہ کر لیجئے اور ٹھہریئے! بندوں کی حق تلفی کے مُعامَلے میں بارگاہِ الٰہی

عَزَّوَجَلَّ میں صِرف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو جو حُقُوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو معاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اور طنز بازی کی، دل آزار نقلیں اُتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گُھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اوراس کو پتا چل گیا، جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شَرعی ایذا کا باعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً معاف کروالیجئے، اگرکسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہوجائے گی توخُدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگریہی فرد آپ کی نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گناہ آپ کے سرڈالدیگا اُس وَقت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن (Position)'' کی دھجیاں تو اُس وَقت اڑیں گی اورآہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کےقدموں میں گرکر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑکر، اپنے ماتَحتوں کے پاؤں پکڑکر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گِڑگِڑا کر، ان کے آگے خود کو ذلیل کرکے آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل کرنے کی سعی فرمالیجئے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ** یعنی جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجِزی

کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

(شُعَبُ الایمان ج۶ ص۹۲ ۷ حدیث ۹۲۲۸)(ظُلم کا انجام، ص ۵ تا ۲۵)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں

بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی مبارک زندگی میں نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت، تاجدارِ نُبُوَّت، شَہَنشاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دومرتبہ **جنّت** خریدی، ایک مرتبہ ''بیرِ رُومہ'' (ایک کنویں کا نام) یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقْف کر کے اور دُوسری بار ''جَیشِ عُسْرَت (غزوہ تبوک)'' کے موقع پر۔ چُنانچِہ سُنَنِ تِرمِذی میں ہے: حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ الرحمٰن بن خَبَّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبَوی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں حاضِر تھا اور **حُضُورِ اکرم**، نورِ مُجَسَّم، رسولِ محترم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ **مُحتَشَم**، سراپا جُود وکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کو ''جَیشِ عُسْرَت'' (یعنی غزوۂ تبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرشاد فرما رہے تھے۔ حضرتِ **سیِّدُ نا عُثمان بن عفّان** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُٹھ کر عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پالان اور دیگر **مُتَعَلِّقہ** سامان سَمیت **سو اُونٹ** میرے ذِمّے ہیں۔ حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

وسلّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔تو **حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے اورعَرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں تمام سامان سَمیت **دوسواُونٹ** حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں ۔دو جہاں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً اِرشاد فرمایا تو **حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: یا رسولَ **اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مع سامان **تین سو اُونٹ** اپنے ذمّے قَبول کرتا ہوں۔

راوِی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضو رِانور، مدینے کے تاجور، شافِعِ مَحشر، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سن کر منبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لاکر دو مرتبہ فرمایا:''آج سے **عثمان** (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) جو کچھ کرے اس پر مُو اخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔''

(سُنَن التِرمذی ج ۵ ص ۳۹۱ حدیث ۳۷۲۰)

اِمامَ الاسخیاء! کردو عطا جذبہ سخاوت کا!
نکل جائے ہمارے دل سے حُبِّ دولتِ فانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

950 اُونٹ اور 50 گھوڑے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دیکھا گیا ہے بعض حضرات دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ لکھوا دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے

تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں ! مگر قربان جایئے محبوبِ مصطفٰے ،سیّدُ الاَسخیاء، عثمانِ باحیا رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جُود و سخا پر کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے اِعلان سے بَہُت زیادہ چندہ پیش کیا چُنانچِہ مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الامّت ، حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اِعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقت آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں۔ پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلی بار میں ایک 100 کا اِعلان کیا، دُوسری بار 100 اونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا، (یوں) کُل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۹۵)

مجھے گر مل گیا بحرِ سخا کا ایک بھی قطرہ
مِرے آگے زمانے بھر کی ہو گی ہیچ سلطانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَد تر سے عزیز تر بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کے کاموں کا شوق بڑھانے کیلئے، تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہیے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھیے، سنتوں پر عمل کرتے رہیے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندَگی گزاریئے اور

اِس پر استِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہیے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد'' مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** سنتے ہیں: **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 22 سال) کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں کم عُمری ہی سے **بُرے دوستوں** کی صحبت میں پڑ گیا۔ اُنہوں نے مجھے اپنے رنگ میں رنگ لیا، یوں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا کردار **بگڑتا** چلا گیا۔ میں اب **شراب** پینے لگا تھا، ہیروئن کا **نشہ** بھی کرتا تھا۔ محلے کے چند نوجوان بھی میرے پاس اُٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے **نشے کی عادت** میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ سارے محلے والے مجھ سے **بیزار** تھے۔ اگر محلے کا کوئی لڑکا میرے ساتھ ہوتا تو اس کے گھر والے آ کر مجھے **مارتے**، گالیاں بھی دیتے اور کہتے: ''**خبردار!** اب میرے بیٹے یا میرے بھائی کو اپنے ساتھ نہ رکھنا۔'' گھر والے بھی مجھے بُرا بھلا کہتے، سمجھاتے، مگر میں ٹَس سے مَس نہیں ہوتا تھا۔ تنگ آ کر اُنہوں نے مجھے گھر سے **نکال** دیا کہ اس کو کچھ تو اپنی **غلطی** کا احساس ہو مگر مجھے اپنی غلطی کا احساس کیونکر ہو سکتا تھا؟ میرے دل و دماغ پر تو **نشے کا سُرور** چھایا ہوا تھا۔ آخر کار میری حالت ایسی ہو گئی کہ میں ٹھیک سے چل بھی نہیں سکتا تھا۔ **فکرِ آخرت** تو دُور کی بات، مجھے تو دُنیا کی فکر بھی نہیں رہی تھی۔ اپنے **رب**

عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے کرتے شاید میں نشے کی حالت میں اس دُنیا سے رُخصت ہو جاتا مگر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اور **دعوتِ اسلامی** پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کا نزول ہو کہ انہوں نے مجھے **تباہی کے گڑھے** سے نکال کر **جنت میں لے جانے والے** راستے پر گامزن کر دیا۔ **ہوا یوں** کہ ایک روز میں لڑکھڑاتا ہوا کہیں جا رہا تھا کہ کسی نے بڑی **نرمی** سے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے روکا۔ میں نے بمشکل نگاہ اٹھا کر دیکھا تو یہ بڑی عمر کے ایک **باریش** اسلامی بھائی تھے جنہوں نے **سفید لباس** پہنا ہوا تھا اور ان کے سر پر **سبز عمامہ** بھی تھا۔ انہوں نے انتہائی **شفقت** سے میری خیریت دریافت کی۔ میں نے زندگی میں پہلی بار ایسی **اپنائیت** پائی تو بڑا اچھا لگا۔ مختصر سی گفتگو کے بعد یہ اسلامی بھائی مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور ناشتہ کرایا۔ ایسا **محبت** بھرا برتاؤ تو میرے ساتھ کبھی گھر والوں نے نہیں کیا تھا۔ ان کی شفقتیں دیکھ کر سبز عمامے والوں کی **محبت** میرے دل میں گھر کرنے لگی۔ اس اسلامی بھائی نے مجھ پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکتوں کے بارے میں بتایا اور مجھے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ میں پہلے ہی متأثر ہو چکا تھا لہٰذا میں نے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی نیت کی۔ پھر میں نے مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا۔ مَدَنی قافلے میں سفر کے دوران **شرکائے قافلہ** کے حُسنِ اخلاق اور شفقتوں کی بارش نے میرے دل کی گندگی کو دھو کر اُجلا اُجلا کر دیا۔ ان کی محبتیں دیکھ کر میری آنکھیں بھیگ جاتیں کہ میں وہ **بُرا بندہ** ہوں جسے اپنے گھر والے بھی قبول کرنے کو تیار نہیں۔ میں نے ان خیالات کا اظہار جب ایک اسلامی بھائی سے کیا تو

انہوں نے یہ کہتے ہوئے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا کہ جس کو دنیا برا بھلا کہتی ہے **دعوتِ اسلامی** والے الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں۔ محبت کے مزید جام پینے کے لئے میں وہیں سے 12 دن کیلئے **مدنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ جب میں مَدَنی قافلے سے واپس آیا تو میرے سر پر **سبز عمامہ** تھا اور جسم پر صاف ستھرا سنّت کے مطابق **سفید لباس** تھا اور چہرے پر **داڑھی شریف** نمودار ہوچکی تھی۔ محلے والے مجھے اس **مَدَنی حلیئے** میں دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ وہی لڑکا ہے جس سے پورا محلّہ بیزار تھا۔ میں اپنے گناہوں سے **توبہ** کر کے واپس آیا تھا لہٰذا اہلِ محلّہ اور گھر والوں نے بھی مجھے **قبول** کرلیا۔ مَدَنی ماحول کی مجھے ایسی **برکتیں** نصیب ہوئیں کہ کل جو مجھے **منہ لگانے** کو تیار نہ تھے اور اپنے بچوں کو میرے پاس بیٹھنے سے روکتے تھے آج وہی لوگ اپنی اولاد کو میری (یعنی ایک دعوتِ اسلامی والے کی) صحبت میں رہنے کی **تاکید** کرتے ہیں۔ **دعوتِ اسلامی** نے مجھے گویا نئی زندگی عطا کی ہے چنانچہ میں نے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کاموں** کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کردیا دیکھو

اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کردیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعه
1	کنزالایمان ترجمۂ قرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
2	التفسیر الکبیر	امام محمد بن عمر فخر الدین رازی	داراحیاء التراث العربی بیروت
3	تفسیر بیضاوی	امام عبد اللّٰہ ابو عمر بن محمد الشیرازی	دار الفکر بیروت
4	تفسیر مدارک التنزیل	امام عبد اللّٰہ بن احمد النسفی	دار المعرفۃ بیروت
5	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی	کوئٹہ
6	تفسیر کمالین	الشیخ سلام اللّٰہ الدھلوی	لکھنؤ، ھند
7	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	مکتبۃ المدینۃ کراچی
8	صحیح البخاری	امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
9	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری	دار ابن حزم بیروت
10	سنن الترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی	دار الفکر بیروت
11	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب نسائی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
12	سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی	دار احیاء التراث العربی بیروت
13	سنن ابن ماجه	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن یزید ابن ماجه	دار المعرفۃ بیروت
14	الموطا	امام مالک بن انس	دار المعرفۃ بیروت
15	الادب المفرد	امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری	طشقند
16	المستدرک	امام محمد بن عبد اللّٰہ الحاکم النیشاپوری	دار المعرفۃ بیروت
17	السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
18	المسند	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
19	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	داراحیاء التراث العربی بیروت
20	المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	دار الفکر بیروت
21	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر السیوطی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
22	الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
23	شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود البغوی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
24	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
25	کنز العمال	امام علی بن حسام الدین الھندی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
26	نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی	برکاتی پبلشرز کراچی
27	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان القاری	دار الفکر بیروت
28	مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور

29	الدر المختار	علامه علاء الدین محمد بن علی حصکفی	دار المعرفة بیروت
30	رد المحتار	علامه سید محمد امین ابن عابدین شامی	دار المعرفة بیروت
31	البحرالرائق	علامه محمد بن حسین القادری الحنفی	کوئٹه
32	الفتاوی الهندیة	ملا نظام الدین وعلمائے هند	دار الفکر بیروت
33	الفتاوی الحدیثیة	علامه احمد بن علی الهیتمی الشافعی	داراحیاء التراث العربی بیروت
34	حاشیة الطحطاوي	علامه سید احمد الطحطاوی الحنفی	کوئٹه
35	فتاویٰ رضویة(مخرجه)	اعلی حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	رضا فاؤنڈیشن لاهور
36	فتاوی افریقه	اعلی حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	نوری کتب خانه لاهور
37	بهارِ شریعت	علامه مفتی محمد امجد علی اعظمی	مکتبة المدینه باب المدینه
38	ملفوظاتِ اعلی حضرت	شهزادهٔ اعلی حضرت محمد مصطفی رضا خان	مکتبة المدینه باب المدینه
39	نماز کے احکام	امیر اهلسنت حضرت علامه محمد الیاس عطارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینه باب المدینه
40	رفیق الحرمین	امیر اهلسنت حضرت علامه محمد الیاس عطارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینه باب المدینه
41	نماز میں لقمه دینے کے مسائل	مولانا علی اصغر العطاری المدنی	مکتبة المدینه باب المدینه
42	فضل الصلاة علی النبی	القاضی الجهضمی	المکتبة الشاملة
43	کشف المحجوب	علامه علی بن عثمان(المعروف داتا گنج بخش)	مرکز الاولیاء لاهور
44	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	دار صادر بیروت
45	اتحاف السادة المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی	دارالکتب العلمیة بیروت
46	کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	تهران ،ایران
47	منهاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	دارالکتب العلمیة بیروت
48	آداب الشرعیة	محمد بن مفلح حنبلی	المکتبة الشاملة
49	الزواجرعن اقتراف الکبائر	علامه احمد بن محمد المکی الهیتمی	دار المعرفة بیروت
50	تنبیه الغافلین	امام ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی	پشاور
51	بحر الدموع	علامه ابو الفرج عبد الرحمٰن علی الجوزی	دار الفجر دمشق
52	گلستانِ سعدی	مصلح الدین سعدی شیرازی	ایران
53	تعلیم المتعلم	امام برهان الاسلام زرنوجی	مکتبة المدینه باب المدینه
54	فضائلِ دعا	مصنف:رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان شارح:اعلی حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	مکتبة المدینه باب المدینه
55	فیضانِ سنت(جلد اول)	امیر اهلسنت حضرت علامه محمد الیاس عطارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینه باب المدینه
56	ابلق گھوڑے سوار	امیر اهلسنت حضرت علامه محمد الیاس عطارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینه باب المدینه
57	ظلم کا انجام	امیر اهلسنت حضرت علامه محمد الیاس عطارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینه باب المدینه
58	علم وحکمت کے 125مدنی پھول	المدینة العلمیة	مکتبة المدینه باب المدینه

59	جامع بيان العلم وفضله	امام ابو عمر يوسف بن عبد الله القرطبی	دارالکتب العلمية بيروت
60	نصاب التجويد	المدينة العلمية	مكتبة المدينه باب المدينه
61	تدريب الراوی فی شرح تقريب النووی	امام جلال الدين عبدالرحمٰن بن ابی بکر سيوطی	دار الفکر بيروت
62	الطبقات الکبری	علامه عبد الوهاب بن احمد الشعرانی	دار الفکر بيروت
63	المدخل	علامه ابو عبد الله محمد بن محمد العبدری المالکی	المكتبة العصرية
64	وفيات الاعيان	علامه احمد بن محمد	دارالکتب العلمية بيروت
65	سيرت عمر بن العزيز	علامه عبدالرحمٰن بن جوزی	دارالکتب العلمية بيروت
66	سيرت ابن عبدالحکم	علامه عبدالله بن عبدالحکم	المکتبة الوهبه
67	بدائع السلک فی طبائع الملک	ابن الازرق	المکتبة الشاملة
68	تذکرة الاولياء	شيخ فريد الدين عطار نيشاپوری	انتشارات گنجينه تهران
69	روحانی حکايات	علامه عبد المصطفٰی اعظمی	رومی پبليکيشنز لاهور
70	حياتِ اعلی حضرت	ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدين بهاری	مكتبة المدينه باب المدينه
71	وسائلِ بخشش	امير اهلسنت حضرت علامه محمد الياس عطارقادری مدظله العالی	مكتبة المدينه باب المدينه

مدنی پھولوں کا گلدستہ

۞ ہماری ساری توجُّہ دنیا بہتر بنانے کے لئے حصولِ مال پر مَرکوز ہوتی ہے مگر ہماری ساری ترجیحات اس وقت دَھری کی دَھری رہ جاتی ہیں جب ہم تنگ وتاریک قبر میں جاسوتے ہیں۔

۞ ہم مال خرچ کرنے سے پہلے کم از کم ایک بار ضرور سوچتے ہیں حالانکہ مال دوبارہ مل جاتا ہے لیکن وقت صرف کرتے ہوئے ایک بار بھی نہیں سوچتے حالانکہ یہ دوبارہ نہیں ملتا۔

۞ عمل کی عمارت علم کی بنیاد پر تعمیر ہوتی ہے، علم جتنا مضبوط ہوگا عمل کی عمارت بھی اتنی ہی پائیدار بنے گی۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اِصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ 34 کُتُب و رسائل

01......غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہ کے حالات (کل صفحات:106) 02......تکبر (کل صفحات:97)

03......فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87) 04......بدگمانی (کل صفحات:57)

05......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33) 06......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)

07......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش (کل صفحات:49) 08......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32) 10......ریاکاری (کل صفحات:170)

11......قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262) 12......عشر کے احکام (کل صفحات:48)

13......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124) 14......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)

15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) 16......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

17......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63) 18......ٹی وی اور مووی (کل صفحات:32)

19......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) 20......مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

21......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120) 22......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)

23......نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39) 24......خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)

25......تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100) 26......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

27......آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62) 28......قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

29......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325) 30......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

31......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) 32......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

33......آدابِ مرشدِ کامل (مکمل 5 حصے) (کل صفحات:275)

34......حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی 425 حکایات (کل صفحات:590)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) فیضانِ مدینہ کالج روڈ، بالمقابل جامع مسجد۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)